بسم اللّٰہ الرّحمن الرّحیم نحمدہ ونصلّی علی رسولہ الکریم و علی عبدہ المسیح الموعود

جماعت احمدیہ برطانیہ کا تعلیمی، تربیتی اور معلوماتی مجلّہ

لندن

اخبار احمدیہ

اگست،ستمبر ۲۰۲۲ء محرم،صفر،ربیع الاول، ہجری قمری ۱۴۴۳ ظہور، تبوک، ہجری شمسی ۱۴۰۱ شمارہ ۳

”اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 281 اشتہار 7 دسمبر 1892ء اشتہار نمبر 91)

زائن۔امریکہ کی ”مسجد فتحِ عظیم“ کے افتتاح کے موقع پر

فہرست مضامین

صفحہ

مضمون	صفحہ
قال اللہ تعالیٰ ، قال الرسول ﷺ ، کلام الامام علیہ السلام	4
اداریہ	5
خلاصہ خطبات جمعہ ارشادفرمودہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	6
جماعت احمدیہ برطانیہ کے 56ویں جلسہ سالانہ 2022ء	18
صیجون شہر میں مسجد کا افتتاح	24
ایک احمدی کا اعزاز	26
حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی	29
صحت اور تندرستی کا راز	31
ذکر خیر۔ مکرم و محترم خلیل احمد صاحب (مرحوم)	34
خبرنامہ	36
گل دستہ	44
بچوں کی دنیا	49

امیر جماعت برطانیہ
رفیق احمد حیات

مبلغ انچارج
عطاء المجیب راشد

نگران
منصور احمد شاہ

مدیرِ اعلیٰ
ولید احمد

ادارتی بورڈ
لطیف احمد شیخ ، مبارک صدیقی، رانا عبدالرزاق خاں

پروف ریڈنگ
افضال ربانی

ٹائپ سیٹنگ
لطیف احمد شیخ

میگزین ڈیزائن
اظہر مانی

سرورق ڈیزائن
مرزا ندیم احمد

ایڈیٹر انگریزی
احمد بھنو ، عابد احمد

میگزین ڈیزائن
مرزا ندیم احمد

ترجمہ - شیخ رفیق احمد

پروف ریڈنگ
محمود احمد

مینیجر - شیخ طاہر احمد

ترسیل
رفیق صالح ناصر، ابراہیم خان، ارسلان توقیر ملک، دانیال احمد صدیقی، مبشر شہزاد، عادل عرفان، وقار خالد، ولید احمد ، جلیس حامد، یاسر احمد، اویس احمد ، تصدق خان ، کامل محمود، عادل محمود ۔

قال اللہ تعالیٰ

اِنَّمَآ اَمۡوَالُکُمۡ وَاَوۡلَادُکُمۡ فِتۡنَۃٌ ؕ وَاللّٰہُ عِنۡدَہٗۤ اَجۡرٌ عَظِیۡمٌ ۔ فَاتَّقُوا اللّٰہَ مَا اسۡتَطَعۡتُمۡ وَاسۡمَعُوۡا وَاَطِیۡعُوۡا وَاَنۡفِقُوۡا خَیۡرًا لِّاَنۡفُسِکُمۡ ؕ وَمَنۡ یُّوۡقَ شُحَّ نَفۡسِہٖ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ۔ اِنۡ تُقۡرِضُوا اللّٰہَ قَرۡضًا حَسَنًا یُّضٰعِفۡہُ لَکُمۡ وَیَغۡفِرۡ لَکُمۡ ؕ وَاللّٰہُ شَکُوۡرٌ حَلِیۡمٌ ۔ (سورۃ التغابن ۱۶ تا ۱۸)

’’تمہارے اموال اور تمہاری اولاد محض آزمائش ہیں اور وہ اللہ ہی ہے جس کے پاس بہت بڑا اجر ہے۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جس حد تک تمہیں توفیق ہے اور سنو اور اطاعت کرو اور خرچ کرو (یہ) تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ اور جو نفس کی کنجوسی سے بچائے جائیں تو یہی ہیں وہ لوگ جو کامیاب ہونے والے ہیں۔ اگر تم اللہ کو قرضہ حسنہ دو گے (تو) وہ اُسے تمہارے لئے بڑھا دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بہت قدر شناس (اور) بردبار ہے۔‘‘

قال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

عَنۡ خُرَیۡمِ بۡنِ فَاتِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ: مَنۡ اَنۡفَقَ نَفَقَۃً فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ کُتِبَ لَہٗ سَبۡعُمِائَۃِ ضِعۡفٍ۔
(ترمذی باب فضل النفقۃ فی سبیل اللہ)

حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ’’جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں کچھ خرچ کرتا ہے اسے اس کے بدلہ میں سات سو گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔‘‘

کلام الامام علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ’’تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی، صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادے سے آتا ہے۔ اور جو شخص ایسی ضروری مہمات میں مال خرچ کرے گا میں امید نہیں رکھتا کہ اس مال کے خرچ سے اس کے مال میں کچھ کمی آئے گی بلکہ اس کے مال میں برکت ہوگی۔ پس چاہئے کہ خدا تعالیٰ پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گذاری کا ہے۔ پھر دور اس وقت کا آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسہ کے برابر بھی نہ ہوگا۔ چندہ دینے سے ایمان میں ترقی ہوتی ہے۔ ہر ایک شخص کا صدق اس کی خدمت سے پہچانا جاتا ہے۔ عزیزو! یہ دین کیلئے اور دین کی اغراض کیلئے خدمت کا وقت ہے۔ اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔ جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا تو لانی چاہئے وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔ یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔‘‘ (اقتباسات از خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ 5 نومبر 1999)

اداریہ

ماہ اکتوبر 2022ء میں تحریک جدید کا سال ختم ہوجائے گا اور اسی طرح ماہ دسمبر 2022ء میں وقف جدید کا رواں سال بھی اختتام پذیر ہوجائے گا۔ یہ دونوں تحریکات نہایت ہی اہم مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں شروع کی گئی تھیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کے اجراء کے موقع پر فرمایا کہ

''وہ تحریک جدید جو خدا نے جاری کی۔ میرے ذہن میں یہ تحریک پہلے نہیں تھی میں بالکل خالی الذہن تھا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور میں نے اسے جماعت کے سامنے پیش کر دیا پس یہ میری تحریک نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے'' (الفضل 2 دسمبر 1942ء)

پھر آپؓ نے فرمایا کہ

''میں اذنِ الٰہی سے ایک ایسے منصوبے کا اعلان کر رہا ہوں جس کے نتیجے میں انشاء اللہ جماعت دنیا کے سب ممالک میں پھیل جائے گی۔ تحریک جدید صرف ایک چندہ کا نام نہیں ہے۔ اس کا بڑا اور اعلیٰ مقصد اسلام کے پیغام کو ساری دنیا میں پھیلانا ہے۔''

(الفضل 2 دسمبر 1942ء)

اس تحریک کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے سیّدنا حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا

''میں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی رکھتا ہے میری اس تحریک پر آگے آئے اور وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھرتا اُس کا ایمان کھویا جائے گا۔''

اسی طرح تحریک وقف جدید کا بنیادی مقصد پورے ملک میں تبلیغ کے ہزاروں سینٹر کھولنا اور خدا تعالیٰ کی راہ سے گم گشتہ لوگوں کو راہ خدا پر گامزن کرنا تھا جس کے لئے افراد جماعت کو زندگیاں وقف کرنے کی تحریک کی گئی۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اس تحریک کے مالی پہلو کی طرف بھی احباب کو توجہ دلائی۔ حضورؓ نے اس ضمن میں فرمایا:۔

''میں احباب جماعت کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ اس تحریک کی اہمیت کو سمجھیں اور اس کی طرف پوری توجہ دیں اور اس کو کامیاب بنانے میں پورا زور لگائیں اور کوشش کریں کہ کوئی فرد جماعت ایسا نہ رہے جو صاحب استطاعت ہوتے ہوئے اس چندہ میں حصہ نہ لے۔''

(الفضل 5 جنوری 1962ء)

ایک موقع پر حضورؓ نے فرمایا:۔

''یہ تحریک (وقف جدید) جس قدر مضبوط ہوگی اسی قدر خدا تعالیٰ کے فضل سے صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے چندوں میں اضافہ ہوگا کیونکہ جس کسی کے دل میں نور ایمان داخل ہو جائے اس کے اندر مسابقت کی روح پیدا ہو جاتی ہے اور وہ نیکی کے ہر کام میں حصہ لینے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔'' (مجموعہ خطبات وقف جدید صفحہ 96)

ان دونوں تحریکات کے شیریں ثمرات کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے بعد ہمارا یہ فرض بنتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے شکر کے اظہار کے طور پر ہم پہلے سے زیادہ بڑھ چڑھ کر ان تحریکات میں حصہ لیں تا کہ ہماری آئندہ نسلیں بھی ان برکتوں کی وارث ہوں جو ان تحریکات کی بدولت ہمارے حصہ میں آئیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خلاصہ خطباتِ جمعہ

فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(خلاصہ خطباتِ جمعہ ادارہ اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

یوم مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے بعض ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

۲۵/مارچ ۲۰۲۲ء بمطابق ۲۵/امان ۱۴۰۰ ہجری شمسی
بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد۔ یوکے

حضور انور نے تشہد، تعوذ، سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ دو دن پہلے 23 مارچ کا دن تھا۔ یہ دن جماعت میں یومِ مسیح موعودؑ کے دن سے پہچانا جاتا ہے۔ اس دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پہلی بیعت لی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس دن کے حوالے سے جماعت میں جلسے بھی منعقد کئے جاتے ہیں جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ اور زمانے کے لحاظ سے آپؑ کے آنے کی ضرورت، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آپؑ کے بارے میں پیشگوئیاں، آپؑ کی سیرت کے مختلف پہلو وغیرہ بیان کئے جاتے ہیں۔ زمانے کی ضرورت کے لحاظ سے اپنی بعثت کی اہمیت کا ایک موقع پر آپؑ نے یوں ذکر فرمایا کہ اس زمانے میں خدا تعالیٰ نے بڑا فضل کیا ہے اور اپنے دین (یعنی دین اسلام) اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید میں غیرت دکھا کر ایک انسان کو جو تم میں بول رہا ہے بھیجا ہے تا کہ وہ اس روشنی کی طرف لوگوں کو بلائے۔ اگر زمانے میں ایسا فتنہ وفساد نہ ہوتا اور دین کے محو کرنے کے لئے جس قسم کی کوششیں ہو رہی ہیں نہ ہوتیں تو پھر ضرورت کوئی نہیں تھی کسی کے بھیجنے کی۔ لیکن اب تم دیکھتے ہو کہ ہر طرف، یمین و یسار اسلام ہی کو معدوم کرنے کی فکر میں جملہ اقوام لگی ہوئی ہیں۔ اُس وقت بھی یہ حال تھا، یہی کوشش ہو رہی تھی جب آپؑ نے دعویٰ فرمایا اور اب بھی یہی حال ہے لیکن مسلمان کہلانے والوں کی اکثریت کو اس بات کی سمجھ نہیں آتی۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپؑ نے اپنے دعوے کے بعد یہ بتایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت آپؑ کے ساتھ ہے، اللہ تعالیٰ کی قرآن کریم میں بیان کردہ پیشگوئیاں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں اپنے مہدی اور مسیح کے حق میں پوری ہو رہی ہیں۔ یہ باتیں جیسا کہ میں نے کہا مختلف جلسے ہوتے ہیں ان جلسوں میں بھی سن رہے ہوں گے ایم ٹی اے پر بھی پروگرام آتے ہیں اس پر بھی سن رہے ہوں گے اور اس کی وضاحت ہو رہی ہو گی تو سننے والوں کو سننا چاہیے۔ اس وقت مَیں حضرت مصلح موعودؓ کی بیان فرمودہ بعض باتیں بیان کروں گا۔ یہ وہ واقعات ہیں یا وہ باتیں ہیں جو حضرت مصلح موعودؓ نے دیکھے یا براہ راست حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سنے یا بعض روایت بیان کرنے والوں نے آپؓ کو سنائے جنہوں نے خود یہ دیکھے تھے اور ان بیان کرنے والوں میں غیر بھی اور اپنے بھی شامل تھے۔ جہاں یہ واقعات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی بیان کرتے ہیں وہاں ہمیں اپنی اصلاح اور اپنے ایمان میں مضبوطی کی طرف بھی توجہ دلاتے ہیں۔ اگر ان کو سن کر ہمیں اپنی اصلاح اور بہتری کی طرف توجہ نہیں ہوتی تو نہیں سننے کا کوئی فائدہ نہیں۔ اس لئے اس نظر سے ان باتوں کو ہمیں سننا چاہیے

تا کہ ہم اپنے ایمان میں مضبوطی پیدا کریں اور انہیں اپنے ایمان میں مضبوطی کا ذریعہ بنائیں۔

حضور انور نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالہ سے مختلف واقعات بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ غرض اپنوں اور بیگانوں نے مل کر آپؑ کو مٹانا اور آپؑ کو تباہ اور برباد کر دینا چاہا۔ مگر خدا نے اپنے بندے سے کہا 'دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا۔' ایک بیکس اور بے بس انسان قادیان جیسی بستی میں دنیا کے سامنے یہ اعلان کرتا ہے کہ خدا میرے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچائے گا اور کون ہے جو آج کہہ سکے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام دنیا کے کناروں تک نہیں پہنچا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ''یاد رکھو میرا سلسلہ اگر نری دکانداری ہے تو اس کا نام ونشان مٹ جائے گا لیکن اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور یقیناً اسی کی طرف سے ہے تو ساری دنیا اس کی مخالفت کرے یہ بڑھے گا اور پھیلے گا اور فرشتے اس کی حفاظت کریں گے۔'' ان شاء اللہ۔ ''اگر ایک شخص بھی میرے ساتھ نہ ہو اور کوئی بھی مدد نہ دے۔ تب بھی میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ سلسلہ کامیاب ہوگا۔'' ان شاء اللہ

پس اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم آپؑ کی بیعت کا حق ادا کرنے والے بھی بنیں اور آپؑ کے پیغام کو دنیا میں پہنچا کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعاموں کے وارث بھی بنیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی ہمیں توفیق دے۔

حضرت ابوبکرؓ کے دورِ خلافت میں فتنوں کی سرکوبی اور مرتد کی سزا قتل کے حوالہ سے بیان

یکم اپریل ۲۰۲۲ء بمطابق یکم شہادت ۱۴۰۰ ہجری شمسی
بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد۔ یو کے

حضور انور نے تشہد، تعوذ، سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے کے فتنوں کا ذکر ہو رہا تھا۔ اس بارے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی تصنیف سر الخلافہ میں بیان فرماتے ہیں کہ ''ابن خلدون نے لکھا ہے ''عرب کے عوام وخواص مرتد ہو گئے اور بنو طے اور بنو اسد طُلیحہ کے ہاتھ پر جمع ہو گئے اور بنو غطفان مرتد ہو گئے۔ اور بنو ہَوازن متردّد ہوئے اور انہوں نے زکوٰۃ دینی روک دی۔ نیز بنو سُلَیم کے سردار مرتد ہو گئے اور اسی طرح ہر جگہ پر باقی لوگوں کا بھی یہی حال تھا۔ مسلمانوں کی اپنے نبیؐ کی وفات کی وجہ سے، نیز اپنی قلت اور دشمنوں کی کثرت کے باعث ایسی حالت ہوگئی تھی جیسی بارش والی رات میں بھیڑ بکریوں کی ہوتی ہے۔ اس پر لوگوں نے ابوبکرؓ سے کہا کہ یہ لوگ صرف اسامہ کے لشکر کو ہی مسلمانوں کا لشکر سمجھتے ہیں۔ پس مناسب نہیں کہ آپ مسلمانوں کی اس جماعت کو اپنے سے الگ کر لیں۔ اس پر (حضرت) ابوبکرؓ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر مجھے اس بات کا یقین بھی ہو

جائے کہ درندے مجھے اچک لیں گے تب بھی مَیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق اسامہ کے لشکر کو ضرور بھیجوں گا۔ جو فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں اسے منسوخ نہیں کر سکتا۔'' حضرت مسیح موعود علیہ السلام عبداللہ بن مسعودؓ کا حوالہ دیکر فرماتے ہیں کہ ''عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ہم ایک ایسے مقام پر کھڑے ہو گئے تھے کہ اگر اللہ ہم پر ابوبکرؓ کے ذریعہ احسان نہ فرماتا تو قریب تھا کہ ہم ہلاک ہو جاتے۔''

حضور انور نے فرمایا کہ یہ سوال بھی اٹھایا جا سکتا ہے کہ کیا اسلام میں ارتداد کی سزا قتل ہے؟ اس بارے میں مختصر بیان کر دیتا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب تقریباً سارے عرب نے ارتداد اختیار کر لیا اور بعض لوگوں نے کلّی طور پر اسلام سے دوری اختیار کر لی اور بعض نے زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار کیا تو حضرت ابوبکرؓ نے ان سب کے خلاف قتال کیا۔ کتبِ تاریخ اور سیرت میں ایسے تمام افراد کے لئے مرتدین کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے بعد میں آنے والے سیرت نگار اور علماء کو غلطی لگی یا وہ غلط تعلیم پھیلانے کا باعث بنے کہ گویا مرتد کی سزا قتل ہے اور اسی لئے حضرت ابوبکرؓ نے تمام مرتدین کے خلاف اعلانِ جہاد کیا اور ایسے سب لوگوں کو قتل کروا دیا سوائے اس کے کہ وہ دوبارہ اسلام قبول کر لیں اور یوں ان مؤرخین اور سیرت نگاروں نے حضرت ابوبکرؓ کو عقیدہ ختم نبوت کا محافظ اور اس کے ہیرو کے طور پر پیش کیا۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ خلافت راشدہ کے اس دور میں ختم نبوت اور عقیدہ ختم نبوت کے اس طرح کے تحفظ کی کوئی سوچ یا نظریہ موجود ہی نہیں تھا اور نہ ہی ان لوگوں کے خلاف اس لئے تلوار اٹھائی گئی تھی کہ ختمِ نبوت کو کوئی خطرہ تھا یا مرتد کی سزا چونکہ قتل تھی اس لئے ان کو قتل کیا جائے۔

حضور انور نے بعض قرآنی آیات کا حوالے سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے متعدد جگہوں پر مرتد ہونے والوں کا باقاعدہ ذکر تو فرمایا ہے لیکن ان کے لئے قتل یا کسی بھی قسم کی دنیاوی سزا دینے کا ذکر نہیں کیا۔ پھر بعض تاریخی حوالوں کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ ان تاریخی حوالوں کا خلاصہ یہی ہے کہ مرتد ہونے والے قبائل نے اموالِ زکوٰۃ روک لئے تھے۔ بعض جگہ سے اموالِ زکوٰۃ کو لوٹ لیا تھا۔ دارالخلافہ مدینہ پر حملے کئے۔ جن مسلمانوں نے ارتداد سے انکار کیا ان کو قتل کر دیا۔ بعض کو زندہ آگ میں جلا دیا۔ لہٰذا ایسے مرتدین حکومت کے خلاف مسلّح بغاوت، حکومت کے اموال کو لوٹنے اور مسلمانوں کو قتل کرنے اور انہیں زندہ جلا دینے کی بنا پر قتل کی سزا کے مستحق ہو چکے تھے۔ باقی ان شاء اللہ آئندہ بیان ہوگا۔

رمضان المبارک کے بابرکت مہینہ کے حوالہ سے دعاؤں کی قبولیت کے بارے میں رہنمائی اور نصائح

۸/اپریل ۲۰۲۲ء بمطابق ۸/شہادت ۱۴۰۰ ہجری شمسی
بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد۔ یوکے

حضور انور نے تشہد، تعوذ، سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ البقرۃ کی آیت ۱۸۷ کی تلاوت و ترجمہ کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان کے مہینے سے ہم گزر رہے ہیں۔ یہ مہینہ دعاؤں کی قبولیت کا مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مہینے میں خاص رحمت سے دعاؤں کو قبول کرنے کا اعلان فرما دیا ہے، اپنے فیضِ خاص کا چشمہ جاری فرما دیا ہے کیونکہ اس میں انسان اپنا ہر فعل خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کرتا ہے۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جنت کے دروازے اس مہینے میں کھول دیے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں۔ اس مہینے میں شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ پس یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے سامان ہمارے لئے مہیا فرما دیتا ہے جس میں ہم اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کا سامان کر سکتے ہیں۔ یہ ہماری بدقسمتی ہوگی کہ ایسے حالات اللہ تعالیٰ کی طرف سے میسر آنے کے بعد بھی ہم اس سے فیض نہ پا سکیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ دعاؤں کی قبولیت کے طریق یا کِن لوگوں کی دعا قبول ہوتی ہے ان کے بارے میں بیان فرما رہا ہے۔ ان لوگوں کے

بارے میں بیان فرما رہا ہے جو عباد الرحمٰن ہیں، عباد الرحمٰن بننا چاہتے ہیں، شیطان کے چنگل سے نکلنا چاہتے ہیں، اپنی دعاؤں کی قبولیت کے نظارے دیکھنا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے شروع ہی اس طرح فرمایا کہ جب میرے بندے اے رسول! تجھ سے سوال کریں اور پوچھیں کہ ہمارا خدا کہاں ہے؟ تو ان سے کہہ دو گھبراؤ نہیں۔ مَیں تمہارے قریب ہی ہوں۔ پس پہلی شرط تو اللہ تعالیٰ نے اپنے پانے کے لئے اللہ تعالیٰ کا بندہ بننے کی لگا دی۔ اگر انسان خدا تعالیٰ کا بندہ بننے کا حق ادا کرنے والا بن جائے تو پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اس کی پکار بھی سنتا ہوں، اس کے شیطان کو جکڑ دیتا ہوں۔ بشرطیکہ میری بندگی کا حق ادا کرو، میرے حکموں کو مستقل مانو۔ صرف رمضان کے مہینے میں ہی نیکیاں نہ بجا لاؤ بلکہ حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرو۔ قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرو، اپنے ایمان کو پختہ کرو۔ پھر دیکھو کس طرح قبولیتِ دعا کے نظارے بھی تم دیکھتے ہو اور اپنی زندگیوں کو اس طرح ڈھالنے والے ہی حقیقی رشد اور ہدایت پانے والے ہیں۔ پس خوش قسمت ہیں ہم میں سے وہ جو اس رمضان کو اپنی قبولیت دعا کا ہمیشہ ذریعہ بنالیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ لوگ خطوں میں مجھے لکھ دیتے ہیں کہ ہم نے بہت دعا کی ہے لیکن اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ پس جو یہ کہتے ہیں وہ غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ غلط نہیں۔ جس کو انسان اپنی طرف سے بہت دعا کا معیار سمجھ رہا ہوتا ہے ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس میں بھی کمی ہو اور ابھی اسے مزید جہاد کی ضرورت ہو۔ دعاؤں کی قبولیت کے لئے بھی پہلے اپنی حالتوں کو بدل کر خدا تعالیٰ کی طرف قدم بڑھانا ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ ”جو لوگ خدا میں ہو کر خدا کے پانے کے واسطے تڑپ اور گدازش سے کوشش کرتے ہیں ان کی محنت اور کوشش ضائع نہیں جاتی اور ضرور ان کی راہبری اور ہدایت کی جاتی ہے۔ جو کوئی صدق اور خلوصِ نیت سے خدا کی طرف قدم اٹھاتا ہے خدا تعالیٰ اس کی طرف راہنمائی کے واسطے بڑھتا ہے۔ انسان کا فرض ہے کہ تدبر کرے اور حق طلبی کی سچی تڑپ اور پیاس اپنے اندر پیدا کرے۔ خدا بھی بے نیاز ہو جاتا ہے اس شخص سے جو خدا سے لاپروائی کرتا ہے“۔ پس اس رمضان کو اپنی مقبول دعاؤں کا ذریعہ بنالیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ دنیا کے لئے بھی دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو تباہ کاریوں سے بچائے اور ان کو عقل دے کہ یہ اپنے پیدا کرنے والے خدا کو پہچاننے والے ہوں۔

حضور انور نے نماز جمعہ کے بعد ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی بنائی ہوئی ویب سائٹ کا اجراء کرنے کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں تین سو تیرہ بدری صحابہؓ کے متعلق میرے خطبات جمعہ کو ایک جگہ جمع کیا گیا ہے۔ اس ویب سائٹ پر احباب یہ خطبات جمعہ دیکھنے کے ساتھ ساتھ بدری صحابہ کے متعلق بنائی گئی پروفائلز پڑھ سکتے ہیں۔ ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے www.313companions.org۔ اللہ تعالیٰ اس کو بھی لوگوں کے لیے فائدے کا موجب بنائے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں ہونے والی مختلف جنگی مہمات کا تذکرہ

۱۵؍اپریل ۲۰۲۲ء بمطابق ۱۵؍شہادت ۱۴۰۰ ہجری شمسی
بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد۔ یوکے

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ گذشتہ خطبہ سے پہلے جو خطبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واقعات کے بارے میں دیا جا رہا تھا اس میں مختلف حوالے بیان کئے گئے تھے جن سے ثابت ہوتا ہے کہ مرتدین کو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے سزا ان کے ارتداد کی وجہ سے نہیں دی تھی بلکہ بغاوت اور جنگ کی وجہ سے ان کو جواب دیا گیا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ”جب میرے والد خلیفہ بنائے گئے اور اللہ نے انہیں امارت تفویض فرمائی تو خلافت کے آغاز ہی میں آپؓ نے ہر طرف سے فتنوں کو موجزن اور جھوٹے مدعیان نبوت کی سرگرمیوں اور منافق مرتدوں کی بغاوت کو دیکھا اور آپؓ پر اتنے مصائب ٹوٹے کہ اگر وہ پہاڑوں پر ٹوٹتے تو وہ پیوست زمین ہو جاتے اور فوراً گر کر ریزہ ریزہ ہو جاتے لیکن آپؓ کو رسولوں جیسا

صبر عطا کیا گیا‘‘۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں ’’یہاں تک کہ اللہ کی نصرت آن پہنچی اور جھوٹے نبی قتل اور مرتد ہلاک کر دیئے گئے۔ فتنے دور کر دیئے گئے اور مصائب چھٹ گئے اور معاملے کا فیصلہ ہو گیا اور خلافت کا معاملہ مستحکم ہوا اور اللہ نے مومنوں کو آفت سے بچا لیا اور ان کی خوف کی حالت کو امن میں بدل دیا اور ان کے لئے ان کے دین کو تمکنت بخشی اور ایک جہان کو حق پر قائم کر دیا اور مفسدوں کے چہرے کالے کر دیئے۔ اور اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے (حضرت ابوبکر) صدیقؓ کی نصرت فرمائی اور سرکش سرداروں اور بتوں کو تباہ و برباد کر دیا۔ اور کفار کے دلوں میں ایسا رعب ڈال دیا کہ وہ پسپا ہو گئے اور (آخر) انہوں نے رجوع کر کے توبہ کی اور یہی خدائے قہار کا وعدہ تھا اور وہ سب صادقوں سے بڑھ کر صادق ہے۔ پس غور کر کہ کس طرح خلافت کا وعدہ اپنے پورے لوازمات اور علامات کے ساتھ (حضرت ابوبکر) صدیقؓ کی ذات میں پورا ہوا۔ میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اس تحقیق کی خاطر تمہارا سینہ کھول دے۔‘‘

حضور انور نے فرمایا کہ اب دوسرے گروہ کا ذکر کیا جاتا ہے جنہوں نے نہ صرف اسلام سے ارتداد اختیار کر لیا تھا بلکہ بغاوت کر دی تھی اور مسلمانوں کو قتل بھی کر رہے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے ان کی خبر لینے کا عزم فرمایا اور فوج کو تقسیم کیا اور گیارہ جھنڈے باندھے۔ ایک جھنڈا حضرت خالد بن ولیدؓ، دوسرا حضرت عکرمہ بن ابوجہل، تیسرا حضرت مُہَاجِر بن ابوامیّہؓ، چوتھا حضرت خالد بن سعید بن عاصؓ، پانچواں حضرت عمرو بن عاصؓ، چھٹا حضرت حذیفہ بن مِحصَن غلفانیؓ، ساتواں حضرت عَرفَجَہ بن ھَرثَمَہؓ، آٹھواں حضرت شُرحبیل بن حَسَنَہؓ، نواں حضرت طُریفہ بن حاجزؓ، دسواں حضرت سُوید بن مُقَرِّنؓ اور گیارھواں حضرت علاء رضی اللہ عنہ بن حَضرَمی کے لئے باندھا اور یہ اُمَرَاذُو القَصَّہ سے اپنی اپنی سمت روانہ ہو گئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے ہر دستے کے امیر کو حکم دیا کہ جہاں جہاں سے وہ گزریں وہاں کے طاقتور مسلمانوں کو اپنے ساتھ لیں اور بعض طاقتور افراد کو وہیں اپنے علاقے کی حفاظت کے لئے پیچھے چھوڑ دیں۔ حضرت ابوبکرؓ کی اس تقسیم کا ذکر کرتے ہوئے ایک مصنف لکھتے ہیں کہ ذُوالقَصَّہ فوجی مرکز قرار پایا۔ یہاں سے منظم اسلامی افواج ارتداد کی تحریک کو کچلنے کے لئے مختلف علاقوں کی طرف روانہ ہوئیں۔ حضرت ابوبکرؓ کے منصوبہ سے منفرد عبقریت اور دقیق جغرافیائی تجربہ کا پتہ چلتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اب بعض باتیں ایسی بھی ہیں جن کی وضاحت کرنی پڑتی ہے لیکن وضاحت نہیں کی گئی۔ اس وجہ سے بعض دفعہ اسلام کا غلط تاثر بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کی وضاحت گزشتہ خطبہ میں میں کر چکا ہوں کہ یہ سب مرتدین ایسے تھے جنہوں نے جنگ کی، محارب تھے اور نہ صرف جنگ کی بلکہ جو مسلمان ان کے علاقوں میں تھے ان پر انہوں نے ظلم بھی کیا، ان کو مارا، جلایا۔ ان کے گھروں کو جلایا، ان کو خود بھی جلا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں بھی یہی فرمایا ہے کہ جب تمہیں مشکل میں ڈالتے ہیں تو اس کے مطابق ہی ان کو سزا دو جس طرح انہوں نے تمہارے ساتھ کیا ہے۔ لہٰذا حضرت ابوبکرؓ نے اسی طرح ان کو قتل کرنے کا حکم دیا تھا کہ جو اس میں شامل تھے ان سے وہی سلوک کرنا ہے جو انہوں نے مسلمانوں کے ساتھ کیا تھا۔ بہرحال یہ ذکر جو ہے وہ آگے بھی انشاء اللہ بیان ہوگا۔

تقویٰ کے اعلیٰ معیاروں کے ساتھ حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے کی نصیحت

۲۲ اپریل ۲۰۲۱ء بمطابق ۲۲ شہادت ۱۴۰۰ ہجری شمسی
بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد۔ یوکے

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ آج کل ہم رمضان کے مہینے سے گزر رہے ہیں اور تقریباً دو عشرے ختم ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر مومن اس مہینے میں یہ کوشش کرتا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس مہینے کے فیض سے حصہ لے۔ اللہ تعالیٰ نے روزوں کی فرضیت کے حکم میں شروع میں ہی روزے کا یہ مقصد بیان فرمایا ہے کہ روزے تم پر اس لئے فرض کیے گئے ہیں تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ پس روزوں اور رمضان کے فیض سے ہم تبھی حصہ پاسکیں گے جب ہم روزوں کے ساتھ اپنے تقویٰ کے معیار بھی بلند کرنے والے ہوں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے۔ کیا ہمارا اتنا کام ہی ہمیں روزے کی ڈھال کے پیچھے لے آئے گا کہ ہم نے سحری اور افطاری کرلی؟ نہیں بلکہ اس کے لوازمات کو بھی دیکھنا ہوگا اور بنیادی مقصد جو اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے وہ یہ ہے کہ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ۔ (البقرہ: 184) تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ پس اگر ہم نے اپنے روزوں کو، اپنے رمضان کو وہ روزے اور رمضان بنانا ہے جو اللہ تعالیٰ کی خاطر ہو، اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہو، جس کا اجر خود اللہ تعالیٰ بنتا ہو تو ہمیں پھر اسے اس معیار پر لانا ہوگا جو خدا تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے اور جس کے لئے روزے فرض کیے گئے ہیں اور وہ جیسا کہ میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے واضح فرما دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہماری عبادتوں، ہمارے روزوں، ہمارے قرآن کریم پڑھنے نے اگر ہم میں عملی تبدیلیاں پیدا نہیں کیں اور تقویٰ جس کا حصول روزوں کا مقصود ہے وہ حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی تو ہم نے اپنے روزوں کے مقصد کو پورا نہیں کیا۔ ہم نے اس ڈھال کے متعلق باتیں تو کی ہیں جس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے لیکن ہم نے اس ڈھال کے استعمال کا طریق سیکھنے کی کوشش نہیں کی۔ ہم نے سحری اور افطاری کا اہتمام تو کیا لیکن ہم نے سحری اور افطاری کھانے کے مقصد کو پورا نہیں کیا۔ ہم نے سارا دن بغیر کھائے پیئے گزار تو دیا لیکن ہم نے اس فاقے کے مقصد کو پورا نہیں کیا۔ پس ہمیں یہ جائزے لینا ہوں گے کہ جو مقصد تقویٰ سے پورا ہوتا ہے اور جو تقویٰ ہم میں پیدا ہونا چاہیے تھا وہ ہوا کہ نہیں ہوا۔

حضور انور نے فرمایا کہ تقویٰ کی راہوں کی نشاندہی کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ''انسان کی تمام روحانی خوبصورتی تقویٰ کی تمام باریک راہوں پر قدم مارنا ہے۔ تقویٰ کی باریک راہیں روحانی خوبصورتی کے لطیف نقوش اور خوشنما خط و خال ہیں۔ ہمارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسوہ حسنہ ہیں۔ ہماری بھلائی اور خوبی یہی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو آپؐ کے نقش قدم پر چلیں اور اس کے خلاف کوئی قدم نہ اٹھائیں۔'' نیز معاشرتی اخلاق کے بارے میں بھی بتایا کہ اپنی بیوی سے حسن سلوک کرنا، اپنے بچوں کا خیال رکھنا، ان کی ضروریات پوری کرنا، ان کی صحیح تربیت کرنا یہ بھی تقویٰ ہے اور یہ قرآن کریم کا حکم ہے۔ پس حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کی ادائیگی ضروری ہے۔ تقویٰ کے حوالے سے جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں:

''تقویٰ والے پر خدا کی ایک تجلّی ہوتی ہے۔ وہ خدا کے سایہ میں ہوتا ہے مگر چاہئے کہ تقویٰ خالص ہو اور اس میں شیطان کا کچھ حصہ نہ ہو ورنہ شرک خدا کو پسند نہیں اور اگر کچھ حصہ شیطان کا ہو تو خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ سب شیطان کا ہے۔'' فرمایا ''ہم اپنی جماعت کو کہتے ہیں کہ صرف اتنے پر وہ مغرور نہ ہو جائے کہ ہم نماز روزہ کرتے ہیں یا موٹے موٹے جرائم مثلاً زنا، چوری وغیرہ نہیں کرتے۔ ان خوبیوں میں تو اکثر غیر فرقہ کے لوگ مشرک وغیرہ تمہارے ساتھ شامل ہیں۔ جب تک واقعی طور پر انسان پر بہت سی موتیں نہ آجائیں وہ متقی نہیں بنتا۔ پس تقویٰ کے امتحان میں پاس ہونے کے لئے ہر ایک تکلیف اٹھانے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ مختصر خلاصہ ہماری تعلیم کا یہی ہے کہ انسان اپنی تمام طاقتوں کو خدا کی طرف لگا دے۔''

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ کی جماعت میں شامل ہو کر تقویٰ کی حقیقی روح کو سمجھتے ہوئے اس پر چلنے والے بھی ہوں۔ رمضان کے ان بقیہ دنوں میں جس حد تک ممکن ہو ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ تقویٰ کی حقیقت کو سمجھتے ہوئے حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

رمضان کے ختم ہونے سے ہم اپنی بہت سی ذمہ داریوں اور فرائض سے آزاد نہیں ہو گئے

۲۹؍اپریل ۲۰۲۲ء بمطابق ۲۹؍شہادت ۱۴۰۰ ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد۔ یوکے

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ رمضان آیا اور تمام ان لوگوں پر جنہوں نے اس سے فیض

پانے کی کوشش کی برکتیں بکھیرتے ہوئے گزر گیا۔ اب دو روز باقی رہ گئے ہیں یا شاید بعض جگہ تین روزے رہتے ہوں لیکن بہرحال رمضان اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ ایک عقل مند اور حقیقی مومن ہمیشہ یاد رکھتا ہے اور رکھنا چاہیے کہ رمضان کے ختم ہونے سے ہم اپنی بہت سی ذمہ داریوں اور فرائض سے آزاد نہیں ہو گئے بلکہ رمضان ان فرائض اور ذمہ داریوں کی ادائیگی کا حق ادا کرنے کی تربیت کر کے گیا ہے۔ بیشک فرض روزوں کا مہینہ تو ختم ہو رہا ہے لیکن باقی فرائض کی ادائیگی کے معیاروں کو اونچا رکھنے اور ان میں ترقی کرتے چلے جانے کا وقت شروع ہو رہا ہے۔ اگر ہم اس حقیقت کو بھول گئے کہ رمضان کے بعد ہم نے اپنے فرائض اور حقوق کی ادائیگی کے معیاروں کو کس طرح قائم رکھنا ہے تو ہم نے اپنا رمضان اس طرح نہیں گزارا جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ ایک حدیث میں آتا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچوں نمازیں، ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک اپنے مابین سرزد ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ نماز کو چھوڑنا انسان کو کفر اور شرک کے قریب کر دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ''نماز کیا ہے؟'' فرمایا ''یہ ایک خاص دعا ہے۔ مگر لوگ اس کو بادشاہوں کا ٹیکس سمجھتے ہیں۔ نادان اتنا نہیں جانتے کہ بھلا خدا تعالیٰ کو ان باتوں کی کیا حاجت ہے۔ اس کے غناء ذاتی کو اس بات کی کیا حاجت ہے کہ انسان دعا، تسبیح اور تہلیل میں مصروف ہے۔ بلکہ اس میں انسان کا اپنا ہی فائدہ ہے کہ وہ اس طریق پر اپنے مطلب کو پہنچ جاتا ہے۔'' قرآن کریم پڑھنے کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ''اگر ہمارے پاس قرآن نہ ہوتا اور حدیثوں کے یہ مجموعے ہی مایہ ناز ایمان و اعتقاد ہوتے تو ہم قوموں کو شرمساری سے منہ بھی نہ دکھا سکتے۔ ہماری جماعت کو چاہئے کہ قرآن کریم کے شغل اور تدبر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں اور حدیثوں کے شغل کو ترک کریں۔ بڑے تاسف کا مقام ہے کہ قرآن کریم کا وہ اعتنا اور تدارس نہیں کیا جاتا جو احادیث کا کیا جاتا ہے۔ اس وقت قرآن کریم کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے۔ اس نور کے آگے کوئی ظلمت ٹھہر نہ سکے گی۔'' پھر نیکیوں کو قائم رکھنے کے لیے آپؑ نے یہ ہدایت فرمائی کہ دین کو ہر حال میں دنیا پر مقدم رکھو۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے لئے جہاں ایمان میں مضبوطی ضروری ہے وہاں علمی اور عملی ترقی بھی ضروری ہے اور اس کے لئے کوشش بھی کرنی چاہیے۔ پھر رمضان کے فیض کو جاری رکھنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں جو طریق بتایا وہ ہے آپس کے تعلقات میں جو اعلیٰ اخلاق دکھانے کی رمضان میں ہم نے کوشش کی تھی انہیں جاری رکھنا۔ آپس میں محبت اور بھائی چارے کو بڑھانا اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنا۔ پس اگر ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت اس یقین کے ساتھ کی ہے کہ آپؑ وہی مسیح و مہدی ہیں جن کے آنے کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی تو ہمیں اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا کرنی ہوگی۔ دنیا کے لئے ایک نمونہ بننا ہوگا۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے معیار قائم کرنے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ دعائیں کریں کہ دنیا کے حالات بہتر ہوں۔ احمدی اسیران کے لئے دعا کریں۔ پاکستان میں احمدیوں کے جو حالات ہیں ان کے لئے دعا کریں۔ الجزائر کے اسیران کے لئے دعا کریں۔ پاکستان میں تو قانون کی وجہ سے ان کی ہر جگہ اور پھر یہ کہ مولوی کا خوف یا عوام کے نام پر عوام کا خوف جو ہے وہ ججوں کو صحیح فیصلہ بھی کرنے کی توفیق نہیں دیتا۔ اللہ تعالیٰ حالات بہتر کرے اور پاکستان میں بھی احمدی آزادی سے رہنے لگیں۔

حضور انور نے آخر میں مکرم عبدالباقی ارشد صاحب چیئرمین الشرکۃ الاسلامیہ یوکے کی وفات پر ان کے ذکر خیر اور ان کی جماعتی خدمات کا تذکرہ فرمایا۔

حضرت ابوبکرؓ کے دور خلافت میں ہونے والی پہلی جنگی مہم کا تذکرہ

۶ رمئی ۲۰۲۲ء بمطابق ۶ رہجرت ۱۴۰۰ ہجری شمسی
بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد۔ یوکے

حضورِ انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں گذشتہ خطبات میں مہمات بھجوانے کا جو ذکر ہوا تھا ان کی کچھ تفصیل بیان کرتا ہوں تا کہ اس وقت کے حالات کی شدت کا بھی کچھ اندازہ ہو۔ جیسا کہ ذکر ہوا تھا گیارہ مہمات بھیجی گئی تھیں۔ ان میں سے پہلی مہم کی تفصیل کچھ یوں ہے جو طُلَیحہ بن خُوَیلِد، مالک بن نُوَیرَہ، سَجَاح بنت حارث اور مسیلمہ کذاب وغیرہ باغی مرتدین اور جھوٹے نبیوں کے قلع قمع کے لیے بھیجی گئی تھی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جھنڈا حضرت خالد بن ولیدؓ کے سپرد کیا اور آپؓ کو حکم دیا کہ طُلَیحہ بن خُوَیلِد کے مقابلے کے لئے جائیں اور اس سے فارغ ہو کر بُطَاح میں مالک بن نُوَیرَہ سے لڑیں اگر وہ لڑائی پر مصر ہو۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت ثابت بن قیسؓ کو انصار کا امیر مقرر کیا اور انہیں حضرت خالد بن ولیدؓ کے ماتحت کر کے حضرت خالد کو حکم دیا کہ وہ طُلَیحہ اور عُیَینَہ بن حِصن کے مقابلے پر جائیں جو بنو اسد کے ایک چشمہ بُزَاخَہ پر فروکش تھے۔ جب حضرت ابوبکرؓ نے مرتدین سے جنگ کے لئے حضرت خالد بن ولیدؓ کے واسطے جھنڈا باندھا تو فرمایا: مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ خالد بن ولید اللہ کا بہت ہی اچھا بندہ ہے اور ہمارا بھائی ہے جو اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے جسے اللہ تعالیٰ نے کفار اور منافقین کے خلاف سونتا ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ طُلَیحہ اَسَدِی جھوٹے مدعیانِ نبوت میں سے ایک تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کے آخری دور میں نمودار ہوا۔ عُیَینَہ بِن حِصن کے متعلق لکھا ہے۔ عُیَینَہ وہی شخص ہے جو غزوہ احزاب کے موقع پر بنو فَزَارَہ کا سردار تھا۔ عُیَینَہ بن حِصن فتح مکہ سے پہلے اسلام لایا اور اس میں شرکت کی۔ فتح مکہ کے موقع پر یہ مسلمان تھا پھر عہدِ صدیقی میں باغی مرتدوں کے ساتھ یہ بھی فتنہ ارتداد کا شکار ہو گیا اور طُلَیحہ کی طرف مائل ہو گیا اور اس کی بیعت کر لی۔ بہرحال بعد میں پھر یہ اسلام کی طرف بھی لوٹ آیا تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت خالدؓ نے قصبہ سَلمیٰ میں اُرُک مقام پر قیام کیا تھا مگر دوسری روایت کے مطابق آپؓ نے اَجَاء مقام پر قیام کیا تھا۔ یہاں سے حضرت خالدؓ نے طُلَیحہ کے مقابلے کے لئے اپنی فوج کو مرتب کیا اور بُزَاخَہ پر دونوں کا مقابلہ ہوا۔ عیینہ اور طُلَیحہ اکٹھے مل گئے۔ انہوں نے مسلمانوں کے خلاف جنگ کی۔ اللہ نے بنو فَزَارَہ اور طُلَیحہ کو بری طرح شکست دی۔ حضرت خالدؓ نے اَسَد، غَطفان، ہَوازِن، سُلَیم اور طَے میں سے کسی کی بیعت قبول نہیں کی سوائے اس کے کہ وہ ان تمام لوگوں کو مسلمانوں کے حوالے کر دیں جنہوں نے ارتداد کی حالت میں اپنے ہاں کے مسلمانوں کو آگ میں جلایا تھا اور ان کا مُثلہ کیا تھا اور مسلمانوں پر چڑھائی کی تھی۔ پس ان تمام قبائل نے ان لوگوں کو حضرت خالدؓ کے سپرد کر دیا تو حضرت خالدؓ نے ان قبائل کی بیعت کو قبول کر لیا اور جن لوگوں نے مسلمانوں پر مظالم کئے تھے ان کے اعضاء بھی قطع کرا دیئے اور ان کو آگ میں بھی جلایا گیا۔ ہرحال جو ظلم انہوں نے مسلمانوں پر کئے تھے سزا کے طور پر ان سے اسی طرح سلوک کیا گیا۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اُمِّ زِمل سلمیٰ بنت اُمِّ قِرفَہ کی سرکوبی کی ایک وجہ یہ تھی کہ اس نے مدینہ پر حملہ کرنے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کی سازش کی تھی۔ ام زِمل سلمیٰ نے مختلف قبائل میں بار بار چکر لگا کر ان کو حضرت خالدؓ سے جنگ کے لئے اکسایا۔ حضرت خالدؓ اس کے اور اس کی جمعیتوں سے مقابلے کے لئے آگے بڑھے۔ نہایت شدید جنگ ہوئی۔ پورے سو آدمیوں کو قتل کرنے کے بعد مسلمان آخر کار اُمِّ زِمل کے اونٹ کے قریب پہنچے اور اونٹ کی کونچیں کاٹ ڈالیں اور اُمِّ زِمل کو قتل کر دیا۔ اس کے ساتھیوں نے جب اُسے قتل ہوتے دیکھا تو بدحواس ہو کر بے تحاشا میدانِ جنگ سے بھاگنے لگے۔ اس طرح جزیرہ نما عرب کے شمال مشرقی حصہ میں ارتداد اور بغاوت کا خاتمہ ہو گیا۔ یہ ذکر ابھی آگے بھی ان شاء اللہ بیان ہو گا۔

حضرت ابوبکرؓ کے دورِ خلافت میں سجاح بنت حارث اور مالک بن نویرہ کے خلاف جنگی مہمات کا تذکرہ

۱۳؍مئی ۲۰۲۲ء بمطابق ۱۳؍ہجرت ۱۴۰۰ ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد۔ یوکے

حضورِ انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور کے جو فتنے تھے ان کے خلاف مہمات کا ذکر ہو رہا تھا۔ اس ضمن میں حضرت خالد بن ولیدؓ کی بُطاح کے علاقہ کی جانب، مالک بن نُوَیرَہ کی طرف پیش قدمی کی تفصیل یوں بیان ہوئی ہے۔ مالک بن نُوَیرَہ کا تعلق بنوتمیم کی ایک شاخ بنو یربوع سے تھا۔ اس نے ۹ ہجری میں اپنی قوم کے ساتھ مدینہ آکر اسلام قبول کیا۔ مالک بن نُوَیرَہ اپنی قوم کے سرداروں میں سے ایک تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے قبیلہ کی زکوٰۃ کے اموال وصول کرنے اور جمع کرنے کی ڈیوٹی سپرد کرتے ہوئے عاملِ زکوٰۃ کے عہدے پر مقرر کیا تھا لیکن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر اس کو پہنچی تو اس نے خوشی اور مسرت کا جشن منایا۔ اس کے گھر کی عورتوں نے مہندی لگائی، ڈھول بجائے اور خوب فرحت و شادمانی کا اظہار کیا اور اپنے قبیلے کے ان مسلمانوں کو قتل کیا جو زکوٰۃ کی فرضیت کے قائل ہونے کے ساتھ ساتھ زکوٰۃ کی رقم مسلمانوں کے مرکز یعنی مدینہ بھجوانے کے بھی قائل تھے۔ پس یہ بھی بات یاد رکھنے والی ہے کہ ہر ایک شخص جس کو سزا دی گئی یا جس کے خلاف سختی کے اقدام کیے گئے اس نے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی تھی صرف یہی نہیں کہ مرتد ہو گئے تھے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ بہرحال اس نے ایک طرف تو زکوٰۃ دینے سے انکار کیا اور زکوٰۃ کے جمع شدہ اموال اپنی قوم کے لوگوں کو واپس کر دیے اور دوسری طرف نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والی باغیہ سَجاح بنت حارث کے ساتھ شامل ہو گیا جو کہ ایک بہت بڑا لشکر لے کر مدینہ پر حملہ کرنے کے لیے آئی تھی۔ سَجاح عرب کی ایک کاہنہ تھی اور ان چند مدعیانِ نبوت اور باغی قبائلی سرداروں میں سے تھی جو عرب میں ارتداد سے تھوڑی مدت پہلے یا اس کے دوران نمودار ہوئے تھے۔ نِباج کی بستی میں اَوس بن خُزَیمہ سے سَجَاح نے شکست کھائی۔ اس کے بارے میں یہ بھی آتا ہے کہ بعد میں اس نے توبہ کر لی اور اسلام قبول کر لیا۔ بعض کے نزدیک حضرت عمرؓ کے زمانے میں اس نے اسلام قبول کیا یہاں تک کہ حضرت امیر معاویہؓ نے قحط والے سال اسے اس کی قوم کے ساتھ بنوتمیم میں بھیج دیا جہاں وہ وفات تک مسلمان ہونے کی حالت میں مقیم رہی۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ مالک بن نُوَیرَہ کے قتل کے متعلق ایک مصنف لکھتے ہیں کہ مالک بن نُوَیرَہ کو جس چیز نے ہلاک کیا وہ اس کا کبر اور غرور اور تمرّد تھا۔ جاہلیت اس کے اندر باقی رہی ورنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ رسول کی اطاعت اور بیت المال کے حق زکوٰۃ کی ادائیگی میں ٹال مٹول نہ کرتا۔ حضرت ابوبکرؓ نے مالک بن نُوَیرَہ کے معاملے میں پوری تحقیق کی اور اس نتیجہ پر پہنچے کہ خالد بن ولیدؓ مالک بن نُوَیرَہ کے قتل کے اتہام میں بری ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت خالدؓ کی شادی کے متعلق ایک اَور مصنف لکھتے ہیں کہ اُمِ تمیم کا نام لیلیٰ بنت سِنَان مِنہال تھا۔ یہ مالک بن نُوَیرَہ کی بیوی تھی۔ حضرت خالدؓ کی اس سے شادی سے متعلق بڑا جدال واقع ہوا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ کچھ لوگوں نے خالدؓ پر اتہام باندھا کہ وہ اُمِ تمیم کے حسن و جمال پر فریفتہ تھے اور اس سے عشق رکھتے تھے اس لئے صبر نہ کر سکے اور قید میں آتے ہی اس سے شادی کر لی۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ نَعُوذُ بِاللّٰہِ یہ شادی نہیں بلکہ زنا تھا لیکن یہ قول من گھڑت اور صریح جھوٹ ہے۔ اس کا کوئی اعتبار نہیں ہے کیونکہ قدیم مراجع مصادر میں اس کی طرف اشارہ تک نہیں ملتا۔ جو بھی روایتیں ہیں ان میں کوئی ثبوت نہیں جو ثابت ہو رہا ہو۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو یہ حکم دے رکھا تھا کہ وہ قبیلہ اَسَد، غَطفَان اور مالک بن نُوَیرَہ وغیرہ سے فارغ ہو کر یَمامہ کا رخ کریں۔ خالدؓ نے مسلمانوں کو اپنے ساتھ تیار کیا اور بنوحنیفہ یعنی مسیلمہ یا جن کی سربراہی مسیلمہ

کذاب کر رہا تھا ان سے قتال کے لیے روانہ ہوئے۔ خالد کا گزر یمامہ کے راستے میں بہت سے بدو قبائل سے ہوا جو مرتد ہو چکے تھے۔ ان سے جنگ کر کے انہیں اسلام کی طرف واپس لائے۔ راستہ میں سَجَاح کی بچی کھچی فوج ملی ان کی خبر لی۔ انہیں قتل کیا اور عبرت ناک سزائیں دیں۔ پھر یمامہ پر حملہ آور ہوئے۔ جنگ یمامہ کی تفصیل ان شاءاللہ آئندہ بیان ہوگی۔

حضرت ابوبکرؓ کے دورِ خلافت میں ہونے والی جنگ یمامہ کی تفصیل

۲۰ مئی ۲۰۲۲ء بمطابق ۲۰ ہجرت ۱۴۰۰ ہجری شمسی
بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد۔ یو کے

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں جنگ یمامہ کا ذکر ہو رہا تھا۔ جنگ یمامہ کی تفصیل میں لکھا ہے کہ یمامہ خوبصورت ترین شہروں میں سے ایک شہر تھا اور اس میں بنوحنیفہ آباد تھے جو سخت جنگجو قوم تھی۔ ان کے بارے میں تفسیر قرطبی میں آیت سَتُدۡعَوۡنَ اِلٰی قَوۡمٍ اُولِیۡ بَاۡسٍ شَدِیۡدٍ تُقَاتِلُوۡنَہُمۡ اَوۡ یُسۡلِمُوۡنَ (الفتح: 17) کہ تم عنقریب ایک ایسی قوم کی طرف بلائے جاؤ گے جو سخت جنگجو ہوگی۔ تم ان سے قتال کرو گے یا وہ مسلمان ہو جائیں گے، کی تفسیر میں لکھا ہے کہ حسن کہتے ہیں کہ سخت جنگجو قوم سے مراد فارس اور روم ہیں۔ زہری اور مُقَاتِل کہتے ہیں کہ اس سے مراد بنوحنیفہ ہیں جو یمامہ میں رہنے والے ہیں اور مسیلمہ کے ساتھی تھے۔ رافع بن خدیج کہتے ہیں کہ ہم یہ آیت پڑھتے تھے لیکن ہمیں یہ معلوم نہ تھا کہ یہ جنگجو قوم کون ہے۔ یہاں تک کہ حضرت ابوبکرؓ نے ہمیں بنوحنیفہ سے قتال کے لئے بلایا تو ہمیں پتہ چلا کہ ان سے مراد یہ قوم ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے متعلق پوچھا کہ تم کو مَیں وہی شخص پاتا ہوں جس کے متعلق مجھے خواب میں وہ کچھ دکھایا گیا جو دکھایا گیا۔ حضرت ابوہریرہؓ نے مجھ سے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار مَیں سویا ہوا تھا اس اثنا میں مَیں نے اپنے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن دیکھے۔ (یہ خواب کا ذکر ہو رہا ہے)۔ ان کی کیفیت نے مجھے فکر میں ڈال دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَیں نے خواب میں کنگن دیکھے اس کیفیت نے مجھے فکر میں ڈالا۔ پھر مجھے خواب میں وحی کی گئی کہ میں ان پر پھونکوں۔ چنانچہ مَیں نے ان پر پھونکا اور وہ اُڑ گئے۔ مَیں نے ان کی تعبیر دو جھوٹے شخص سمجھے جو میرے بعد ظاہر ہوں گے۔ راوی عبیداللہ نے کہا۔ ان میں سے ایک وہ عنسی ہے جس کو فیروز نے یمن میں مار ڈالا اور دوسرا مسیلمہ کذاب ہے۔ یہ بھی بخاری کی روایت ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مسیلمہ نے یمامہ میں علَم بغاوت بلند کر دیا تھا۔ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت خالدؓ کو مسیلمہ کی طرف بھیجا اور ان کے ساتھ مل کر جنگ کرنے کے لئے مہاجرین اور انصار کی ایک جماعت بھی روانہ فرمائی۔ ان کے آنے کی خبر پا کر مسیلمہ اپنے قبیلہ بنوحَنِیفہ کے ساتھ مقابلہ کے لیے نکلا اور عقرباء میں آ کر پڑاؤ ڈالا۔ گھمسان کی جنگ ہوئی۔ وہ جنگ ایسی سخت تھی کہ مسلمانوں کو اس سے پہلے ایسی جنگ کا کبھی سامنا نہیں کرنا پڑا۔ مسلمان پسپا ہو گئے۔ لشکرِ اسلام کے پیچھے ہٹنے کے باوجود حضرت خالد بن ولیدؓ کے عزم و ثبات اور جرأت و استقلال میں ذرا بھی لغزش نہ آئی اور انہیں ایک لمحے کے لئے بھی اپنی شکست کا خیال پیدا نہ ہوا۔ حضرت خالدؓ نے پکار کر اپنے لشکر سے کہا کہ اے مسلمانو! علیحدہ علیحدہ ہو جاؤ یعنی ہر قبیلہ الگ الگ ہو کر لڑے اور اسی حالت میں دشمن سے لڑو تا کہ ہم دیکھ سکیں کہ کس قبیلہ نے لڑائی میں سب سے اچھا بہادری کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس سے انہوں نے تمام قبائل میں گویا ایک نئی روح پھونک دی اور اس میں اپنی انفرادیت اور بہادری ثابت کرنے کے لئے ایک جذبہ مسابقت پیدا کر دیا۔ حضرت ثابت بن قیسؓ نے آدھی پنڈلیوں تک زمین کھود لی اور اپنے آپ کو اس میں گاڑ لیا۔ آپؓ انصار کا پرچم اٹھائے ہوئے تھے اور آپؓ نے حنوط مل لیا تھا۔ عرب میں یہ دستور تھا کہ بعض لوگ جو اپنے آپ کو بہت بہادر دکھانا چاہتے تھے وہ ایسا کیا کرتے تھے گویا

یہ ظاہر کر رہے ہیں کہ وہ کام جو مرنے کے بعد لوگوں نے میرے ساتھ کرنا تھا وہ میں نے خود اپنے ساتھ کر لیا ہے۔ آدھا زمین میں گاڑ لیا گویا میں مرنے کو تیار ہوں اور حنوط چند خوشبودار چیزوں کا ایک مرکب تھا جو کہ مردے کو غسل دینے کے بعد اس پر ملتے ہیں یا وہ دوائیں جنہیں لاش پر لگانے سے وہ مدتوں گلنے سڑنے سے محفوظ رہتی ہے۔ بہرحال روایت ہے کہ انہوں نے کفن باندھ لیا اور دشمن کے مقابلے میں ثابت قدم رہے یہاں تک کہ جام شہادت نوش کیا۔ اس کی یہ تفصیل ابھی مزید ہے۔ ان شاء اللہ آئندہ ذکر ہوگا۔

نظامِ خلافت سے فیض پانے کے لئے اپنے ایمان کو بڑھانے اور ایمان پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے

۲۷رمئی ۲۰۲۲ء بمطابق ۲۷رہجرت ۱۴۰۰ ہجری شمسی
بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد۔ یوکے

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ آج ۲۷ مئی ہے۔ یہ دن جماعت احمدیہ میں یوم خلافت کے نام سے جانا جاتا ہے۔ ہم ہر سال یوم خلافت کے جلسے اس دن یا اس دن کے آگے پیچھے کرتے ہیں لیکن کیوں؟ اس سوال کا جواب ہمیں ہر وقت سامنے رکھنا چاہیے اور اپنی نسلوں، اپنے بچوں کو بھی اس پر غور کرنے اور سوچنے کے لئے کہنا چاہیے۔ اس دن کا آغاز 27 مئی 1908ء کو ہوا تھا جب اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق ہم پر فضل فرماتے ہوئے جماعت احمدیہ میں خلافت کا نظام جاری فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آپؑ کی جماعت کی ترقی کے لئے جو وعدہ فرمایا تھا اسے اس دن پورا فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک عرصہ سے اپنی جماعت کو اس بات پر تیار فرما رہے تھے کہ کوئی شخص موت سے باہر نہیں۔ انبیاء بھی جب اپنا کام پورا کر لیتے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ انہیں بھی اٹھا لیتا ہے۔ آپؑ بار بار جماعت کو اس بات پر تیار فرما رہے تھے کہ آپؑ کی واپسی کا وقت قریب ہے لیکن ساتھ ہی یہ خوشخبری بھی دیتے تھے کہ آپؑ کی قائم کردہ جماعت نے پھولنا، پھلنا اور پھیلنا ہے اور اللہ تعالیٰ کے جو آپؑ سے وعدے ہیں وہ یقیناً پورے ہونے ہیں۔ جماعت کی ترقی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہونی ہے اور کوئی نہیں جو اس ترقی کو روک سکے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک ارشاد میں اپنے زمانے سے لے کر آخرین کے زمانے تک یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور پھر بعد میں آپؑ کے جاری نظام خلافت کا نقشہ کھینچا ہے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کی مجلس میں بیان فرماتے ہیں: تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود صحابہ میں موجود رہے گا۔ پھر وہ اس کو اٹھا لے گا اور خلافت علی منہاج النبوۃ قائم ہو گی۔ یعنی وہ خلافت راشدہ قائم ہوگی جو مکمل طور پر نبوت کے قدموں پر چلنے والی ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے۔ یہ دَور ختم ہوگا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی۔ جب یہ سب کچھ امت کے ساتھ ہوگا تو پھر اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم وستم کے دور کو ختم کر دے گا۔ پھر خلافت علیٰ منہاجِ نبوت قائم ہوگی۔ یہ فرما کر آپؐ خاموش ہو گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظلم وستم کے دَور کو ختم کرنے کی جو پیشگوئی فرمائی تھی وہ ان لوگوں کے لئے تھی جو خاتم الخلفاء مسیح موعود اور مہدی معہود کی بیعت میں آئیں گے اور اس کی تعلیم کے مطابق اس پر عمل کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے تو انتظام فرما دیا ہے۔ اگر لوگ اس انتظام کے تحت نہ آئیں، اپنی ضد پر قائم رہیں تو پھر اس کا وہی نتیجہ نکلتا ہے اور نکلا ہے جو آج کل مسلمان دیکھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی عقل اور سمجھ دے اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کی پہچان کرنے والے ہوں نہ کہ انکار کر کے مسیح موعود کی جماعت پر ظلم اور تعدی میں بڑھنے والے ہوں۔ بہرحال یہ بھی واضح ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ کہنے کے بعد پھر خاموش ہونا کہ تم میں خلافت علیٰ منہاجِ نبوت آخری زمانے میں قائم ہوگی اس بات کا اظہار ہے کہ یہ ایک لمبا عرصہ چلنے والا نظام ہے۔

حضور انور نے دنیا کے مختلف ممالک میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے خلافت کی سچائی ظاہر کر کے لوگوں کے دلوں کو اسلام اور احمدیت کی طرف پھیرنے کے چند ایمان اافروز واقعات بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ ہمیں اپنے جائزے لیتے رہنا چاہیے کہ کسی وقت بھی شیطان ہم پر حملہ نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے باپ دادا کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے کی توفیق دی یا ہمیں آپ کو ماننے کی توفیق دی یہ اس کا احسان ہے اور اس احسان کے فیض کو جاری رکھنے کے لیے ہمیں مستقل اپنے ایمان کو بڑھانے اور ایمان پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے تا کہ ہم میں سے ہر ایک اس فیض سے بھی حصہ پاتا رہے جس کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی اور جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی فرمایا یعنی خلافت کا نظام۔

حضور انور نے آخر میں گھانا اور گیمبیا جماعتوں کے جلسہ سالانہ کے انعقاد پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

فون کال برائے دعاء

اسلام آباد UK میں ھر وقت اس نمبر پر فون کال کر کے دعا یئہ درخواست کی جاسکتی ھے۔ 0044 - 20 3988 3800

0044-20 88775500 یہ فون لائن 24 گھنٹے کھلی ھوتی ھے۔ اسی لئے دنیا سے ھر ملک کے لوگ جب بھی چاہیں فون کر کے اپنے پیغامات لکھوا سکتے ھیں۔

قرآن کریم

ہم اس بات کے گواہ ہیں اور تمام دنیا کے سامنے اس شہادت کو ادا کرتے ہیں کہ ہم نے اس حقیقت کو جو خدا تک پہنچاتی ہے قرآن سے پایا ہم نے اس خدا کی آواز سنی اور اس کے پُرزور بازو کے نشان دیکھے جس نے قرآن کو بھیجا۔ سو ہم یقین لائے کہ وہی سچا خدا اور تمام جہانوں کا مالک ہے۔ ہمارا دل اس یقین سے ایسا پُر ہے جیسا کہ سمندر کی زمین پانی سے۔ سو ہم بصیرت کی راہ سے اس دین اور اس روشنی کی طرف ہر ایک کو بلاتے ہیں ہم نے اس نورحقیقی کو پایا جس کے ساتھ سب ظلمانی پردے اٹھ جاتے ہیں اور غیر اللہ سے درحقیقت دل ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ یہی ایک راہ ہے جس سے انسان نفسانی جذبات اور ظلمات سے ایسا باہر آجاتا ہے جیسا کہ سانپ اپنی کینچلی سے۔

حضرت مرزا غلام احمد، مسیح موعودؑ۔ کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد 13۔ صفحہ 65

جماعت احمدیہ برطانیہ کے 56ویں جلسہ سالانہ 2022ء کا
حدیقۃ المہدی میں انتہائی کامیاب و بابرکت انعقاد

26600 سے زائد عشاقان خلافت احمدیت کی اس عظیم الشان روحانی جلسہ میں شمولیت

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ میں میزبان کارکنان اور مہمانوں کو تلقین عمل

ایم ٹی اے کی 24 گھنٹے خصوصی براہ راست نشریات کے ذریعہ احباب عالمگیر جماعت احمدیہ نے بھی اس جلسہ کے روحانی مائدہ سے فیض حاصل کیا

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پُر معارف اور بصیرت افروز خطابات

نماز تہجد، درس و تدریس، ذکر الٰہی، شکر خداوندی، عالمی بیعت کی نہایت ہی ایمان افروز تقریب

109 ممالک کی 160 قوموں کے 1 لاکھ 76 ہزار 8 سو 36 نو مبائعین کی جماعت احمدیہ میں شمولیت

مختلف زبانوں میں رواں ترجمہ، ریڈیو جلسہ سالانہ کی براہ راست نشریات

جماعت احمدیہ برطانیہ کا 56واں جلسہ سالانہ حدیقۃ المہدی، آلٹن میں اللہ تعالیٰ کے ان گنت فضلوں، رحمتوں، برکتوں اور خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے ساتھ 5 تا 7/اگست 2022ء انتہائی کامیابی سے منعقد ہو کر بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ خدام، اطفال، انصار اور لجنہ و ناصرات رضا کار کارکنان کی ایک بہت بڑی تعداد محض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا وارث بننے کی خاطر مہمانان مسیح کے آرام و سکون اور ہر ممکن خدمت کے لئے نہ صرف دوران جلسہ تندہی اور جانفشانی سے دن رات مصروف رہی بلکہ جلسے کے انتظامات کو گزشتہ سالوں سے بڑھ کر مزید اعلیٰ معیار تک پہنچانے کے لئے کئی ماہ پہلے سے ہی حدیقۃ المہدی میں اپنے وقت کی قربانی کے عہد کو نبھانے کے نظارے پیش کرتے رہے۔ جامعہ احمدیہ برطانیہ کے مربیان اور طلباء نے بھی نہ صرف جامعہ احمدیہ میں رہائش پذیر جلسہ کے مہمانوں کی خدمات کا فریضہ انجام دیا بلکہ جلسہ کے دیگر شعبہ جات میں بھی ڈیوٹیاں ادا کیں۔

امسال کا جلسہ سالانہ بھی کرونا وائرس کی پابندیوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے منعقد کیا گیا۔ جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے لئے ضروری تھا کہ تمام شاملین کو کرونا ویکسین کے دونوں ڈوز لگ چکے ہوں اور جس کا لیٹر بھی اُن کے پاس موجود ہو یا پھر جلسے میں شامل ہونے والے ہر فرد کو گزشتہ چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر لیا گیا کرونا ٹیسٹ کا منفی رزلٹ دکھانا لازمی تھا۔ دوران جلسہ تمام افراد کو ماسک پہننا بھی لازمی تھا۔

امسال بھی گرمی کی وجہ سے مہمانوں کے لئے نورس کے ٹھنڈے مشروب کی ٹنکی کا انتظام تھا جس میں کئی نلکے لگے ہوئے تھے جس کو پینے کے بعد راحت محسوس ہوتی تھی۔ پھر چائے کے اسٹال پر بھی بہت عمدہ انتظام کیا گیا تھا جس کی وجہ سے چائے حاصل کرنے میں بھی بہت ہی آسانی رہی۔ امسال بھی سب سے زیادہ حیرانی کھانے کے اوقات میں دیکھنے میں آئی جہاں بغیر کسی دقت اور تکلیف کے احباب جماعت کھانا لیتے بھی رہے اور سکون کے ساتھ کھانا کھاتے بھی رہے۔ اجتماعی قیام گاہوں، بچوں کے لئے نرسری کی سہولتوں، طبی امداد، بک اسٹالز، نمائش اور بازار کے لئے بھی امسال زیادہ بہتر انتظامات کئے گئے تھے۔ سیکیورٹی کے بھی مزید بہترین انتظامات کئے گئے تھے۔ سیکیورٹی رضا کار خصوصی وردیاں پہنے اسکیننگ مشینوں کے ذریعے اور فرداً فرداً تلاشی اور ہمراہ لانے والے سامان بھی چیک کر رہے تھے۔

صدر صاحبہ لجنہ اِماءاللہ برطانیہ نے بھی اپنی ناظمات کے ساتھ مہمانان مسیح کی خدمت کے لئے دن رات مختلف ڈیوٹیاں سر انجام دیں۔ بچوں کے لئے خصوصی انتظامات، لجنہ کی سیکیورٹی، پنڈال میں حفاظت کا انتظام، نظم وضبط، صفائی کا انتظام، کھانے کی تقسیم، آب رسانی کی سہولت، نمائش اور مختلف قسم کے اسٹال، لجنہ کے لئے علیحدہ بازار، غرض ہر شعبہ میں معیاری خدمات فراہم کرنے کی ہر ممکن کوشش کی گئی۔

امسال بھی اخبار الفضل یوکے کی ویب سائٹ اور موبائل ایپ پر جلسہ کی کاروائی کی لحظہ بہ لحظہ تازہ صورتحال رپورٹس کی صورت میں اپ ڈیٹ کی جاتی رہیں۔ جلسہ کنیکٹ کی ویب سائٹ پر تازہ رپورٹس ملتی رہیں۔ ایم ٹی اے نے بھی دن رات اپنی خصوصی نشریات کے ذریعہ دنیا بھر کے احمدی احباب کے لئے جلسہ سالانہ کی بھرپور براہ راست کوریج فراہم کی۔ جلسہ کی تمام تر کاروائی کا رَواں ترجمہ دنیا کی کئی مختلف زبانوں میں براہ راست نشر کیا گیا۔ ریڈیو جلسہ نے بھی جلسے کی تمام تر کاروائی اور دیگر معلوماتی پروگرام نشر کرنے کے علاوہ موسم اور ٹریفک سے متعلق تازہ ترین اطلاعات بھی فراہم کیں۔ شعبہ مخزن تصاویر نے تصویری نمائش میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام، خلفائے سلسلہ کے مختلف ممالک کے دورہ جات اور مختلف ممالک کی اہم شخصیات سے ملاقات، صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام، علمائے سلسلہ اور دیگر اکابرین سلسلہ کی نہایت اہم اور نادر تصاویر لگائی تھیں۔ بکسٹال وآڈیو ویڈیو کیسٹس، ریویو آف ریلیجنز، احمدیہ آرکائیوز اینڈ ریسرچ سینٹر، پریس اینڈ میڈیا آفس، ہیومینیٹی فرسٹ، احمدیہ آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز ایسوسی ایشن اور شعبہ ہومیوپیتھی کے تحت بھی اسٹال لگائے گئے تھے۔

امسال بھی جماعت احمدیہ جرمنی کے 25 احباب جماعت امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی کی قیادت میں سائیکلوں پر جرمنی سے تقریباً 600 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرکے جلسہ سالانہ برطانیہ میں شمولیت کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ حدیقۃ المہدی پہنچے۔

جلسہ کے دنوں کا آغاز نماز تہجد وفجر اور درس القرآن سے ہوتا رہا۔ بعدازاں حدیقۃ المہدی میں رہائش رکھنے والے احباب جماعت کو جلسے کے تینوں دن پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں پانچوں نمازیں پڑھنے کی سعادت بھی حاصل ہوتی رہی۔

اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کے ساتھ جلسہ کی کاروائی خیرو عافیت کے ساتھ انتہائی بابرکت ماحول میں منعقد ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مہمانان مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت کرنے والے تمام مخلص رضا کاران کارکنان کو اپنے بے انتہا فضلوں اور رحمتوں سے نوازے اور شاملین جلسہ کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا وارث بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جلسے کے پہلے دن کی کاروائی

حسب روایت جلسہ کا آغاز لوائے احمدیت لہرانے کی تقریب سے ہوا۔ حضور انور جھنڈے لہرانے کی تقریب کے لئے جب تشریف لائے تو مرکزی انتظام کے تحت جلسہ گاہ کے اسٹیج سے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے گئے۔ حضور انور نے جماعت احمدیہ عالمگیر کا جھنڈا لوائے احمدیت لہرایا اور ساتھ ہی امیر جماعت احمدیہ برطانیہ

مکرم رفیق احمد حیات صاحب نے بھی برطانیہ کا جھنڈا لہرایا۔حضور انور نے دعا کروائی اور جلسہ سالانہ کے پہلے اجلاس کی افتتاحی کاروائی کے لئے مردانہ پنڈال میں تشریف لائے۔حضور انور جیسے ہی پنڈال میں تشریف لائے تو پورا پنڈال اَھلاً و سھلاً مرحبا، نعرہ تکبیر اللّٰہ اکبر، حضرت محمد مصطفی صلی اللّٰہ علیہ و سلم، اسلام احمدیت زندہ باد، غلام احمد کی جے کے نعروں سے گونج اٹھا جس سے ایک عجیب روحانی ماحول کی کیفیت پیدا ہو چکی تھی۔

حضور انور کے ارشاد پر جلسہ کی کاروائی کا باقاعدہ آغاز مکرم محمود احمد وردی صاحب انچارج انڈونیشین ڈیسک یوکے نے سورۃ آل عمران کی آیات 103 تا 108 کی تلاوت سے کیا اور اس کا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانا ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں حصول تقویٰ کے بارے میں فرمایا کہ انسان کی زندگی کا اصل مقصد تقویٰ کا حصول ہے جس کے بغیر ممکن ہی نہیں کہ انسان گناہوں سے بچ سکے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چند نصائح کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ آپس میں اخوت اور محبت کو پیدا کرو اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو۔آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزّت سے پیش آؤ۔ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے۔اللہ تعالیٰ سے ایک سچی صلح پیدا کر لو اور اس کی اطاعت میں واپس آجاؤ۔تم یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے اور اس کے دین کی حمایت میں ساعی ہو جاؤ گے تو

اردو ترجمہ پیش کیا۔جس کے بعد مکرم سیّد عاشق حسین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فارسی منظوم کلام پیش کیا جبکہ مکرم مرتضیٰ منان صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام سے چند اشعار پیش کئے۔اس کے بعد جیسے ہی حضور انور افتتاحی خطاب کے لئے تشریف لائے تو پنڈال کی فضا ایک مرتبہ پھر نعروں سے گونج اٹھی۔

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد اپنے خطاب میں جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد کو پورا کرنے کی تلقین فرمائی۔حضور انور نے فرمایا کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کی بیعت میں آکر اپنی اور اپنی نسلوں اور کُل انسانیت کی اصلاح کا عہد کیا ہے۔ہم نے ساری دنیا کو موحد بنا کر

خدا تمام رکاوٹوں کو دور کر دے گا اور تم کامیاب ہو جاؤ گے۔اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کا حق ادا کرنے والا بناتے ہوئے آپؑ کی نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔اپنے خطاب کے بعد حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی جس کے ساتھ ہی جلسہ سالانہ برطانیہ کے پہلے دن کی کاروائی کا اختتام ہوا۔

جلسے کے دوسرے دن کی کاروائی

جلسہ کے دوسرے دن کے پہلے اجلاس کی کاروائی وقت کے عین مطابق صبح دس بجے محترم نواب منصور احمد خان صاحب وکیل

اعلیٰ تحریک جدید ربوہ کی زیرِ صدارت شروع ہوئی۔ مکرم حافظ طیب احمد صاحب نے سورۃ النور کی آیات 55 تا 57 کی تلاوت اور اُس کا اردو ترجمہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ مکرم شیخ ندیم صاحب نے نظم پیش کی۔ اجلاس کی پہلی تقریر ''الٰہی جماعتوں کی مخالفت ان کی ترقی کا باعث ہوتی ہے'' کے موضوع پر مکرم فرید احمد نوید صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا کی تھی۔ دوسری تقریر ''ذکرِ الٰہی'' کے عنوان پر مکرم محمد ابراہیم اخلف صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ یوکے کی تھی۔ اس کے بعد مکرم معبد الحیٔ سرمد صاحب طالبعلم جامعہ احمدیہ یوکے نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ منظوم کلام کے چند اشعار پیش کئے۔ اجلاس کی تیسری تقریر مکرم افتخار احمد ایاز صاحب چیئرمین انٹرنیشنل ہیومن رائٹس کمیٹی یوکے نے ''دنیا

کے امن و سلامتی کے قیام کے لئے خلافت احمدیہ کی بین الاقوامی کوششیں'' کے موضوع پر کی۔ تمام مقررین نے انتہائی جامع اور ایمان افروز تقاریر سے حاضرین جلسہ کی علمی اور دینی معلومات میں اضافہ کیا۔

بعد ازاں حسبِ روایت لجنہ اِماء اللہ کی تقریب جلسہ کا آغاز کرنے کے لئے حضور انور لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے۔ صدر صاحبہ لجنہ اِماء اللہ یوکے محترمہ ڈاکٹر فریحہ خان صاحبہ اور اُن کی نائبین نے حضور انور کا استقبال کیا اور ساتھ ہی پنڈال میں موجود تمام خواتین نے پُرجوش اسلامی نعروں کے ذریعہ حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور کے ارشاد پر اجلاس کی کاروائی شروع کرنے کے لئے مکرمہ صبیحہ خان صاحبہ نے سورۃ الحدید کی آیات 21 تا 24 کی تلاوت اور اُس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ جس کے بعد مکرمہ رضوانہ احمد صاحبہ نے کلامِ محمود سے چند اشعار ترنم سے سنائے۔ اس کے بعد حضور انور کے بابرکت وجود کی موجودگی میں سیکریٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ یوکے نے تعلیمی میدان میں اعزازت پانے والی طالبات کی فہرست پیش کی۔

اس تقریب کے بعد حضور انور نے لجنات سے اپنے خطاب میں مسلمان خواتین کی جانب سے دورِ اوّل اور دورِ آخر میں پیش کی جانے والی قابل تقلید قربانیوں اور ایمان افروز واقعات بیان کرتے ہوئے انہیں اپنی زندگی کا حصہ بنانے کی تلقین فرمائی۔ حضور انور کا یہ خطاب لجنہ کی جلسہ گاہ سے ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست مردانہ جلسہ گاہ اور ساری دنیا میں دکھایا گیا۔ حضور انور کے خطاب کے بعد ناصرات و لجنات نے مختلف زبانوں میں نظمیں اور ترانے پیش کئے۔ اپنے خطاب کے بعد حضور انور نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر ظہر و عصر کی نمازیں پڑھائیں۔

بعد دوپہر تقریباً ساڑھے تین بجے دوسرا اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ برطانیہ نے فرمائی۔ مکرم حافظ یاسر صاحب آف نائیجیریا نے سورۃ النصر کی تلاوت سے اجلاس کی کاروائی کا آغاز کیا۔ محترم امیر صاحب نے چند معزز مہمانوں کا تعارف کرواتے ہوئے انہیں حاضرین جلسہ سے خطاب کی دعوت دی۔ بعد ازاں حضور انور جلسہ گاہ میں تشریف لائے تو پورے پنڈال نے اسلام، احمدیت، خلافت اور اللہ اکبر کے پُرجوش نعروں سے حضور انور کا استقبال کیا۔ اجلاس کی باقاعدہ کاروائی کے آغاز کے لئے حضور انور کے ارشاد پر مکرم فیروز عالم صاحب مربی سلسلہ و انچارج بنگلہ ڈیسک یوکے نے سورۃ الفتح کی

آیات 29اور 30 کی تلاوت و ترجمہ پیش کیا۔مکرم عمر شریف صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام میں سے بعض اشعار انتہائی ترنم اور خوش الحانی سے سنائے۔ اس کے بعد سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے رُوح پرور خطاب میں خدا تعالیٰ کی تائید ونصرت کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ کرتے ہوئے دوران سال جماعت احمدیہ عالمگیر کی مساعی اور ترقیات کا جائزہ پیش فرمایا۔اپنے خطاب کے بعد حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی اور اس طرح دوسرے دن کی کاروائی کا اختتام ہوا۔

ضرورت'' کے موضوع پر کی۔دوسری تقریر مکرم ایاز محمود خان صاحب مربی سلسلہ وایڈیشنل وکالت تصنیف یوکے نے ''اطاعت خلافت کے حقیقی معنیٰ اور اس کی برکات'' کے عنوان پر کی۔اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام سے چند اشعار ترنم سے سنائے گئے۔اجلاس کی تیسری تقریر محترم عطاءُ المجیب راشد صاحب مبلغ انچارج ونائب امیر یوکے کی تھی۔آپ کی تقریر کا موضوع تھا 'مسیح ومہدی علیہ السلام کی بعثت کی غرض احیائے دین اور قیام توحید''۔اس اجلاس کی آخری تقریر محترم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے ''اسلامی حکومت کے سلسلہ میں حکمرانوں کے لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نصائح'' کے عنوان پر کی۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام مقررین کی تقاریر انتہائی پُراثر، دلائل سے

تیسرے دن کی کاروائی

جلسہ کے تیسرے دن بھی بالکل ٹھیک وقت پر صبح دس بجے اجلاس اوّل کی کاروائی محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی کی زیر صدارت شروع ہوئی۔مکرم حافظ فضل ربی صاحب مربی سلسلہ و استاذ جامعہ احمدیہ یوکے نے سورۃ الروم کی آیات 21 تا 24 کی تلاوت اور اُس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔مکرم حفیظ احمد صاحب مربی سلسلہ نے نظم پیش کی۔اجلاس کی پہلی تقریر مکرم فضل الرحمٰن ناصر صاحب مربی سلسلہ واستاذ جامعہ احمدیہ یوکے نے ''عائلی زندگی میں میاں بیوی کو صبر اور برداشت کی عادت ڈالنے کی

بھرپور اور جامع تھیں۔

تقاریر کے اس سلسلہ کے بعد دوپہر تقریباً سوا ایک بجے عالمی بیعت کی تقریب سعید منعقد ہوئی جس نے نہ صرف پورے جلسہ گاہ میں ایک عجیب روحانی سماں باندھ دیا بلکہ دنیا بھر کے تمام احمدی احباب بھی ایم ٹی اے کے ذریعہ اس بابرکت تقریب میں شامل ہوئے اور جماعت احمدیہ عالمگیر کے افراد اپنی اپنی جگہوں پر حضور انور کی اقتداء میں خدا تعالیٰ کے شکر کے لئے سجدہ ریز ہوگئے۔

بعد ازاں نماز ظہر وعصر ادا کی گئیں۔

بعد دوپہر حضور انور کے اختتامی خطاب سے قبل محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ برطانیہ کی زیر صدارت ایک اجلاس منعقد ہوا جس کا آغاز سورۃ الناس کی تلاوت سے ہوا۔محترم امیر صاحب

نے مختلف ممالک سے آنے والی ممتاز شخصیات کا تعارف کرواتے ہوئے اُنہیں مختصر خطاب کی دعوت دی۔ اس دوران حضور انور جلسہ گاہ میں تشریف لائے تو پورے پنڈال میں عشاقانِ خلافت نے **اسلام، احمدیت، خلافت زندہ باد اور اللہ اکبر** کے پُرجوش نعروں سے حضور انور کا استقبال کیا۔

بعد ازاں حضور انور کے ارشاد پر اختتامی اجلاس کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ مکرم عبدالمومن طاہر صاحب انچارج عربک ڈیسک نے سورۃ النساء کی آیات 37 تا 41 کی تلاوت و ترجمہ پیش کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ مکرم ربیع مفلح عودہ صاحب نے نہایت ترنم کے ساتھ پڑھنے کی سعادت پائی۔ ان اشعار کا اردو ترجمہ مکرم حافظ سعید الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ رشین ڈیسک کو

بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر ہم اسلامی تعلیمات کے مطابق حقوق ادا کرنے والے ہوں تو دنیا ہمارے نمونوں کو دیکھتے ہوئے اپنے نئے سے نئے قوانین وضع کرنے کے بجائے اسلام کی خوبصورت تعلیم کی طرف متوجہ ہوگی۔ حضور انور نے فرمایا کہ اسلام کا یہ دعویٰ ہے کہ کسی مذہب نے اس تفصیل سے حقوق کو بیان نہیں کیا جس تفصیل سے اسلام نے بیان کیا ہے۔ اسلام ہر طبقے کے حقوق کا حقیقی محافظ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اسلامی تعلیم کی عملی مثال قائم کرتے ہوئے اس زمانے کے امام کے مشن کو پورا کرنے میں معاون و مددگار بن سکیں۔ آخر میں حضور انور کی اختتامی دعا سے جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

دعا کے بعد جلسہ گاہ **اسلام، احمدیت، خلافت**

پڑھنے کی سعادت ملی۔ مکرم مصور احمد صاحب آف آسٹریا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام سے چند اشعار نہایت ترنم کے ساتھ سنائے۔ اس کے بعد سیکریٹری صاحب تعلیم یوکے نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلبہ کی فہرست پیش کی۔ مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یوکے نے امسال کے احمدیہ مسلم امن انعام کے لئے مکرم ٹاڈا توشی اکیبا صاحب آف جاپان کے نام کا اعلان فرمایا یہ انعام انہیں آئندہ کسی پیس سمپوزیم میں دیا جائے گا۔

بعد ازاں سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بصیرت افروز اختتامی خطاب میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں مردوں، عورتوں، سائل اور محروموں کے حقوق

احمدیہ، شہدائے احمدیت، اسیران راہ مولیٰ، نعرہ تکبیر اور حضرت مرزا غلام احمد کی جے کے نعروں سے گونج اُٹھا جس کے بعد عرب، جامعہ احمدیہ یوکے، افریقن، انٹرنیشنل، پنجابی، فارسی اور بنگلہ دیشی نمائندگان نے انتہائی والہانہ اور عاشقانہ انداز میں اپنی محبت اور عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے دینی نغمات اور ترانے بھی پیش کئے۔ اس کے بعد حضور انور السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ کہہ کر تشریف لے گئے۔ اور یوں جماعت احمدیہ برطانیہ کا 56واں جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کی بارش کو سمیٹتے ہوئے اختتام پذیر ہوا۔ **الحمدللہ علیٰ ذلک**

صیحون شہر میں مسجد کا افتتاح

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک ایسے شہر میں پہلی مسجد کا افتتاح کیا جہاں پر ایک سو سال قبل اسلام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کا ایک عظیم نشان ظہور پذیر ہوا۔

مسجد فتح عظیم (بہت بڑی فتح) کا افتتاح حضور انور کے خطبہ جمعہ کے ساتھ ہوا۔

صیحون شہر کی بنیاد جان الیگزینڈر ڈوئی نے ۱۹۰۰ء میں رکھی۔ اس شخص نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان اقدس میں گستاخیاں کیں اور مسلمانوں کی تباہی اور خاتمہ کے لئے لوگوں کو اکسایا۔ مذہبی منافرت سے ڈوئی کو ہٹانے کی کوششیں کامیاب نہ ہونے پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک پیش گوئی کی کہ ڈوئی، آپ سے ۱۲ سال چھوٹا ہونے نیز اختیارات اور طاقت کی بلندی رکھنے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسلام کی فتح کے نشان کے طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہی وفات پائے گا۔ یہ عظیم پیش گوئی ۹ مارچ ۱۹۰۷ء کو پوری ہوئی جب جان الیگزینڈر ڈوئی نے ذلت آمیز شکست سے دوچار ہو کر موت کو گلے لگایا۔

حضور انور نے صیحون میں پہلی مسجد کا افتتاح کیا تو اسلام کی شان و شوکت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کا نشان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پانچویں خلیفہ کے ہاتھ پر چہار سو چمک اٹھا۔ حضور انور نے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

آج آپ سب صیحون میں مسجد کے افتتاح کے موقع پر یہاں اکٹھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ امریکہ کو اس مسجد کی تعمیر کا موقع دیا ہے۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں یہ خاص موقع نمایاں مقام رکھتا ہے۔

حضورانور نے مزید فرمایا:
اس شہر کی تاریخی اہمیت کی وجہ جھوٹا مدعی نبوت ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف نازیبا زبان استعمال کرتا اور بعد میں مرکھپ گیا۔ اسی شہر میں جماعت احمدیہ مضبوطی سے قائم ہے۔ اس پر ہر احمدی مسلمان کو اللہ تعالیٰ کے حضور شکر گزار ہونا چاہئے۔

امریکہ میں آمد

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ ۲۶ ستمبر ۲۰۲۲ء کی سہ پہر امریکہ پہنچے۔ شکاگو پہنچنے کے بعد حضور انور صیحون میں سیدھا مسجد فتح عظیم تشریف لے گئے۔ نئی مسجد میں حضور انور کی آمد کے موقع پر ایک ہزار سے زائد مرد وزن اور بچوں نے حضور انور کا استقبال کیا جو کووڈ ۱۹ کے بعد پہلے غیر ملکی دورہ پر حضور انور کی دید کی خوشی سے معمور تھے۔

تختی کی نقاب کشائی اور زیون مسجد کا دورہ

۲۷ ستمبر ۲۰۲۲ء بروز منگل: حضور انور نے مسجد کے افتتاح کی ایک یادگاری تختی کی نقاب کشائی کی۔ حضور انور نے مینارہ کی تعمیر کی بنیاد بھی رکھی جو کہ مسجد کمپلیکس کے گراؤنڈز کو سجادے گا۔ حضور انور نے مسجد کمپلیکس کا معائنہ کیا نیز خصوصی نمائش بھی ملاحظہ کی جس میں پیش گوئی کے مکمل ہونے کے مختلف پہلو اجاگر کئے گئے نیز امریکہ کے اخبارات میں چھپنے والے بہت سے آرٹیکلز بھی رکھے گئے۔

ایک احمدی کا اعزاز

برطانیہ اور کامن ویلتھ ممالک میں 2022ء ملکہ برطانیہ کے تخت نشینی کے 70 سال پورے ہونے پر پلاٹینم جوبلی کے طور پر منایا جارہا ہے۔ اس موقع پر ملک وملّت اور انسانیت کے لیے نمایاں خدمت انجام دینے والوں کو سراہنے اور ان کی خدمات کے اعتراف کے طور پر خصوصی میڈلز بھی دیے جاتے ہیں۔ ان میڈلز حاصل کرنے والوں میں مکرم سرافتخار احمد ایاز صاحب بھی شامل ہیں۔ آپ کو اس سے قبل بھی مختلف خدمات کے اعتراف کے طور پر کئی اعزازات حاصل ہیں۔

ملکہ برطانیہ کی پلاٹینم جوبلی کے حوالہ سے مکرم سر افتخار احمد ایاز صاحب کو میڈل دیے جانے کے لیے لندن کی Borough of Merton میں میئر کی کونسل کے ہال میں 19 مئی 2022ء کو قبل دوپہر سوا گیارہ بجے ایک تقریب منعقد ہوئی جس میں جناب Chris Cotton The Crowns Deputy) for Merton Borough Lieutenant) صاحب نے محترم سر افتخار احمد ایاز صاحب کو میڈل دیا۔ اس موقع پر میئر آف مرٹن کونسل جناب Michael Brunt اور ڈپٹی میئر آف مرٹن کونسل محترمہ Edith Macauley MBE بھی موجود تھے۔ اس کے علاوہ مکرم امام عطاء المجیب صاحب راشد مبلغ انچارج یوکے، مکرم رانا مشہود احمد صاحب نیشنل جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ یوکے اور مکرم سرافتخار احمد ایاز صاحب کی فیملی کے افراد اور بعض دیگر مدعوین بھی موجود تھے۔

تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوا جو مکرم رانا مشہود احمد صاحب مبلغ سلسلہ ونیشنل جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ یوکے نے کی۔ آپ نے سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کی اور اس کا انگریزی ترجمہ پڑھا۔ بعد ازاں جناب Chris Cotton نے اس تقریب کا پس منظر بیان کرتے ہوئے سرافتخار احمد ایاز صاحب کا تعارف اور ان کی مختلف خدمات کا ذکر کیا۔

جناب Chris Cotton نے بتایا کہ عزّت مآب سرافتخار احمد ایاز OBE, KBE,PhD- تنزانیہ میں پلے بڑھے اور برطانیہ و امریکہ میں اپنی یونیورسٹی کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد

☆ دارالسلام یونیورسٹی

☆ The Centre on Integrated Rural Development for Africa

☆ Commonwealth Fund for Technical Cooperation

UNDP اور UNESCO میں اعلیٰ عہدوں پر کام کیا۔

آپ نے United Nations Human Rights Council میں اقلیتوں کے حقوق کے حوالہ سے بھی خدمات سر انجام دیں نیز مذہبی آزادی اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے بارہ میں UNHRC کے اجلاسات میں رونق افروز ہوتے ہیں۔ آپ امن کے سفیر ہیں اور انسانی فلاح و بہبود، غربت کے خاتمہ نیز تنازعات کے حل کے لیے اپنے ماہرانہ مشورے پیش کرتے ہیں۔

آپ International Human Rights

Committee کے چیئرمین بھی ہیں۔آپ 1996ء سے برطانیہ میں طوالو کے اعزازی قونصل کے طور پر خدمات بجالا رہے ہیں۔ آپ کامن ویلتھ میں طوالو کے ہائی کمشنراور U N Human Rights Council میں طوالو کے سفیر کے عہدہ پر فائز ہیں۔

سرافتخار ایاز نے متعدد اعزازات حاصل کیے ہیں جن میں:

☆Role Model of the Year 2016

☆O.B.E.(Officer of the Most Excellent Order of the British Empire)

☆ K.B.E.(Knight Commander of the Most Excellent Order of the British Empire)

شامل ہیں۔2020ء میں آپ کو انسانی خدمات کے لیے ملکہ کے تمغہ(Queens Medal) سے نوازا گیا اور امسال بھی آپ کو Queen's Medal for Platinum Jubilee کا اعزاز دیا گیا ہے۔

آپ احمدیہ مسلم کمیونٹی کے ایک ممتاز و معروف فرد ہونے کے ساتھ ساتھ برطانیہ میں کمیونٹی کے سابق نیشنل امیر بھی رہے ہیں۔آپ طوالو میں جماعت احمدیہ کے پہلے نمائندہ کی حیثیت میں خدمات بجا لاتے رہے ہیں۔آپ ایک انمول و باوقار مصنف و مقرر کے طور پر متعدد کتب و مضامین شائع فرما چکے ہیں نیز کئی اعلیٰ سطحی فورمز بشمول Peace and Climate Change Conferences وغیرہ میں مختلف ممالک میں مؤثر تقاریر فرما چکے ہیں۔

سرافتخار کو یہ اعزازات آپ کی غیر معمولی خدمات و اقدامات کے نتیجہ میں دیے گئے ہیں خاص طور پر آپ کی خدمت جو طوالو کے مفاد میں بہتر ثابت ہوئی نیز اس چھوٹی سی ریاست کی ترقی و بہبودی اور عالمی پہچان بنانے میں مددگار رہی۔

تقریباً40 سال سے سرافتخار Small Island States میں تعلیم و بنیادی ڈھانچے کی ترقی کے لیے ایسی پالیسیوں پر کام کر رہے ہیں جو کہ معیشت کی بہبودی نیز تعلیم وصحت کے نظام کو معیاری بنانے میں مددگار ثابت ہوئی ہیں۔کامن ویلتھ کے ایک فیلڈ ایکسپرٹ ہونے کے طور پر آپ نے ایک جدید پروگرام Education For Life کو متعارف کرایا جو کہ جزائر میں رہنے والوں کو پیشہ ورانہ اعلیٰ تعلیم مہیا کر رہا ہے۔یہ آپ کی اس پُرجوش فلاسفی کا نتیجہ ہے کہ انسانی زندگی کی ترقی، بہبودی اور معیار کی بلندی کے لیے ہمیشہ جدوجہد کرتے رہنا چاہیے۔یہ جذبہ آپ کی طرف سے پیش کی گئی بے لوث خدمات کے نتیجہ میں ظاہر ہوتا رہتا ہے۔

برطانیہ میں طوالو کے اعزازی قونصل کے طور پر سرافتخار کا یہ طے شدہ مستحکم نظریہ رہا ہے کہ طوالو کی وراثت اور کامن ویلتھ میں طوالو کی قابل فخر پہچان پروان چڑھے۔اس کے لیے سرافتخار نے کمال کی مستقل مزاجی سے اپنا غیر معمولی کردار ادا کرتے ہوئے عالمی سطح پر طوالو کے مضبوط روابط استوار کیے ہیں۔یہ سب کچھ انہوں نے رضا کارانہ طور پر اپنے اخراجات پر کیا۔حال ہی میں آپ نے طوالو اور St. Kitts Island کے مابین کامیاب سیاسی روابط قائم کیے ہیں۔

سن 2000ء میں کامن ویلتھ کے فیلو کے طور پر سرافتخار نے طوالو کی حکومت سے بار بار پُرزور درخواستیں کیں اور بالآخر حکومت کو قائل کر لیا کہ ملکہ معظّمہ کی دولت مشترکہ کی مکمل ممبرشپ کے لیے درخواست کی جائے۔دولت مشترکہ کی مکمل ممبرشپ کو حاصل کرنے میں آپ نے کلیدی کردار ادا کیا۔بعدۂ یونائیٹڈ نیشنز کی مکمل ممبرشپ حاصل کرنے میں راہنمائی کی اور نتیجۃً یونائیٹڈ نیشنز میں طوالو کا مستقل مشن قائم ہوا۔یہ حصول یابی ایک سنگ میل ثابت ہوئی اور طوالو عالمی دنیا کے ایک اہم اور قابل قدر ممبر کے طور پر اُبھر کر سامنے آیا۔ان ممبر شپس کی وجہ سے دنیا میں طوالو کی عزت و وقار میں گراں قدر اضافہ ہوا اور دنیا کے مختلف ممالک سے طوالو کے دوطرفہ تعلقات قائم ہوئے۔ان تعلقات کو قائم کرنے میں سرافتخار نے فعال اور مؤثر کردار ادا کیا۔سرافتخار نے یورپین یونین، نیدرلینڈ، ترکی، UAE، مراکو، مالٹا، اٹلی اور انڈیا سے مضبوط روابط استوار کیے۔اب آپ حکومت طوالو کو کامن ویلتھ فاؤنڈیشن کا مکمل ممبر بننے کے لیے قائل کرنے میں فعال کردار ادا کر رہے ہیں۔سرافتخار نے اہم مسائل

جیسے کہ ماحولیاتی تبدیلی پر بھی بات کی ہے۔ ماحولیاتی تبدیلی، ان کئی موضوعات میں سے ایک موضوع ہے، جس کے حوالہ سے سر افتخار نے پُرجوش اور مستحکم رنگ میں ان ریاستوں کی بات پیش کی ہے جن کو اس سے خطرہ ہے۔ اس تعلق سے اُٹھائے گئے آپ کے ذاتی اقدامات کے نتیجہ میں آپ نے یورپ کے مختلف ممالک کا دورہ کیا اور ان ممالک کی یونیورسٹیز نیز برطانیہ کے مختلف ادارہ جات میں ماحولیاتی تبدیلی پر سیر حاصل لیکچرز دیے جن میں ماحولیاتی تبدیلی سے متعلقہ کئی ادارے و تنظیمیں بھی موجود تھیں۔ ان کاوشوں کا زبردست اثر ہوا اور کئی ممالک نے اس چیلنج سے نپٹنے کے لیے مطلوبہ ذرائع فراہم کیے۔

آپ نے Caribbean اور South Pacific کی Small Island States میں باہم تعاون و روابط کو فروغ دینے کے لیے پُرزور کاوشیں کیں۔ جس کے نتیجہ میں گزشتہ سال ماہ اکتوبر میں COP 26 کے دوران طوالو، Antigua اور Barbados میں ایک تنظیم کا قیام عمل میں آیا۔ سر افتخار اب برطانیہ میں Small States APPG کے قیام کے لیے کام کر رہے ہیں۔ رفیوجیز کی بھلائی و بہبودی نیز سلطنت ملکہ معظّمہ برطانیہ کی چھوٹی ریاستوں کی فلاح و ترقی کے لیے آپ کی انسانی خدمات قابل ستائش ہیں۔ اسی طرح دنیا کے مختلف ممالک میں حقوق انسانی کے قیام اور مختلف انسانی خدمات آپ کو ان اعزازات و میڈلز کا حقیقی مستحق بناتی ہیں جن سے آج آپ کو نوازا جا رہا ہے۔

اس تعارف کے بعد جناب Chris Cotton نے سر افتخار احمد ایاز صاحب کے کوٹ پر میڈل کو چسپاں کیا۔ اس موقع پر مرٹن کونسل کے میئر نے بھی اپنے جذبات کا اظہار کیا اور کہا کہ مرٹن کونسل کے ایک فرد کو اس اعزاز کا ملنا مرٹن کونسل کے لیے بھی دلی مسرت کا باعث ہے۔ انہوں نے سر افتخار احمد ایاز صاحب کو اس میڈل کے ملنے پر تہ دل سے مبارکباد دی۔

بعد ازاں مکرم افتخار احمد ایاز صاحب نے بھی مختصراً اس اعزاز کے حاصل ہونے پر اپنے جذبات کا اظہار کیا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے انسانیت کی خدمات کی توفیق بخشی۔ انہوں نے بتایا کہ

بنی نوع انسان کی خدمت جماعت احمدیہ کا ماٹو ہے اور خلافت احمدیہ کی سرکردگی اور راہنمائی میں دنیا بھر میں افرادِ جماعت مختلف میدانوں میں نوع انسانی کی خدمات میں مصروف العمل ہیں۔

اس موقع پر مختلف تصاویر بھی لی گئیں۔ آخر پر مکرم عطاء المجیب صاحب راشد مبلغ انچارج یوکے نے اجتماعی دعا کروائی۔ تقریب کے اختتام پر مرٹن کونسل کے میئر کی طرف سے چائے، کافی اور ریفریشمنٹ کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔

محترم سر افتخار احمد ایاز صاحب کو خالدِ احمدیت حضرت مولانا ابو العطاء صاحب کی دامادی کا شرف بھی حاصل ہے اور آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیر ہدایت مختلف ممالک میں احمدی ریفیوجیز کی بہبود کے سلسلہ میں بھی مفید اور قابلِ تحسین خدمات کی توفیق مل رہی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم سر افتخار احمد ایاز صاحب کے لیے یہ اعزاز مبارک فرمائے اور ملک و ملّت کی نمایاں خدمات کی توفیق سے نوازتا چلا جائے۔ آمین۔

(عطاء المجیب راشد۔ امام مسجد فضل لندن)

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلوی

(از کتاب ”حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلوی“)

حضرت مسیح موعودؑ کے اعلان بیعت کے ساتھ ہی اٰمَنَّا وَ صَدَّ قْنَا کا مثالی نمونہ بننے والے، تاحیات اپنے مسیح کے در غلام بن کے رہ جانے والے اور کہیں چین نہ پانے والے وجودوں میں سے ایک وجود حضرت منشی ظفر احمد صاحب کا ہے جن کو حضرت مسیح موعودؑ سے محبت اور عشق نے یہ مقام عطا فرمادیا کہ ”ہم اور آپ کوئی دو وجود ہیں؟“

خاندان

حضرت منشی ظفر احمد صاحب ریاست کپورتھلہ سے تعلق کی وجہ سے کپورتھلوی کے نام سے مشہور تھے۔ کپورتھلہ آپ کا وطن نہ تھا بلکہ آپ وہاں اپنے چچا حافظ احمد اللہ صاحب کے پاس رہتے تھے جو آپ کو اپنے بیٹے کی طرح پیار کرتے تھے۔ آپ 1280 ھجری میں پیدا ہوئے اور 1360 ھجری میں آپ کی وفات ہوئی۔ ایک روایت کے مطابق آپ نے 78 یا 80 برس کی عمر پائی۔

آپ کا قد چھوٹا، چہرہ باوقار اور بہت خوبصورت، آنکھیں بڑی بڑی اور بہت روشن، پیشانی بہت اونچی، داڑھی چھوٹی چھوٹی اور خوش نما، جسم سڈول اور مضبوط، آواز بہت شیریں تھی۔ قرآن شریف بہت خوش الحانی سے پڑھا کرتے تھے۔ چہرے پر ہمیشہ مسکراہٹ رہتی۔ رفتار میں تیزی تھی، کلام میں روانی تھی اور بہت پاکیزہ زبان بولتے تھے۔ محاورات میں ادب کا خاص خیال رکھتے تھے اور مشکل الفاظ سے اجتناب کرتے تھے۔ یوں بات کرتے کہ دل میں اتر جاتی۔

خاندان میں سب سے پہلے آپ نے اور پھر آپ کے والد مشتاق احمد عرف محمد ابراہیم نے بیعت کی۔ اپنے والد صاحب کی بیماری میں آپ نے ان کی بہت خدمت کی۔ جب ان کی وفات قریب تھی تو انہوں نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ آپ نے ان سے پوچھا کہ آپ کیا مانگ رہے ہیں؟ فرمانے لگے کہ تم نے میری بڑی خدمت کی ہے میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ تمہیں بہت اولاد دے۔ خدا کی شان ہے کہ آپ کے تینوں بھائی بے اولاد رہے مگر آپ کو خدا تعالیٰ نے اس قدر اولاد دی کہ آپ وفات کے وقت آپ کی اولاد بشمول پوتے وغیرہ پچیس ہو چکی تھی۔

آپ حافظِ قرآن تو نہ تھے مگر قرآن شریف خوب یاد تھا اور حافظہ کی مدد سے ہر مضمون کی آیت پڑھ دیتے تھے۔ آپ نے مکتبی تعلیم کے تحت زبان فارسی اور درسی کتب کی تکمیل کی۔ آپ کی ذہانت کے متعلق ایک مشہور واقعہ ہے کہ ایک دفعہ آپ کو کسی مقدمہ کے سلسلہ میں کچہری جانا پڑا۔ وہاں ایک تحریر کسی نے خط طغریٰ میں لکھ کر امتحاناً پیش کی ہوئی تھی۔ سب لوگ اس کو پڑھنے میں ناکام رہے مگر آپ نے اس تحریر کو بالکل صحیح پڑھ دیا۔

ریاست کپورتھلہ میں رہائش کے دوران آپ نے عدالت میں اپیل نویسی اختیار کر لی۔ اس زمانہ میں سرکار کی طرف سے ایک ہی شخص کو اپیل نویسی کا حق ہوتا تھا اس لئے ذریعہ معاش کے طور پر آپ کو معقول آمدنی ہو جاتی تھی۔ حضرت منشی اروڑا صاحب بھی اس عدالت میں نقشہ نویس تھے اور حضرت محمد خان صاحب کا دفتر بھی پاس ہی تھا اور دوسرے احباب بھی اپنے کاروبارِ زندگی سے فراغ ہو کر وہاں آجاتے اور پھر حضرت مسیح موعودؑ کا ذکر ہوتا، آپؑ کی کوئی نظم پڑھی جاتی یا آپؑ کی کتاب پڑھتے۔ غرضیکہ یہ تمام لوگ عشق و محبت کے بندے تھے۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کو شعر و سخن سے بھی دلچسپی تھی۔ لیکن جب حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں باز یاب ہونے کا شرف حاصل ہوا تو شعر گوئی ترک کر دی۔

حضرت شیخ محمد مظہر صاحب حضرت منشی صاحب کے صاحبزادے تھے جن کی پیدائش پر حضرت مسیح موعودؑ نے خود مبارکباد کا خط تحریر فرمایا تھا اور ”محمد احمد“ نام عطا فرمایا اور لمبی عمر کی دعا دی چنانچہ انہوں نے 97 سال کی عمر میں وفات پائی۔ آپ فدائی خادم، ماہر لسانیات، قانون گو، بزرگ اور خدا رسیدہ انسان تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے اس دعویٰ کو کہ عربی زبان ام الالسنہ ہے ثابت کرنے لے لئے ہر ممکن تحقیق فرمائی۔

بیعت

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کا سلسلہ احمدیہ سے بیعت اور حضرت مسیح موعودؑ سے محبت اور تعلق کا باعث کتاب براہین احمدیہ تھی۔ براہینِ احمدیہ کا ایک نسخہ حضورؑ نے حاجی ولی اللہ صاحب کو بھیجا جو کپورتھلہ میں تھے۔ اور آپ کے رشتہ داروں میں سے تھے چنانچہ ان سے لیکر منشی صاحب نے پڑھی اور عش عش کر اٹھے۔

خادم اپنے آقا کی نگاہ میں

حضرت منشی صاحب بہت اچھے انشاء پرداز بھی تھے۔ بہت پاکیزہ خط اور زود نویسی میں خاص ملکہ تھا۔ جب آپ قادیان ہوتے تو حضورؑ کی ڈاک اور جوابات کا لکھنا آپ کے سپرد ہوتا۔ بہت دفعہ حضرت صاحب مضامین و اشتہارات بول کر آپ کو لکھواتے۔ آتھم والا مباحثہ بھی آپ کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے آپ کے متعلق واقعات میں اپنی رسا

طبیعت اور حاضر جوابی کی وجہ سے دقیق الفہم کا لفظ لکھا ہوا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے تقریباً ہر سفر میں آپ ساتھ ہوتے تھے۔

وفات

وفات سے ایک سال قبل آپ نے ایک رویا دیکھی جس میں خود کو حضرت مسیح موعودؑ کے پاس دیکھا اور اس کے بعد سے گویا آپ چلنے کیلئے ہر وقت تیار رہتے۔ چنانچہ آپ تکلیف دہ بیماری کے بعد 20 اگست 1941 کو وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

تابوت قدیان لایا گیا اور قطعہ رفقاء میں تدفین ہوئی۔ اور آپ کی نمازِ جنازہ قادیان میں حضرت مولوی شیر علی صاحب نے پڑھائی۔ حضرت مصلح موعودؓ ڈلہوزی ہونے کی وجہ سے جنازہ نہ پڑھا سکے مگر واپس تشریف لانے پر آپ کی نمازِ جنازہ غائب پڑھائی۔

مسیحِ دوراںؑ سے عشق

حضرت منشی صاحب کے متعلق تو لکھا جا چکا ہے کہ آپ نے وفات سے پہلے جو رویا دیکھی تھی اس میں خود کو حضرت مسیح موعودؑ کی معیت میں دیکھا تھا اور یہ گواہی تھی کہ کس طرح حضرت مسیح موعودؑ کے الفاظ ان کے حق میں پورے ہونے والے ہیں۔

''آئینہ کمالات اسلام'' میں حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے رفقاء کے بارے میں فرمایا کہ یہ تمام خصلت صدق وصفا رکھتے ہیں۔۔۔ اسی فہرست میں نمبر 7 سے 9 تک حضرت منشی اروڑا صاحب، حضرت میاں محمد خان صاحب اور حضرت منشی ظفر احمد صاحب کے اسماء درج ہیں۔

حضرت منشی صاحب کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ ازالہ اوہام میں فرماتے ہیں: ''حبی فی اللہ منشی ظفر احمد صاحب۔ یہ جوان صالح کم گو اور خلوص سے بھرا دقیق فہم آدمی ہے۔ استقامت کے آثار اس میں ظاہر ہیں۔ وفاداری کی علامات اس میں پیدا ہیں۔ ثابت شدہ صداقتوں کو خوب سمجھتا ہے اور ان سے لذت اٹھاتا ہے۔ اللہ اور رسول سے سچی محبت رکھتا ہے۔۔۔''

آپ کی چند روایات

۱۔ حضرت منشی صاحب فرماتے ہیں کہ حضور سے جالندھر کی پہلی ملاقات کے بعد دو ماہ کے قریب گزرنے پر میں قادیان گیا۔ اس کے بعد مہینے ڈیڑھ بعد اکثر جایا کرتا تھا۔ ایک دفعہ چار ماہ بعد گیا تو حضورؑ نے فرمایا کیا کوئی معصیت ہوگئی ہے جو اتنی دیر لگائی۔ میں رونے لگا اس کے بعد جلدی جلدی قادیان جایا کرتا تھا۔

۲۔ ایک مرتبہ حضرت مسیح موعودؑ جالندھر کے مقام پر ٹھہرے ہوئے تھے اور اکثر احباب اس موقعہ پر آ گئے۔۔۔ حضورؑ کا قیام لمبا ہو گیا۔ اور احباب جو رخصت لے کر آئے تھے رخصت ہوتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ صرف منشی صاحب رہ گئے۔۔۔ ایک دن حضرت اقدسؑ نے اس نظارہ کو دیکھ کر انہیں خطاب کر کے فرمایا ''نواں نو دن پرانا سو دن'' حضرت منشی صاحب نے اپنی اس سعادت پر جائز فخر کیا۔

۳۔ آپ گو کہ اپیل نویس تھے مگر دراصل سررشتہ دار کا کام کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں یہی صورت رہی۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ حضورؑ کے پاؤں دبا رہا تھا۔ میں نے عرض کی حضور مجھے اپیل نویس ہی رہنے دینا ہے۔ حضورؑ نے فرمای اس میں آزادی ہے آپ اکثر ہمارے پاس آ جاتے ہیں۔۔۔ پھر وقفہ سے فرمایا منشی اروڑا صاحب کسی اور ملازمت پر چلے جائیں اور آپ ان کی جگہ ملازم ہو جائیں۔ حضور کے وصال کے بعد منشی اروڑا صاحب نائب تحصیلدار ہو گئے اور آپ مستقل طور پر سررشتہ دار۔

۴۔ حضرت منشی صاحب فرماتے ہیں کہ قادیان میں مَیں حضور کی ڈاک کا کام کرتا۔ مَیں خود ہی خطوط کو پڑھتا اور خلاصہ حضور کو سنا دیتا۔ حضور جو جواب لکھواتے وہ لکھ کر بھیج دیتا۔ ایک دن ڈاک میں ایک خط آیا جس پر لکھا ہوا تھا کہ حضور کے سوا اس کو کوئی نہ کھولے۔ میں نے وہ خط حضورؑ کے سامنے رکھ دیا اور حضور کو اس کے بارے میں بتایا۔ حضور نے فرمایا منشی صاحب آپ ہی اس کو پڑھیں ''ہم اور آپ کوئی دو ہیں؟'' اتنا واقعہ بیان کرنے کے بعد منشی صاحب رونے لگے۔ فرمایا! کہاں خدا کا پیارا مسیح اور کہاں یہ گنہگار۔

۵۔ حضرت منشی صاحب اپنے قادیان کے ایک قیام کے دوران اپنی خوش بختی کا ذکر ان الفاظ میں فرماتے ہیں کہ حضور بہت محبت سے پیش آئے۔ خود اندر سے کھانا لا کر کھلایا۔

۶۔ آپ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں قادیان سے رخصت ہونے لگا تو آپ نے فرمایا ٹھہر جائیں۔ آپ دودھ کا گلاس لے آئے اور فرمایا پی لیں۔۔۔ اور پھر نہر تک ہمیں چھوڑنے کے لئے تشریف لائے۔

میں قادیان میں بیت مبارک سے ملحق کمرے میں ٹھہرا کرتا تھا۔ میں ایک دفعہ سحری کھا رہا تھا۔ حضور تشریف لائے دیکھ کر فرمایا: آپ دال سے روٹی کھا رہے ہیں؟ پھر منتظم میرے لئے اور کھانا لایا۔ مگر کھانا کھا چکا تھا اور اذان بھی ہو گئی تھی۔ حضور نے فرمایا اذان جلدی دی گئی ہے اس کا خیال نہ کرو۔

حضور کی معیت کے الفاظ تو کپورتھلہ کے لوگوں کے حق میں ہمیشہ پورے ہوتے رہے اور حضرت منشی ظفر احمد صاحب کی وفات سے قبل کی رویا اس پر گواہ ہے۔

''آپ لوگ اس دنیا اور آخرت میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے میرے ساتھ ہوں گے۔''

حضرت منشی ظفر احمد بہ عین قلب دید
جنت الفردوس اندر سایہ دیوار دوست

(حضرت منشی ظفر احمد نے اپنے دل کی آنکھ سے جنت الفردوس کو اپنے دوست کے سائے میں پا لیا)

صحت اور تندرستی کا راز ہنسی اور خوشی میں منحصر ہے

؎ زندگی زندہ دلی کا نام ہے　　　مردہ دل کیا خاک جیا کرتے ہیں

شہزادہ مبشر - گلاسگو (سکاٹ لینڈ)

اگر قدرت نے انسان کو ہنسی کے لیئے نہ بنایا ہوتا تو دیگر تمام مخلوق کو چھوڑ کر آخر انسان ہی میں یہ خصوصیت کیوں رکھی گئی ہے کہ وہ ہنس سکتا ہے۔ کوئی پرندہ چرندہ یا درندہ قہقہہ نہیں لگا سکتا۔ نہ مسکرا سکتا ہے اور نہ دوسروں کو ہنسا سکتا ہے۔ یہ نعمت خدا نے صرف انسان ہی کو دی ہے۔ ہنسی پر تندرستی اور تندرستی پر زندگی منحصر ہے۔

ڈاکٹر والٹر پیڈون کا قول ہے: ہنسو اور موٹے ہو جاؤ۔ یعنی صحت مند ہو جاؤ۔ ہنسی ایک قسم کی ورزش ہے جس سے پھیپھڑوں کو تقویت پہنچتی ہے اور دل کی سست حرکت کو درست اور صاف کرتی ہے۔ دماغ میں خون کے جانے سے دماغی پٹھوں کو طاقت پہنچتی ہے۔ اور خیالات تیز ہو جاتے ہیں۔ ایک فلاسفر کا قول ہے کہ ”ہنسی زندگی ہے اور سنجیدگی موت“۔ یہ خدا کی خاص مہربانی ہے کہ اپنی مخلوق میں فرشتوں کے بعد صرف انسان ہی کو کھلے دل سے ہنسنے کی نعمت عطاء فرمائی ہے۔ لہٰذا اس عطیہ الٰہی کو قبول نہ کرنا کفران نعمت ہے۔

یہ یاد رہے کہ جب انسان دل سے ہنسی سیکھ جائے تو وہ بزرگوں اور دیوتاؤں کا درجہ حاصل کر لے گا کیوں کہ اس وقت تو بزرگ ہی کھلے دل سے ہنسنے کے عادی ہیں اور انسان اس میں مبتدی تھے۔ وہ ذرا سے مالی نقصان سے یا خلاف طبع واقعہ پر ہنسنا بھول جاتا ہے اگر یہ ہنسنے کا عادی ہو جائے تو پھر جو مصیبت بھی آئے اس میں صبر کرے گا۔

قہقہہ لگا کر ہنسنا نہ صرف صحت بخش بلکہ مصفی خون بھی ہے۔ فاضل ڈاکٹروں کا قول ہے کہ کوئی اعلیٰ سے اعلیٰ دوا خون صاف کرنے میں ایسی اکسیر نہیں جیسا کہ کھلکھلا کر ہنسنا۔ اس سے تمام رنجیدہ باتیں جو طبیعت کو نڈھال کرنے والی ہیں فراموش ہو جاتی ہیں غرض ہنسی سو دواؤں کی ایک دوا ہے۔ جہاں تک ممکن ہو سکے خوش و خرم رہنے کی کوشش کرو۔ اس میں ذرا شک نہیں کہ جو لوگ خوش وخرم رہتے ہیں وہ تندرست ہوتے ہیں زیادہ سوچنے اور ہر وقت فکر میں غلطاں رہنے سے انسان کی صحت تباہ ہو جاتی ہے۔ ہمیشہ خوش رہو۔ ہنس مکھ آدمی ایک کھلے ہوئے پھول کی مانند ہے جسے دیکھ کر سب خوش ہوتے ہیں۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

؎ زندگی زندہ دلی کا نام ہے
مردہ دل کیا خاک جیا کرتے ہیں

اس شعر میں زندگی کا راز پوشیدہ ہے۔ زندہ دلی ہمیں صحت اور تنومند ہی نہیں بناتی بلکہ ہماری زندگی کی مدت کو بھی بڑھاتی ہے۔ دماغوں میں جوش اور دلوں میں اُمنگ پیدا کر کے زندگی کے طوفان

خیزحوادث سے عہدہ برآ ہونے کی استعداد پیدا کرتی ہے۔

زندہ دلی کے بغیر زندگی بے کار ہے بلکہ زندہ دلی سے محروم زندگی کو صرف لغوی حیثیت سے تو زندگی کہہ سکتے ہیں لیکن معنوی اعتبار سے اس کو زندگی کہنا زندگی کی توہین ہے۔ کامیاب زندگی کے لئے زندہ رہنا اور خوشی وخرمی سے زندگی بسر کرنا ضروری ہے لیکن یہ بھی ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ محنت اور جانفشانی انسان کے لیے کامیابی کے دروازے کھولتی ہے اور اس کی زندگی کو مسرت و شادمانی سے معمور کرتی ہے۔ سست اور کام چور آدمی زندگی میں ناکام رہتا ہے اور زندہ دلی اور خوشی وخرمی بھی اس سے کوسوں دور بھاگتی ہے۔ ہمیں زندہ دل بننے کے لئے محنتی اور جفاکش بننے کی ضرورت ہے۔ محنت اور جفاکشی ہمیں کامیابی سے ہمکنار کرے گی اور ہمارے لیے مسرت اور شادمانی کے دروازے کھولے گی لیکن ہمارے سامنے متعدد اشخاص کی ایسی مثالیں ہیں کہ وہ ضرورت زندگی کے لیے کسی چیز کے محتاج نہیں۔ ہر طرح سے فارغ البال ہیں لیکن تاہم زندگی ان کے لیے وبال ہے۔

افسردہ اور ملول رہتے ہیں ان کے چہرے سے کسی وقت بھی مسرت ظاہر نہیں ہوتی۔ دوست احباب میں بیٹھتے ہیں تو متانت اور سنجیدگی کی مجسم تصویر نظر آتے ہیں۔ وہ نہ خود کسی کی ملاقات سے مسرت حاصل کرتے ہیں اور نہ اپنے ملاقاتی کو مسرور کر سکتے ہیں۔ ایسے لوگ درحقیقت بذات خود زندہ دلی سے بھاگتے ہیں اور مردہ دل کو اپنے اوپر مسلط کرتے ہیں۔

زندہ دلی حسن اخلاق میں داخل ہے ہنس مکھ چہرہ زندہ دلی کا آئینہ ہے۔ اگر آپ کسی دوست کے پاس ملاقات کے لیے جاتے ہیں دوست خندہ پیشانی سے آپ کا خیر مقدم کرتا ہے تو اس کے اس تبسم کا اثر آپ کے دل و دماغ پر مقناطیسی اثر سے کم نہ ہوگا۔ فوراً ہی آپ کے دل و دماغ مسرت سے معمور ہو جائیں گے اور تبسم چہرے سے اس خیر مقدم کے شکر گزار ہوں گے۔ اس کے برخلاف اگر دوست سنجیدہ نظر آئیں اور آپ کی آمد سے ان کے چہرے پر مسرت کے آثار نہ ظاہر ہوں تو آپ خواہ کیسے ہی زندہ دل ہوں متین اور سنجیدہ بننے پر مجبور ہو جائیں گے اور دوست کی ملاقات سے کوئی حظ حاصل نہ کریں گے۔

؎ افسردہ دل افسردہ کند انجمنے را

زندہ دلی سے ہم اپنے آپ کو ہی خوش نہیں رکھتے بلکہ دوسروں کی خوشی کا بھی سبب بنتے ہیں یہ اگر ایک حیثیت سے ہماری صحت کا باعث ہے تو دوسرے اعتبار سے ہمارے معاشرتی اور سماجی تعلقات کو خوشگوار بنانے کا موجب ہے۔

زندہ دلی کے اظہار کا ذریعہ ہنسی ہے۔ ہنسی اگر زیر لب ہو تو تبسم کہلاتی ہے اور اگر آواز کے ساتھ ہو تو قہقہہ کے نام سے موسوم کی جاتی ہے اگر ہمیں روکھی پھیکی زندگی پسند ہے اور ہم خدا کی بخشی ہوئی نعمتوں سے بہرہ اندوز ہونا ضروری نہیں سمجھتے تو ہمیں خشک اور زاہدانہ زندگی بسر کرنے کی ضرورت ہے۔ لیکن اگر زندگی کو خوشگوار اور انعام خداوندی سے لذت افروز بنانے کی ضرورت ہے، تو زندہ دل بنیے اور خوب ہنسیے اور خوب بلند بانگ قہقہے لگایئے لیکن وقار کے ساتھ اور آداب محفل کو بھی ملحوظ رکھیئے۔

اگر آپ کو ہنسنے اور قہقہہ لگانے کی عادت ہے تو آپ دوست احباب کی کشش ہی کا موجب نہیں ہوں گے بلکہ اپنی تندرستی کو درست رکھنے کا سبب بنیں گے۔ ہنسنے اور قہقہہ لگانے سے دماغ اور سینے کی ورزش ہو جاتی ہے۔ سینے پر دباؤ پڑ کر بخارات دخانیہ پھیپڑوں سے پورے طور پر خارج ہو جاتی ہے۔ چہرے کی طرف دوران خون بڑھ جاتا ہے جس سے چہرے کی سرخی جھلکنے لگتی ہے۔ دماغ اور اعصاب میں تحریک پیدا ہو کر تھکا ہوا دماغ دوبارہ کام کے لیے مستعد ہو جاتا ہے اور چند منٹ کی ہنسی اور قہقہہ بازی وہ اثرات دکھا جاتی ہے جو بیش قیمت مقوی ومفرح دواؤں سے ناممکن ہے۔

ہنسی اور قہقہہ لگانے سے تندرستی ہی قائم نہیں رہتی بلکہ بعض امراض بھی ختم ہو جاتے ہیں۔ دماغ، اعصاب اور پھیپڑوں کی کمزوری زائل ہو جاتی ہے۔ قوت ہاضمہ کو مدد ملتی ہے۔ کھانا جلد ہضم ہوتا ہے اور بھوک خوب لگتی ہے ایک محقق کا قول ہے کہ:

”جب دل کی کمزوری سے بہت زیادہ ضعف پیدا ہو جاتا ہے تو اس کے ازالہ کے لیے ہنسی نہایت مفید ثابت ہوتی ہے چنانچہ ایک مریض جو ضعف قلب کے باعث بہت ناتواں ہو گیا تھا اس پر قلب دواؤں کی نسبت ہنسی کا اثر نہایت خوشگوار ہوا اس میں یہ ہنسی اول

خوش کن باتوں اورفرحت بخش ماحول سے پیدا کی جاتی تھی۔"
ہنسی سے پھیپھڑوں میں زیادہ مقدار میں ہوا داخل ہوتی اور خارج ہوتی ہے اس سے بھی قلب کے مریضوں میں ہنسی ایک نہایت مفید طریق علاج ہے اس کے علاوہ قہقہے لگانے سے معدہ اورآنتوں میں بھی تحریک پیدا ہوتی ہے جس سے غذا کے ہضم ہونے اور بھوک لگنے میں مدد ملتی ہے۔ایک اور محقق نے زندہ دلی اور ہنسی کی افادیت کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

"اگر زندہ دل رہنے اور قہقہہ لگانے کی افادیت سے عام لوگ واقف ہو جائیں تو موجودہ شفاخانے صحت گاہیں،معالج اور دواخانے بےکارہوکررہ جائیں۔اس پر بس نہیں بلکہ اگرانسان زندہ دلی اور خندہ پیشانی کو اپنا شعار بنالے،مخالفین سے متبسم چہرے کے ساتھ ملاقات کرے تو جنگ اورخونریزی کا بازارسرد پڑ جائے۔

اگر چہ یہ بیان بظاہر مبالغہ آمیز نظر آتا ہے لیکن اس کی حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا خندہ پیشانی سے مخالف کا خیر مقدم کرنا اور زندہ دلی سے پیش آنا ایسے حسن اخلاق کا مظاہرہ ہے جس کے اثر سے فولادی دل نرم پڑ جاتا ہے اور نفرت وحقارت کی بجائے دلوں میں الفت ومحبت کا بیج بویا جاتا ہے۔اس مضمون کے آخر میں ایک دفعہ تاکیداً اور نصیحتاً یہ عرض کروں گا کہ غم اور فکر کو اپنے پاس تک نہ آنے دیں اگر صحت تندرست نہیں تو غم کی کیا ضرورت ہے ایک تو پہلے ہی مرض میں مبتلا ہیں دوسرے غم کا مرض خریدنے سے کیا حاصل ہے؟ مریض کے لیے غم وفکر موت کے گھاٹ اترنے کے برابر ہے اور تندرست آدمی کے لیے غم وفکر کرنا مرض کو دعوت دینا ہے غم کرنے سے دل کمزور ہوتا ہے۔جسم کا خون خشک ہوتا ہے۔ اور انسان میں مرض کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں رہتی۔رنج وغم سے جسم میں ایک قسم کا زہر پیدا ہوتا ہے کھانا اچھی طرح ہضم نہیں ہوتا ۔رنج وغم وفکر کا دل اور پھیپھڑوں پر بھی برا اثر پڑتا ہے۔رنج وغم فکر ددد تردد،غم وغصہ نفسانی امراض میں انسان کی تندرستی کے بدترین دشمن ہیں ان دشمنوں کی مدافعت زندہ دلی اور خوشی وخرمی سے ہوسکتی ہے اس لیے آپ ہمیشہ خوش وخرم رہیں اور کبھی غم وفکر کو اپنے پاس نہ نے دیں اس کے لیے ضبط نفس کی ضرورت ہے۔دوست احباب میں بیٹھ کرغم غلط کیجئے ۔اپنے جذبات پر قابو پانے کی کوشش کیجئے آپ یقیناً زندہ دل بن جائیں گے بلکہ روتوں کو بھی ہنسانے لگیں گے۔دنیا کے تمام مصائب ومشکلات ہر قسم کے غم وفکر سے نجات کے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سربسجود ہوکر دردمندانہ دل سے دعائیں کرنا اور اس کی تائید ونصرت طلب کرنا۔دلوں کے اطمینان اورسکینت کے لیے کثرت کے ساتھ ذکر الٰہی کرنا پنجوقتہ نمازوں کا باقاعدہ التزام کرنا،حقوق اللہ اورحقوق العباد کا پوری طرح خیال رکھنا اورعمل کرنا بھی بہت ضروری ہے۔اس کے بغیر بھی حقیقی سکون،اطمینان،خوشی اور دلی مسرت حاصل نہیں ہوسکتی۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے خاص فضل سے اس کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

صحت کا ہے یہ راز اہم خوش رہا کرو
آپ کو ہے ہماری نصیحت خوش رہا کرو
رہنا بھی خوش جہاد ہے عصر جدید میں
دفنا کے سارے رنج والم خوش رہا کرو

ہر خیر طلب کرنے اور شر سے بچنے کی ایک جامع دعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَئَلَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم وَنعُوْ ذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم .وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ. وَ عَلَیْکَ الْبَلَا غُ. (ترمذی)

ترجمہ:

اے اللہ! ہم تجھ سے وہ تمام خیر و بھلائی مانگتے ہیں جو تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ سے مانگی اور ہم تجھ سے ان باتوں سے پناہ چاہتے ہیں جن سے تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ چاہی۔تُو ہی ہے جس سے مدد طلب کی جاتی ہے۔پس تیرے تک دعا کا پہنچانا لازم ہے۔

ذکر خیر۔ مکرم و محترم خلیل احمد صاحب (مرحوم)

آف جماعت بالہم یو کے۔

(نصیر احمد عابد)

مکرم خلیل احمد صاحب ہمارے حلقہ کے ایک پرانے رہائیشی اور مخلص ممبر تھے۔ آپکی وفات ایک طویل علالت کے بعد ۹۰ سال کی عمر میں مورخہ ۸ نومبر ۲۰۲۱ء بروز سوموار، اپنے گھر میں ہی ہوئی۔ اناللہ وانا علیہ راجعون۔

آپ نہائیت شریف النفس ، دعا گو انسان تھے۔ نماز باجماعت کے پابند تھے، کچھ عرصہ قبل آپ ایک حادثہ میں شدید زخمی ہوگئے اور ٹانگ میں گہری چوٹ آنے کی وجہ سے گھر سے باہر نہ آسکتے تھے لیکن کچھ عرصہ کے بعد خدا کے فضل سے چلنے پھرنے کے قابل ہونے کے بعد پہلے کی طرح لوکل صلواہ سنٹر (بلال سنٹر) میں نماز باجماعت کے لئے آنا شروع ہوگئے۔ چوٹ کے باعث چلنے میں دشواری ہوتی تھی اسلئے چھڑی کے سہارے بہت آہستہ آہستہ چلتے تھے اور اسی چال میں گھر سے آہستہ آہستہ چل کر بس سٹاپ پہ آتے اور بس کے ذریعہ نماز کے لئے سنٹر پہنچتے تھے۔ نماز کے بعد اکثر ان کے ساتھ میری گفتگو ہوتی تو اکثر میرے بیوی بچوں کا حال دریافت کرتے اور جب بھی میں انھیں دعا کے لئے کہتا تو اکثر مجھے کہتے کہ میں نے ایک لسٹ بنائی ہوتی ہے جن کے لئے میں روزانہ دعا کرتا ہوں اور آپکی فیملی بھی اس میں سرفہرست ہے۔ میں ان کا شکریہ ادا کرتا اور مزید دعا کی درخواست کرتا اور وہ ہمیشہ کی طرح مسکراتے ہوئے اپنی چھڑی کے سہارے جوتی پہنتے اور سلام کرکے باہر نکل جاتے۔ میں نے کئی بار انھیں اپنی کار میں گھر چھوڑنے کی دعوت دی لیکن انھوں نے کبھی قبول نہ کیا اور بذریعہ بس اپنے گھر کو روانہ ہوجاتے۔

خاکسار سے پہلے صدر حلقہ بالہم مکرم عطاء القادر طاہر صاحب کو خدا کے فضل سے ایک طویل عرصہ بطور صدر جماعت خدمت کی توفیق ملی۔ وہ بتاتے ہیں کہ حلقہ کا اجلاس عام ،ایک سکول کے ہال میں ہوتا تھا تو مکرم خلیل احمد صاحب ہمیشہ ہر اجلاس میں ضرور شرکت کیا کرتے تھے۔ ان کی طبیعت کو دیکھتے ہوئے میں ان سے کہتا کہ آپ کو چلنے پھرنے میں دقت محسوس ہوتی ہے آپ بے شک نہ آیا کریں، تو وہ ہمیشہ مسکراتے ہوئے جواب دیتے کہ میں یہاں اس لئے آتا ہوں کہ جب میں اس دنیا سے رخصت ہوں تو یہ لوگ میرے جنازے میں شامل ہوں۔

Covid-19 کی وجہ سے نماز جنازہ وغیرہ مساجد کی بجائے قبرستان میں ہی ہوتی تھیں۔ ان کی نماز جنازہ اور تدفین مورڈن کے قبرستان میں ہوئی۔ نماز جنازہ مکرم و محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب (امام مسجد لندن) نے پڑھائی اور تدفین کے بعد آپ ہی نے دعا بھی کروائی۔ جنازہ میں آپ کے عزیز اقارب کے علاوہ جماعت بالہم اور دوسری جماعتوں کے احباب نے شرکت کی اور اپنی دعاؤں سے مرحوم کو لحد میں اتارا۔ اللہ تعالی مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور اپنے پیاروں کا قرب عطا فرمائے۔ آمین

مکرم خلیل احمد صاحب (مرحوم) کی بیوہ مکرمہ بشرہ خلیل صاحبہ آپکے حالات زندگی لکھتی ہیں جو کہ انھی کی زبانی درج ذیل ہیں۔۔۔۔

محترم خلیل احمد صاحب ۱۹۶۷ میں پاکستان سے لندن آئے تھے۔ آپکا تعلق حیدر آباد دکن سے تھا۔ آپکے خاندان کے متعلق ''حیدر آباد دکن کی تاریخ احمدیت'' کے صفحہ ۵۲ پر لکھا ہے، کہ یہ مدینہ کے انصار قوم کے لوگ ہیں۔ ہندوستان میں انکی آمد عربوں کے تجارتی قافلوں کے وقت میں ہوئی اور پھر یہیں سکونت اختیار کرلی۔ ان کے بزرگ ہندوستان کے نومسلموں میں سے نہیں تھے بلکہ ان کے باپ دادا ابتدائی مسلمان ہی تھے اور ان کے تقریباً سارے خاندان کا تجارت کی طرف رحجان عربی نژاد فطرت

کوظاہر کرتا ہے۔

خلیل صاحب کے تایا محترم شیخ حسن صاحب یہ سنتے آئے تھے کہ چودھویں صدی بڑی بابرکت ہوگی کیونکہ اس میں امام مہدیؑ کا ظہور ہوگا۔تو وہ خود بیان کرتے ہیں کہ جب انھوں نے یہ آواز سنی کہ حضرت مرزا غلام احمد نے پنجاب میں مسیح ومہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہے تو میں حضور کی زندگی میں تین مرتبہ قادیان گیا اور حضور کی باتیں سنی تو مجھے یقین ہوگیا کہ وہ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں۔وہ ۱۸۹۹ میں قادیان گئے اور دستی بیعت کی حالانکہ اس سے قبل وہ بذریعہ خط پہلے ہی بیعت کر چکے تھے (حیدرآباد دکن کی تاریخ احمدیت، صفحہ ۵۹)۔پھر ان کے بعد ان کے چھوٹے بھائی سیٹھ محمد خواجہ صاحب نے احمدیت قبول کی جو کہ خلیل صاحب کے والد صاحب تھے اور اب سارا خاندان احمدی ہے۔شیخ حسن صاحب احمدیت جیسی نعمت عظمیٰ کا دوسروں کو گرویدہ بنانے کے لئے ہروقت کوشاں رہتے تھے اور اس جذبہ کے تحت آپ نے اپنے نام اور بہت سے تجارتی کاموں کے ساتھ ''احمدی اور احمدیہ'' کے الفاظ لگا رکھے تھے۔مثلاً ، احمدیہ مدرسہ، احمدیہ دوا خانہ، احمدیہ لائبریری، احمدیہ مسجد، احمدیہ مہمان خانہ اور احمدیہ قبرستان، وغیرہ۔ اس کے علاوہ آپ نے ہزاروں روپے کے قرآن کریم مفت تقسیم کئے۔آپ خود اخراجات برداشت کرکے کثرت سے لوگوں کو قادیان لے جاتے تھے،جس میں غیر احمدیوں کی تعداد زیادہ ہوتی تھی۔

ان نیک کاموں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے غیر احمدی اور کچھ غیر مسلم، حلقہ بگوش احمدیت ہوئے۔ان سب کی ایک لمبی تفصیل ہے جو''حیات حسن'' میں تفصیل سے بیان کی گئی ہے۔اور یہ حقیقت ہے کہ آج حیدرآباد میں جو جماعتیں قائم ہیں وہ سب کی سب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور حسن صاحب کی ذاتی کوششوں کا نتیجہ ہیں۔اور یہ سب کی سب فعال جماعتیں ہیں اور اللہ کے فضل سے آپکی اولاد ونسل اور رشتہ دار احمدیت سے اخلاص رکھتے ہیں اور آپکے نقش قدم پر چلتے ہوئے تمام نیک کاموں کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔علاوہ ازیں سلسلہ احمدیہ کی اشاعت میں ان کے اموال اورنفوس ہر طرح آگے آگے ہیں۔

۱۹۸۴ء میں خلیفہ رابع کے لندن آنے کے بعد، خلیل صاحب کو کافی عرصہ تک ضیافت کے شعبہ میں کام کرنے کی توفیق ملی تاکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کی جا سکے۔

۲۰۱۱ء میں ایک روڈ ایکسیڈنٹ کی وجہ سے ان کی ٹانگوں پر کافی چوٹ لگی تھی جس کے باعث انھیں چھ مہینہ تک ہسپتال میں رہنا پڑا تھا اور بعدازاں ان کو چلنے میں کافی دشواری اور تکلیف ہوتی تھی۔ مگر ہمیشہ نماز باجماعت میں شریک ہونے کی پوری کوشش کرتے تھے۔فرض نمازوں کے علاوہ تہجد کو بھی آخری وقت تک ادا کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ بیماری کی حالت میں ایک صبر اور سکون تھا ،جب بھی کسی نے پوچھا تو کہا ''الحمدللہ'' میری طبیعت ٹھیک ہے مگر مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں، اپنی تکلیف کا کسی سے اظہار نہیں کرتے تھے۔

ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ جھوٹ، بدعملی اور بداخلاقی سے دور رہو، گھر سے بھی باہر جاؤ تو وضو کرکے جاؤ۔ اللہ کرے کہ وہ تمام دعائیں ہم سب کے حق میں پوری ہوں جو آپ ہم سب کے لئے کرتے تھے اور ان کے لئے بھی جو ان سے دعاؤں کی درخواست کرتے تھے۔آپ ایک اچھے شوہر، ایک اچھے باپ اور اچھے دادا جان تھے۔ہم سب کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم خلیل احمد صاحب مرحوم کے درجات ہر لحظہ اور ہر آن بلند سے بلند کرتا چلا جائے۔آمین

اطاعت کی اہمیت و برکات

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

''جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے اپنے ہاتھ کھینچا وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ نہ اس کے پاس کوئی دلیل ہوگی نہ عذر اور جو اس حال میں مرا کہ اس نے امام وقت کی بیعت نہیں کی تھی تو وہ جاہلیت اور گمراہی کی موت مرے گا۔''

(صحیح مسلم کتاب الامارہ باب وجوب ملازمۃ جماعۃ المسلمین حدیث نمبر:۳۴۴۱)

ملکہ برطانیہ الزبتھ دوم کی پلاٹینم جوبلی تقریبات

ملکہ برطانیہ الزبتھ دوم کی تخت نشینی کے ستر (70) سال مکمل ہونے کے موقعہ پر دولت مشترکہ کے ممالک میں مختلف تقریبات پلاٹینم جوبلی کے نام پر بہت جوش وخروش سے منائی گئیں۔حکومت برطانیہ کی جانب سے 2 تا 5 جون 2022ء سرکاری سطح پر ان تقریبات کو منایا گیا اور ملک بھر میں مختلف تقریبات کا انعقاد کیا گیا۔قیادت تبلیغ مجلس انصار اللہ برطانیہ نے بھی اس موقع پر اسلام کی ملک سے محبت اور وفاداری کی تعلیمات کا پرچار کرنے کی غرض سے مختلف تقریبات کا انعقاد کیا۔ قیادت تبلیغ نے تمام ریجن کو ماہ فروری اور مارچ سے ہی ان تقریبات کی اجازت لینے سے لے کر اس کے کامیاب انعقاد کے لیے مکمل رہنمائی مہیا کرنی شروع کر دی۔اللہ تعالیٰ کے خاص فضل وکرم سے درج ذیل تبلیغی مساعی کی توفیق ملی ۔الحمدللہ

شرکت: مجلس انصار اللہ برطانیہ کے متعدد ریجنز نے پلاٹینم جوبلی کے پروگراموں میں براہ راست یا بالواسطہ حصہ لیا۔ ان پروگراموں کے انعقاد کے لیے ریجن نے باقاعدہ اجازت کے لیے اپنی مقامی کونسل کو درخواستیں دیں۔ملک کے 11 ریجنز نے اپنے محلے اور گلیوں میں ان پروگراموں کا انعقاد کیا جبکہ 25 مجالس نے ان تقریبات کو مجالس کی سطح پر منایا۔کچھ تقریبات کا انعقاد جماعتی مساجد میں بھی کیا گیا۔ مجموعی طور پر تقریباً 750 انصار نے ان پروگراموں میں شرکت کی جبکہ مجلس انصار اللہ کو تقریباً 1300 سے زائد غیر مسلم اور غیر از جماعت مہمانوں کی میزبانی کا موقع ملا، جن میں ممبر پارلیمنٹ، مذہبی رہنما، سیاسی اور سماجی شخصیات اور نمائندگان شامل تھے۔ریجنز اور مجالس نے جماعت کی طرف سے منعقدہ پروگراموں میں بھی بھرپور شرکت کی اس طرح 11 ریجنز میں ان تقریبات کو منایا گیا۔الحمدللہ

پلاٹینم جوبلی تقریبات: پلاٹینم جوبلی کی تقریبات کے دوران قرآن کریم، لیفلیٹ اور جماعتی کتب کی نمائش کا انعقاد کیا گیا اور جماعتی بینرز آویزاں کیے گئے۔ان تقریبات میں 350 سے زائد جماعتی لٹریچر تقسیم کرنے کا موقع ملا، جو شرکاء تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچانے کا موجب بنا۔جن میں سب سے اہم کتاب، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب 'تحفہ قیصریہ' ہے جو مہمانوں کو مفت مہیا کی گئی۔ان تقریبات میں معزز مہمانوں اور جماعتی نمائندگان نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔مہمانوں نے جماعتی سرگرمیوں کو بہت سراہا۔شرکاء کی مشروبات اور طعام سے تواضع کی گئی۔

سوشل میڈیا: ریجن اور مجالس نے ان تقریبات کو اپنے ٹویٹر اکاؤنٹ پر شیئر کیا جس کو احمدی احباب کے علاوہ بہت سے غیر مسلم اور غیر از جماعت افراد اور تنظیموں نے اپنے ٹویٹر اکاؤنٹ سے پسند اور شیئر کیا، جو اسلام احمدیت کے پیغام کو

ہزاروں افراد تک پھیلانے کا موجب بنا۔ الحمدللہ

انتظامیہ:

آغاز سے ہی ان تقریبات کی منصوبہ بندی اور تفصیلات صدر مجلس انصاراللہ برطانیہ، ڈاکٹر چوہدری اعجاز الرحمن صاحب کی رہنمائی میں طے کی گئیں۔ قیادت تبلیغ نے لندن کے ریجنز کے لئے مسجد بیت الفتوح میں کھانا تیار کروانے کا انتظام کیا جہاں سے ریجنز کو ان کی تقریبات کے لئے کھانا فراہم کیا گیا۔ اسی طرح بہت سے ریجنز کو ان کی تقریبات کے لئے فرنیچر، بینرز اور دیگر لوازمات فراہم کیے گئے۔ اس سلسلے میں مجلس انصاراللہ برطانیہ کی مجلس عاملہ کے مندرجہ ذیل اراکین کی طرف سے مکمل تعاون اور رہنمائی فراہم کی گئی۔

محترم ظہیر احمد جتوئی صاحب، نائب صدر

محترم شکیل احمد بٹ صاحب، نائب صدر

محترم احمد نصیر الدین صاحب، قائد تبلیغ

محترم مظفر حسین صاحب، ایڈیشنل قائد ایثار

قیادت تبلیغ ٹیم سے مندرجہ ذیل اراکین نے تقریبات کے انتظام کے لئے ریجنز کی منصوبہ بندی اور رہنمائی میں بھرپور مدد فراہم کی:

محترم عمران صدیق یوسف صاحب

محترم بشارت احمد سرویا صاحب

مندرجہ ذیل ریجنل ناظمین اعلیٰ اور ان کے ریجنز نے بھی مختلف انتظامات اور خوراک کی تیاری میں اپنی مکمل معاونت فراہم کی:

محترم ڈاکٹر طیب منصور صاحب، بیت الفتوح ریجن

محترم عصمت اللہ چوہدری صاحب، بشیر ریجن

محترم محمد زکریا چوہدری صاحب، مقامی ریجن

محترم جلال الدین صاحب، نور ریجن

اس پلاٹینم جوبلی کے موقعہ پر برطانیہ کے مختلف علاقوں میں ہونے والی تقریبات کی چند تصاویر۔

رپورٹ تیار کردہ: حارث لطیف ملک، ایڈیشنل قائد تبلیغ

14 اگست پر ہڈرزفیلڈ میں شاندار تقریب

جماعت احمدیہ ہڈرزفیلڈ نارتھ کے صدر جناب یوسف آفتاب صاحب نے آنے والے معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔

تلاوت اور ترجمہ کے بعد مشنری صباحت کریم صاحب نے یوم آزادی پاکستان کے حوالے سے پریزینٹیشن دی۔ جسکے بعد سوال جواب کا ایک مختصر سیشن ہوا۔

اس پروقار تقریب میں شرکت کرنے والے معززین میں لوکل کمیونٹی کے علاوہ ڈپٹی لارڈ لیفٹیننٹ، کونسلرز اور دیگر مذہبی رہنما شامل ہیں۔ مقامی پریس کے نمائندے بھی اس موقع پر موجود تھے۔

اس تقریب کا مقصد قیام پاکستان کے لیے جماعت احمدیہ کے کردار خصوصی طور پر حضرت مصلح موعود کی فراست مندانہ کاوشوں اور استحکام پاکستان کے لیے دی گئی پاکستانی احمدیوں کی قربانیوں کو خراج تحسین پیش کرنا تھا۔

جماعت احمدیہ کی پاکستان کے ساتھ وفاداریوں کی ایک لمبی فہرست ہے۔

بات چوہدری سر ظفر اللہ خان کی بطور پہلے وزیر خارجہ سفارتی کوششوں کی ہو یا جنگی محاذ پر احمدی جنرلز کی فتوحات کی، ڈاکٹر عبدالسلام کی علمی میدان میں پاکستان کے لیے اعزازات سمیٹنے کی یا ایم ایم احمد کی بطور فیڈرل فائننس سیکرٹری خدمات کی، ہر میدان میں احمدی برادری کے افراد پاکستان کے بیٹے ثابت ہوئے ہیں۔

قائداعظم کی پاکستان کے قیام کے لیے کی گئی کوششوں کا مقصد عدل وانصاف اور رواداری کی ضامن ایک فلاحی مملکت کا قیام تھا۔ لیکن کیا ہی افسوس سے لکھنا پڑ رہا ہے کہ قائداعظم کی انتھک مجاہدانہ محنت سے معرض وجود میں آنے والا یہ ملک ایک عرصہ سے دہشت گردی صوبائی تعصب اور فرقہ وارانہ کشیدگی کی وجہ سے اپنا تشخص کھو رہا ہے۔

ماہ آزادی میں ہی چند روز قبل ربوہ میں مذہب کے نام پر معصوم شہری کا بہیمانہ قتل ہوا۔ مذہب کے نام پر یہ احمدیت کی پہلی قربانی نہیں ہے بلکہ اس سے پہلے بھی متعصب جنونی احمدیوں کا خون بہاتے رہے ہیں۔

حقیقی جمہوریت کا کوئی مذہب نہیں ہوتا۔ معاشرے کے ہر طبقے کی بہبود حکومت وقت کی اولین ترجیح ہونی چاہیے اور ارباب اختیار کو اپنے فیصلے ذاتی مفادات کو پس پشت ڈالتے ہوئے وسیع تر ملکی مفاد کو مدنظر رکھ کر کرنے چاہئیں۔

تقریب میں اس بات پر زور دیا گیا کہ مضبوط اور مستحکم پاکستان کے لیے تمام پاکستانیوں کو مذہب، مسلک اور زبان کے فرق سے بالاتر ہو کر مثبت کردار ادا کرنا ہوگا۔

اعلیٰ حکام سے ہماری یہ استدعا ہے کہ پاکستان میں آزادیء رائے کو اور خصوصی طور پر مذہبی رواداری کو یقینی بنائیں تاکہ ملک میں ایک حقیقی جمہوریت کا نفاذ ہو سکے۔

یوم آزادی کے موقع پر صاحبزادہ مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”آج 14 اگست بھی ہے جو پاکستان کا یوم آزادی ہے اس لحاظ سے بھی دعا کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کو حقیقی آزادی نصیب کرے۔ اور خود غرض لیڈروں اور مفاد پرست مذہبی راہنماؤں کے عملوں سے ملک کو محفوظ رکھے۔۔۔اس ملک کی بقا اور سالمیت کی ضمانت انصاف اور ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی میں ہے۔ ظلموں سے بچنے میں اس ملک کی بقاء ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف جھکنے میں ہی اس ملک کی بقاء ہے۔“

پیغام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بابت روک تھام مہم جنگ عظیم

ناردرن آئرلینڈ جماعت

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے ناردرن آئرلینڈ جماعت کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام امن نیز جنگ عظیم سوئم کو روکنے کے اقدامات کے لئے شعور کو اجاگر کرنے کا حضور انور کا پیغام پھیلانے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔

اس مہم کو زیادہ سے زیادہ پھیلانے کے لئے ناردرن آئرلینڈ جماعت نہ صرف عوامی نمائندگان بلکہ عوام الناس تک رسائی حاصل کر رہی ہے۔ یہ رپورٹ مئی اور جون ۲۰۲۲ء میں کئے گئے اقدامات پر مشتمل ہے۔

جنگ عظیم سوئم کو روکنے کی مہم کا آغاز لزبرن ٹاؤن سینٹر میں لیف لیٹس کی تقسیم سے کیا گیا۔ اس موقع پر موجود نمایاں افراد جماعت میں مکرم محترم ڈاکٹر سعید افتخار صاحب صدر ناردرن آئرلینڈ جماعت، مکرم محترم معظم صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ناردرن آئرلینڈ اور مکرم و محترم سعید احمد اباخ صاحب سیکرٹری تبلیغ ناردرن آئرلینڈ جماعت شامل تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام بعنوان "پارلیمینٹیرینز کے نام ایک پیغام" اور ایک کتابچہ، قانون ساز اسمبلی ناردرن آئرلینڈ کے تمام ۹۰ ممبران اور ناردرن آئرلینڈ کے ۱۸ ممبران پارلیمنٹ یوکے، کو ڈاک کے ذریعہ بھجوایا گیا۔

نمایاں سیاسی نمائندگان اور سول سرونٹس میں سے درج ذیل کو ذاتی حیثیت سے ملا گیا:

1.Mr Daniel McCrossan MLA, representative of SDLP and Member of Legislative Northern Ireland from West Tyrone.

2.Mr Robert Scott MBE, Her Majesty's Lord Lieutenant of Tyrone

3.Mr Graham Dodds , Chief Inspector Police Service Northern Ireland

4.Mr Conor Mucugh , Flying Officer Royal Officer Royal Airforce cadets Omagh

5.Mr Mervyn Seffon , Superintendent Police Service Northern Ireland Fermanagh and Omagh district

رائل ایئر فورس کیڈٹ اوماغ نے اپنے آفیشل ٹویٹر اکاؤنٹ پر انہیں قرآن مجید اور احمدی کتب کا تحفہ ملنے پر ڈاکٹر نعمان افتخار کا شکریہ ادا کیا۔

ہم اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اصل روح کے ساتھ حضور انور کا پیغام امن پھیلانے کی توفیق دے نیز اللہ کرے کہ ہر قوم کو امن نصیب ہو۔

ڈاکٹر نعمان افتخار
صدر ناردرن آئرلینڈ جماعت

سالانہ اجتماع نارتھ ویسٹ

احسن احمد، ناظم اعلیٰ انصار اللہ نارتھ ویسٹ

پروگرام کا آغاز مسجد میں باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ ناشتہ اور رجسٹریشن ۱۰ بجے شروع ہوئی۔ سیشن کے آغاز پر مکرم و محترم مولانا محمد احمد خورشید صاحب ریجنل مبلغ نے اپنا پر معارف خطاب بعنوان "خلافت کی اہمیت اور برکات" پر پیش کیا۔

مکرم محترم ڈاکٹر عامر محمود صاحب ریجنل ناظم رشتہ ناطہ نے رشتہ ناطہ پر ایک مختصر پریزنٹیشن پیش کی۔

اعلانات اور دعا کے بعد شاملین سپورٹس ہال چلے گئے جہاں پر فٹ بال اور بیڈمنٹن کے مقابلہ جات ہوئے۔

اسی دوران سی پی آر پر فرسٹ ایڈ ٹریننگ منعقد ہوئی۔

کھیلوں کے بعد دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا۔ باجماعت نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد "ذکر حبیب" پر ایک دلچسپ محفل منعقد کی گئی۔

بعد ازاں علمی و ادبی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ تلاوت، نظم، اردو اور انگلش کی تقاریر، مشاہدہ معائنہ اور حفظ قرآن کے مقابلہ جات مسجد میں ہی منعقد ہوئے۔

مکرم محترم ضیاء الرحمان صاحب نائب صدر نے سہ پہر کے بعد فائنل سیشن کی صدارت کی۔

ترقی اور کامیابی کے راز اور بحرِ علم و حکمت کی باتیں

شہزادہ مبشر ۔ گلاسگو (سکاٹ لینڈ)

بعض لوگوں کے اندر بے پناہ صلاحیتیں ہوتی ہیں مگر وہ شرم وحجاب کی جہ سے بہت سے نااہل لوگوں سے بھی پیچھے رہ جاتے ہیں، اس طرح سے وہ گھاٹے میں رہتے ہیں انسان کو اگر اپنی صلاحیتوں پر بھروسہ ہو تو وہ پہاڑوں کو بھی ہلا سکتا ہے۔

- اعلیٰ صلاحیتیں آپ کے لئے الٰہی عطیہ ہیں۔ خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اس کی دی ہوئی نعمتوں کا برموقع و برمحل مناسب حال اظہار ہونا چاہئے۔
- بیشتر اشخاص اپنی صلاحیت کار اور تخلیقی خیالات کا صرف 1/10 واں حصہ کام میں لاتے ہیں، آپ اپنی پوری طاقت صلاحیت کو بروئے کار لائیے حاصل شدہ نتائج سے آپ حیران رہ جائیں گے۔
- بسا اوقات انسان اپنی تمام تر صلاحیتوں اور قابلیت کے باوجود محض اپنی سستی اور کاہلی کی وجہ سے ناکام ہو جاتا ہے۔ ایسی ناکامیاں زیادہ تر رسوائی کا موجب بنتی ہیں۔
- اپنے جسم کو جس میں دھڑکتا ہوا دل اور بہتا ہوا خون ہے کاہلی کا زنگ نہ لگنے دو۔
- کسی کام کو ادھورا چھوڑ کر دوسرے وقت میں مکمل کر لینے کی امید رکھنا خطرناک غلطی ہے۔
- کامیاب انسان کے لئے کل کا نام نہیں ہوتا جو اس نے کل کرنا ہوتا ہے وہ آج ہی کر چکتا ہے۔
- جو شخص جن خیالات میں محو رہتا ہے وہ ویسا ہی ہو جاتا ہے کبھی اپنے آپ کو کمزور تصور نہ کریں۔ خیال کی طاقت دنیا پر حکمران ہے شخصیت ہمیشہ سوچ کے سانچے میں ڈھلتی ہے۔
- صرف بلند ہمت ہونے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا، ہمت عمل کے سانچے میں ڈھال دیا جائے تو منزل مقصود بے تاب ہو کر خود ہی قریب آجاتی ہے۔
- عظیم انسان بننے کا راز اس شخص پر کھلتا ہے جو اپنے مقصد کا تعین کر کے اس کے حصول کے لئے کمر ہمت باندھ کر میدان عمل میں اتر جاتا ہے اور فنافی المقصد ہو کر کامیابی سے ہمکنار ہوئے بغیر نہیں لیتا۔
- وہ چیز جو کمزور کو طاقت ور اور ادنیٰ کو اعلیٰ بنا دیتی ہے وہ صرف اٹل ارادہ ہے جو ایک بار قائم ہو کر فتح حاصل کرتا ہے یا موت۔
- جب دریا اپنی گزرگاہ خود بناتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ انسان جو اشرف المخلوقات ہے اپنے حالات کی

تصویر خود نہ سنوار سکے۔

- کامیابی کے لئے اپنے عمل کو انتہا تک پہنچانا یعنی انسان ایسا عمل کرے کہ یوں معلوم ہو کہ اس کی صحت بگڑ جائے گی ہڈیاں گل جائیں گی اور اس کا جسم تباہ ہو جائے گا جب انسان اس رنگ میں کام کرتا ہے تب اسے کامیابی ہوتی ہے اس کے بغیر اس کا اپنی کامیابی کے متعلق امید رکھنا اس کی اپنی غلطی ہے (تفسیر کبیر)
- انسان پر لازم ہے کہ وہ اپنے نفس پر شفقت نہ کرے بلکہ خدا اس پر شفقت کرے۔ انسان کی اپنے نفس پر شفقت اس کے لئے جہنم ہے اور خدا کی شفقت اس کے لئے جنت۔
- آپ کا وقت آپ کی زندگی ہے اور زندگی بہت محدود ہوتی ہے جب تک آپ کسی کام پر پوری توجہ نہیں دیں گے آپ کی قوت کا صحیح استعمال نہیں ہوگا۔
- زندگی کا مدعا خوشی یا غم نہیں ہے بلکہ یہ ہے کہ انسان ہمیشہ سرگرم عمل رہے تا کہ اس کا مستقبل خوب سے خوب تر ہوتا چلا جائے۔ زندگی خود ایک دولت ہے، بے قانع زندگی سب سے بڑی دولت ہے، اس دولت کو سیم وزر کی تلاش میں ضائع نہیں کرنا چاہئے۔

نور کے چشمے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

میں صرف اسلام کو سچا مذہب سمجھتا ہوں اور دوسرے مذاہب کو باطل اور سراسر دروغ کا پتلا خیال کرتا ہوں اور میں دیکھتا ہوں کہ اسلام کے ماننے سے نور کے چشمے میرے اندر بہہ رہے ہیں اور محض محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وجہ سے وہ اعلیٰ مرتبہ مکالمہ الٰہیہ اور اجابت دعاؤں کا مجھے حاصل ہوا ہے کہ جو بجز سچے نبی کے پیرو کے اور کسی کو حاصل نہیں ہو سکے گا............ اور مجھے دکھلایا اور بتلایا گیا اور سمجھایا گیا ہے کہ دنیا میں فقط اسلام ہی حق ہے اور میرے پر ظاہر کیا گیا کہ یہ سب کچھ بہ برکت پیروی حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تجھ کو ملا ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 275-276)

تیسرا سالانہ اجتماع سلاؤ

تعارف

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے مجلس انصاراللہ سلاؤ کو مسجد بیت الامن میں سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق دی۔اس طرح دو سال کے بعد اکٹھا ہونے کی توفیق ملی جس میں شاملین کو خطابات سننے،کھیلیں کھیلنے اور علمی مقابلہ جات کرنے اور مزید ارکھانا کھانے میں حصہ لیا۔اس اجتماع میں ۶۱ کی تجنید (۱۵۲ یکٹو ممبر) میں سے ۳۴ ممبران شامل ہوئے اور یہ تقریب ۸ گھنٹے تک جاری رہی۔

نماز تہجد اور نماز فجر

یوم اجتماع کا آغاز انفرادی نماز تہجد سے ہوا جس کے لئے تمام ممبران کو ایک رات قبل یاد کروایا گیا۔تقریباً ۱۷ ممبران نے نماز تہجد کا اہتمام کیا۔اسی طرح ممبران نے مسجد میں باجماعت نماز فجر کا اہتمام کیا۔

رجسٹریشن و پہلا سیشن

رجسٹریشن کا آغاز صبح ۱۰:۳۰ بجے ہوا نیز ممبران کو اپنا تجنید ڈیٹا اپ ڈیٹ کرنے کا موقع فراہم کیا گیا۔

مکرم محترم ناظم صاحب اعلیٰ نے افتتاحی سیشن کی صدارت کی۔سیشن کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور ترجمہ اردو،انگلش کے ساتھ ہوا۔عہد دہرائے جانے کے بعد نظم اور حدیث پیش کی گئی۔اپنے افتتاحی خطاب میں مکرم ناظم صاحب اعلیٰ نے اللہ تعالیٰ کے وجود کو سمجھنے کی اہمیت،پوری توجہ سے نماز ادا کرنے،تلاوت قرآن کریم مع ترجمہ نیز اسلام احمدیت کی خاطر اپنے مال و نفوس اور وقت کو قربان کرنے کی طرف توجہ دلائی۔سیشن کا اختتام دعا پر ہوا۔

سپورٹس سیشن

بارش کے باعث کھیلوں کو انڈور گیمز تک محدود کر دیا گیا جس میں ٹیبل ٹینس،آئس ہائی (بورڈ گیم)، بال اور گلاس شامل تھیں۔تمام ممبران نے سب کھیلوں میں بھر پور شرکت کی۔بعد ازاں شاملین کی پھل (کیلے،سیب)،پانی اور چائے سے تواضع کی گئی۔

تقریبات پلاٹینم جوبلی ہارٹلے پول

از: مولانا طاہر سلبی

ناصر مسجد نے گارڈن پارٹی کے ساتھ مورخہ ۵ جون ۲۰۲۲ء بروز اتوار ملکہ کی پلاٹینم جوبلی منائی۔ ان تقریبات کا آغاز سینٹ ایڈن چرچ اور منسلکہ سنٹر میں فوڈ بنک کے لئے خصوصی کھانے کے ساتھ ہوا۔ مسجد کی طرف سے ہر ہفتے کھانا مہیا کیا گیا اور اندازاً ۱۱۰۰ کھانے کے ڈبے تیار کئے۔ ملکہ کی جوبلی کے لئے ہر کھانے کے ڈبے میں ایک چکن پیس، چاول، میٹھے چاول شامل تھے اور ہر کھانے کے ڈبے پر ملکہ کو مبارکباد پیش کرنے کے اسٹیکر چسپاں کئے گئے۔

اتوار کی صبح کچھ احمدی نوجوانوں نے مسجد کے ارد گرد گلیوں کی صفائی کا اہتمام کیا۔ یہ ڈائنک ہاؤس اسٹریٹ کلین کا ایک حصہ تھا۔ دوپہر کو ۱۰۰ سے زائد ممبران جماعت کے ساتھ گارڈن پارٹی اور ۴۰ سے زائد دوست اور ہمسائے اس مہم میں شامل ہوئے اور انگلش اور ایشین فوڈ کے مزے لئے اسی طرح بچوں کے لئے گیمز، اندرون مسجد کا دورہ اگر کوئی چاہتا۔ خوش قسمتی سے بارش ہو گئی اور ہر ایک اس سے لطف اندوز ہوا، سب نے کھانا پسند کیا اور میزبانی کو سراہا۔

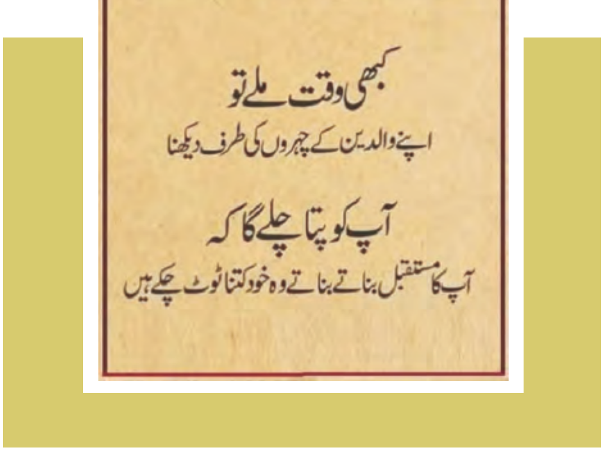

نماز و کھانا

مسجد میں با جماعت نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں۔
بعد ازاں، تمام ممبران کو دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا جس میں بکرے کا قورمہ، نان، مشروبات اور زردہ تھے۔
اجتماع کے موقع پر دو ممبران کی ایک ٹیم نے کھانا تیار کیا جسے شاملین اجتماع نے بہت زیادہ پسند کیا۔

علمی و ادبی پروگرام

علمی و ادبی مقابلہ جات میں تلاوت، نظم اور تقاریر شامل تھیں۔ مقابلہ جات میں حصہ لینے والوں کو پہلے سے اطلاع دے دی گئی تھی تا کہ وہ بھرپور تیاری کے ساتھ مقابلہ جات میں شریک ہوں۔

اختتامی سیشن

مکرم محترم شیخ رفیق طاہر صاحب نے اختتامی سیشن کی صدارت کی۔ انعام حاصل کرنے والوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب انعام میں دی گئیں تا کہ ممبران کے اندر مطالعہ کی عادت کی حوصلہ افزائی کی جا سکے۔
مکرم محترم شیخ رفیق طاہر صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں ہمیں خلیفہ وقت کے ساتھ مضبوطی سے جڑے رہنے کی اہمیت سے آگاہ کیا نیز خلافت احمدیہ کے حق میں ظہور ہونے والے نشانات پر بھی روشنی ڈالی۔
اجتماع کا اختتام شام ۶ بجے مکرم محترم صدر صاحب مجلس کی اختتامی دعا کے ساتھ ہوا۔

گلدستہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک تاکیدی ارشاد

''نمازوں کے اوقات میں جیسا کہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے پوری توجہ نمازوں کی طرف رکھو۔تمہارے کام یا تمہارے دوسرے عذر تمہیں نمازیں پڑھنے سے نہ روکیں۔کام کی خاطر نماز کو نہ چھوڑو بلکہ نماز کی خاطر کام کو چھوڑو۔ورنہ یہ بھی ایک مخفی شرک ہے۔''

(خطبہ جمعہ 29اپریل2005)

نیکیوں کی ماں

نیکیوں کی ماں اخلاق ہی ہے۔خیر کا پہلا درجہ جہاں سے انسان قوت پاتا ہے اخلاق ہے۔دو لفظ ہیں ایک خَلق اور دوسرا خُلق۔خَلق ظاہری پیدائش کا نام ہے اور خُلق باطنی پیدائش کا۔جیسے ظاہر میں کوئی خوبصورت ہوتا ہے اور کوئی بہت ہی بدصورت۔اسی طرح پر کوئی اندورنی پیدائش میں نہایت حسین اور دلربا ہوتا ہے اور کوئی اندر سے مجذوم اور مبروص کی طرح مکروہ۔لیکن ظاہری صورت چونکہ نظر آتی ہے اس لئے ہر شخص دیکھتے ہی پہچان لیتا ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے اور نہیں چاہتا کہ بدصورت اور بدوضع ہو۔مگر چونکہ اس کو دیکھتا ہے اس لئے اس کو پسند کرتا ہے اور خُلق کو چونکہ دیکھا نہیں اس لئے اس کی خوبی سے ناآشنا ہو کر اس کو نہیں چاہتا۔ایک اندھے کے لئے خوبصورتی اور بدصورتی دونوں ایک ہی ہیں اسی طرح پر وہ انسان جس کی نظر اندرونہ تک نہیں پہنچتی اس اندھے ہی کی مانند ہے۔

غرض اخلاق خوبصورتی ایک ایسی خوبصورتی ہے جس کو حقیقی خوبصورتی کہنا چاہئے۔ بہت تھوڑے ہیں جو اس کو پہچانتے ہیں۔اخلاق نیکیوں کی کلید ہیں۔جیسے باغ کے دروازے پر قفل ہو تو دور سے پھل پھول نظر آتے ہیں مگر اندر نہیں جا سکتے لیکن اگر قفل کھول دیا جاوے تو اندر جا کر پوری حقیقت معلوم ہوتی ہے۔اور دل و دماغ میں ایک سرور اور تازگی آتی ہے۔اخلاق کا حاصل کرنا گویا اس قفل کو کھول کر اندر داخل ہونا ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۴۵۳)

نئی سوچ اور نئی ایجاد کی مخالفت

ہومیوپیتھی طریقۂ علاج کا موجد ہانیمن 1755 میں پیدا ہوا، اسے زبانیں سیکھنے کا اسقدر شوق تھا کہ 12 سال کی عمر میں نہ صرف 8 زبانوں پر عبور حاصل کرلیا بلکہ یونانی زبان پڑھانی شروع کردی۔ جرمنی کے شہر لائپسگ سے میڈیکل کی تعلیم حاصل کی۔ 1779 میں میڈکل ڈاکٹر بن کر ڈریسڈن شہر میں پریکٹس شروع کی۔ ہانیمن غریب مریضوں سے بہت احسان کا سلوک روا رکھتا تھا اسلئے آمد زیادہ نہ تھی۔ چنانچہ اسنے میڈیکل کی پریکٹس کے ساتھ زبانوں کے ترجمے کا کام بھی جاری رکھا۔ میڈیکل ڈاکٹر بننے کے 11 سال بعد ہومیوپیتھی طریقۂ علاج دریافت کیا۔

6 سال تک خود پر اور قریبی عزیزوں کے اوپر تجربے کئے۔ 1796 میں پہلی بار طبی رسالوں میں اپنے ہومیوپیتھی فلسفہ سے دنیا کو آگاہ کیا تو اُس وقت کے روایتی معالجین نے اس کی سخت مخالفت کی (ملّائیت زدہ تنگ نظر ذہنیت صرف مذہب تک ہی محدود نہیں، یہ ایک مائنڈ سیٹ ہے جو اپنی تنگ نظری کے زہریلے ڈنگ سے ہر معاشرے کو مبتلائے اذیت کرتا چلا آرہا ہے) چنانچہ مخالفین کے شدید دباؤ پر حکومت نے اس طریقۂ علاج کو غیر قانونی قرار دیکر اس کے خلاف قانونی چارہ جوئی کا فیصلہ کیا۔ چونکہ ہومیوپیتھی آسٹریا میں بھی Ban کی جا چکی تھی اس لئے ہانیمن کو آسٹریا کے شہزادہ کا علاج لائپسگ بلا کر کرنا پڑا۔ پرنس کو اس علاج سے اتنا فائدہ ہوا کہ اس نے بادشاہ سے کہا کہ اس پابندی کو فوراً ختم کیا جائے۔ ٹھیک ہوجانے کے بعد شہزادہ فوراً شراب نوشی اور عیاشی میں مبتلا ہوکر بیمار پڑ گیا۔ ایلوپیتھک علاج شروع کیا مگر جلد ہی فوت ہوگیا۔ اس کا الزام حکومت نے ہانیمن کے سر تھوپ دیا۔ چنانچہ جگہ جگہ اس کی کتابیں نذرِ آتش کی جانے لگیں۔ ہانیمن کو ملک چھوڑ کر ایک اور ریاست ڈیوک آف کوتھن میں پناہ لینی پڑی۔ اس عرصے میں اس نے مزمن بیماریوں پر گہرا تحقیقی کام کیا۔ پہلی بیوی کی وفات کے بعد 1835 میں ایک فرنچ عورت سے شادی کرکے فرانس آگیا اور 1843 میں اپنی وفات تک فرانس میں رہ کر ہومیوپیتھی کی پریکٹس کی۔

(ماخوذ از ''ہومیوپیتھی علاج بالمثل'')

احمدیوں نے ہمیشہ ملک کے لئے قربانیاں دیں

شعبہ اقتصادیات و معاشیات کسی بھی ملک کے انفراسٹرکچر کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے اور کسی بھی ملک اور قوم کی ترقی مضبوط اقتصادیات کے بغیر ممکن نہیں۔ پاکستان کو سن ساٹھ کی دہائی میں ایک نہایت ہی قابل، محنتی اور کامیاب ماہرِ اقتصادیات جناب ایم ایم احمد کی شخصیت میں ملا۔ آپ صدر ایوب کے دور میں ڈپٹی چیئر مین پلاننگ کمیشن مقرر ہوئے جبکہ کمیشن کے چیئر مین صدر ایوب خان خود تھے۔ صدر یحیٰی خان کے زمانے میں وہ صدر پاکستان کے اقتصادی مشیر مقرر ہوئے۔ زاہد ملک کو ہفت روزہ حرمت کیلئے انٹرویو دیتے ہوئے آپ نے کہا:

''فیلڈ مارشل ایوب خان مجھے کہنے لگے کہ اگر کوئی شخص چیخ چیخ کر سو دفعہ کہے کہ یہ جو احمدی ہیں یہ ملک کے خلاف ہیں تو میں اس پر ایک سیکنڈ کے لیے بھی یقین نہیں کروں گا۔ 1965 کی جنگ کے دوران میں نے ایک بہت ہی خطرناک مشن پر بھیجنے کے لئے دس آدمیوں کو بلایا اور کہا کہ جس مشن پر آپ کو بھیجا جا رہا ہے وہ اتنا خطرناک ہے کہ اس میں زندہ بچ کر واپس آنے کا امکان صرف دس

فیصد ہے۔ جبکہ نوے فیصد امکان یہی ہے کہ وہ واپس نہیں آئیں گے۔ تو پہلا آدمی جس نے اثبات میں فوراً ہاتھ اٹھایا وہ احمدی تھا۔"

س: کون صاحب تھے وہ؟

ج: منیب نام تھا اس شخص کا۔ وہ پائلٹ تھا، تو ایوب خان کہنے لگے کہ ایسی صورتِ حال میں میں کیسے یقین کرلوں کہ احمدی ملک کے دشمن ہیں۔ اسی 1965 کی جنگ میں بہت سے احمدیوں نے اپنی جانیں دیں۔ الزامات کا کیا ہے وہ تو لوگ لگاتے ہی رہتے ہیں۔ کبھی کسی کا ایجنٹ بنا دیتے ہیں کبھی کسی کا۔ لیکن احمدیوں نے ہمیشہ ملک کے لئے قربانیاں دیں۔

(ماخوذ از"حاصل شام وسحر"مصنف محمد نصر اللہ راجا۔ مرسلہ: اطہر اقبال)

ہرن کا بچہ

ایک دفعہ جنگل سے گزرتے ہوئے سیّد عزیز اللہ شاہ صاحب نے ایک ہرن کا دودھ پیتا بچہ دیکھا جو اپنی ماں سے بچھڑ گیا تھا اور بھوکا تھا۔ آپ نے سامان میں سے دودھ نکال کر رومال بھگویا اور وہیں بیٹھ کر اسے اس طریق پر دودھ پلانے لگے۔ مغرب کا وقت ہوگیا، عملے میں سے کسی نے کہا کہ گھر کی مسافت بہت ہے، جنگلی راستے سے گھوڑے بمشکل چلیں گے، اس بچے کو یا تو ساتھ لے چلیں یا چھوڑ دیں۔ انہوں نے کہا ایسا ظلم میں نہیں کروں گا۔ سیر ہوکر یہ دودھ پی لے تو اطمینان ہو اور بہت ممکن ہے کہ اس کی ماں اسے تلاش کرتی ہوئی ادھر آنکلے۔ میں اللہ تعالیٰ کی اس مخلوق کے لئے دعا کر رہا ہوں۔ ابھی پندرہ بیس منٹ نہ گزرے ہوں گے کہ ہرنی چوکڑی بھرتی ہوئی ادھر آئی اور دُور دُور سے اپنے بچے کے گرد چکر کاٹنے لگی۔ سیّد عزیز اللہ شاہ صاحب نے الحمد للہ پڑھا، اسے چھوڑ دیا اور روانہ ہوگئے۔

دیر سے گھر پہنچنے پر اہلیہ کے پوچھنے پر کہا کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر کسقدر مہربان ہے کہ اس نے اس ننھے جانور کی بھوک کی تسکین کے لئے مجھے ذریعہ بنایا اور بچوں کو نصیحت کی کہ ایسے جانوروں پر کبھی ظلم نہیں کرنا چاہئے اور ان کو کھیل کا ذریعہ نہیں بنانا چاہئے۔ یہ بے زبان مخلوق بھی فریاد کرتی ہے۔ ان بے زبانوں سے دعائیں لیا کرو۔ ان سے پیار کرو، انہیں دانہ پانی کھلاؤ۔

(سیرت حضرت اُمِّ طاہر صفحہ 56 - مرسلہ: وسیم احمد چوہدری)

پنکھوں کے انسانیت پہ احسانات

(ایک بہترین مزاحیہ تحریر)

گھروں میں زبان کے بعد جو چیز سب سے زیادہ چلتی ہے وہ ہے پنکھا --- پنکھوں کے آباؤاجداد کو ایک زمانے میں ہاتھوں ہاتھ لیا جاتا تھا۔ اِسے رنگ برنگے گوٹے کناریوں سے سجایا جاتا تھا۔ اسے جھلنے کے لئے ملازم رکھے جاتے تھے۔ کسی کو عزت دینی ہو تو اسے گاؤ تکیہ دے کر پنکھا جھلا جاتا تھا اور بے عزت کرنا ہو تو پنکھے کی ڈنڈی سے مرمت کی جاتی تھی۔ وقت گذرا پنکھوں کے "پَر" نکل آئے۔

اب پنکھے ہاتھوں سے نکل کر سر پر سوار ہو چکے۔ بعض "پہلو" سے بھی لگے ہوتے ہیں۔ پنکھا پَر رکھتے ہوئے بھی خود اُڑ نہیں پاتا مگر "ہلکے اجسام" کو اُڑا دیتا ہے۔ پنکھا چلے تو بل آتا ہے اور نہ چلے تو پسینہ آتا ہے۔ پنکھا نیا ہو تو ہوا دیتا ہے اور پرانا ہو جائے تو آواز۔ زمانے کی ہوا لگ جائے تو بندہ خراب ہو جاتا ہے اور پنکھے کی ہوا ضرورت

سے زیادہ لگ جائے تو بیمار۔ حضرتِ انسان کی طرح پنکھوں نے بھی بہت سے بہروپ بدلے ہیں --- پنکھا، شوہر اور بیوی --- سوتے جاگتے ساتھ رہتے ہیں، مگر پنکھا ہمیشہ سب کو اپنے نیچے یا پہلو میں رکھتا ہے اوپر آنے نہیں دیتا ہے --- پنکھا صحبت کا بہت اثر لیتا ہے۔ ہیٹر کے ساتھ لگا ہو تو گرم ہوا پھینکنے لگتا ہے۔ پنکھے کی مرغوب غذا بجلی ہے مگر کبھی کبھی بیٹری بھی کھا لیتا ہے۔ گنجے اور ٹوپی والے پنکھے کو "سیکولر" سمجھتے ہیں اور اس سے ہمیشہ فاصلہ رکھتے ہیں --- زلف دراز ہو تو پنکھے کی ہوا خوشبو دینے لگتی ہے۔ کیسی عجیب بات ہے کہ پنکھے کو انگریزی میں فین کہتے ہیں --- اور فین کو اردو میں پرستار --- آدمی مشہور ہی تب ہوتا ہے جب وہ اپنے "فینز" پیدا کر لے۔ یہ پیدائش خاندانی منصوبہ بندی کو متاثر نہیں کرتی۔ عام آدمی پنکھوں کے ساتھ لٹکا ہوتا ہے اور خاص آدمی کو اس کے فین اٹھائے پھرتے ہیں۔ پنکھوں کی 'مونوپلی' کو ائیر کنڈیشنر نے ختم کیا۔ یہ سیرت میں پنکھوں سے بھی زیادہ ٹھنڈا ہے مگر پنکھا پھر بھی اس سے نہیں جلتا کیونکہ اس کے پر نہیں جلتے۔ سچ تو یہی ہے پنکھے گرمی کو مارتے ہیں۔ اگر پنکھے نہ ہوتے تو ہم سب آدھے پکے ہوتے اور ٹھنڈی ہوا کے لئے کھلے آسمان کو تک رہے ہوتے۔ اے پنکھے تیرا شکریہ، تو نہ ہوتا تو ہماری ہوا خراب ہوتی۔

(مرسلہ: نعیم رضا)

قرآن شریف پڑھنے کا طریق

"بعض مسلمان بزرگ باوجود اس کے کہ ان کو قرآن شریف حفظ ہوتا تھا وہ قرآن شریف کو کھول کر اسے آنکھوں سے دیکھتے تھے، زبان سے پڑھتے تھے اور ساتھ ساتھ انگلی چلاتے جاتے تھے۔ کسی ایسے ہی بزرگ سے جب کسی نے پوچھا کہ یہ کیا حرکت ہے؟ جب آپ کو قرآن شریف حفظ ہے تو پھر قرآن شریف دیکھ کر کیوں پڑھتے ہیں اور اگر قرآن شریف دیکھ کر پڑھتے ہی ہیں تو ساتھ ساتھ منہ سے کیوں دُہراتے جاتے ہیں اور پھر اس کے ساتھ انگلی ہلاتے جانے کی کیا ضرورت ہے؟ انہوں نے جواباً کہا کہ میاں خدا تعالیٰ کے سامنے ہر چیز کا جائزہ ہوگا۔ اگر میں نے حافظہ کے ذریعہ پڑھا تو صرف دماغ عبادت گزار ہوگا، جب خدا تعالیٰ نے مجھے آنکھیں دی ہیں تو یہ عبادت گزار کیوں نہ ہوں اور زبان دی ہے تو وہ عبادت گزار کیوں نہ ہو اس لئے قرآن شریف دیکھ کر پڑھتا ہوں اور زبان سے دہراتا جاتا ہوں اور ساتھ ساتھ انگلی بھی رکھتا چلا جاتا ہوں تا کہ انگلی بھی عبادت گزار ہو جائے۔ تو جتنی حسیں زیادہ کام کرتی چلی جاتی ہیں ثواب بھی بڑھتا چلا جاتا ہے۔"

(تحریر حضرت مصلحِ موعودؓ، از انوار العلوم جلد 18 صفحہ 136)

منہ مانگا نشان مِل گیا

"قادیان میں جن دنوں آریہ سماج نے پہلا جلسہ کیا تو اس وقت میرے ایک دوست دیودت نے کہا کہ اگر آپ قادیان چلیں تو میں بھی آپ کے ساتھ وہاں جاؤنگا۔ چنانچہ میں تیار ہو گیا اور ہم دونوں قادیان پہنچے .... اس جلسہ میں ایک آریہ لیکچرار لکھنؤ کی طرف سے آیا ہوا تھا۔ وہ جب لیکچر دینے کے لئے کھڑا ہوا تو اسلام پر اس نے بہت گندے اعتراضات کرنے شروع کئے اور متکبرانہ لہجہ میں کہا کہ اگر مرزا صاحب میں کوئی طاقت ہے تو میں جو اس زور شور سے بول رہا ہوں وہ میری زبان بند کر دیں۔ چنانچہ چند ہی منٹ

گزرے تھے کہ اس کے دل پر خوف ساطاری ہوااور وہ خاموش ہو گیا۔اس پر آریہ لوگ اسے وہاں سے باہر لے گئے اس کے بعد اسکی حالت یہاں تک خراب ہوگئی کہ علاج کے لئے بٹالہ لیجانا پڑا۔میرا ہندو دوست بھی اس کے ساتھ بٹالہ آ گیا میں نے جب آریہ سماج سے اس کے متعلق دریافت کیااور مجھے معلوم ہوا کہ وہ بٹالہ آ گیا ہے تو میں بھی بٹالہ پہنچا۔جب آریہ سماج سے جا کر اس کے متعلق دریافت کیااور اسکی جگہ پر جا کر اس کو ملاتو معلوم ہوا کہ آریہ پنڈت کی حالت بہت خراب ہے۔میرے دوست نے مجھے کہا کہ چونکہ حالت اچھی نہیں ہے اور آریہ لوگوں میں ایک جوش ہے اس لئے آپ کا یہاں پر ٹھہرنا مناسب نہیں ہے......''

(روایت حضرت میاں عبدالرشید صاحبؓ رجسٹر روایات نمبر ۱۱، صفحہ ۳۰ تا ۳۶)

''زندہ نبی وہی ہوسکتا ہے جس کے برکات اور فیوض ہمیشہ کیلئے جاری ہوں''

(حضرت مسیح موعودؑ، ملفوظات جلد ۴، صفحہ ۶۲۹)

قرآن کریم کو بار بار پڑھو

Read the Holy Qur'an Regularly

''تم قرآن کریم کو بار بار پڑھو اور اسے سمجھنے اور پھیلانے کی کوشش کرو یہاں تک کہ جب تم بولو تو تمہاری زبانوں سے قرآن کریم جاری ہو۔اور جب تم لکھو تو تمہاری قلموں سے قرآن کریم جاری ہو۔اور تمہارے خیالات اور تمہارے جذبات اور تمہاری خواہشات، سب کی سب قرآن کریم کی تابع ہوں۔جب تک تمہاری زبانوں سے قرآن کریم نہیں بولے گا اور جب تک تمہاری قلموں سے قرآن کریم نہیں نکلے گا اس وقت تک دنیا تمہارے ذریعے سے ہدایت نہیں پاسکتی''۔(تفسیر کبیر، جلد ششم، صفحہ 430)

14 اگست کی مناسبت سے

(رشید قیصرانی)

تری طلب، تری خوشبو، ترا نمو بولے
مرے وطن مری رگ رگ میں صرف تُو بولے
نَفَس نَفَس تُو مرے سانس کی گواہی دے
ترے بدن میں مرا دِل، مرا لہو بولے
صدا کی لہریں ہم اک دوسرے کے گرد بُنیں
میں قریہ قریہ پکاروں، تُو کُو بکُو بولے
میں حرف حرف سجاؤں صحیفۂ دِل پر
تُو برگ برگ سرِ شاخِ آرزو بولے
وہ دِن بھی آئے کہ لکھوں میں شش جہت ترا نام
ترا علَم، تری سج دھج بھی چار سُو بولے
وہ دن بھی آئے کہ مہکے ترا گلاب شباب
چمن چمن ترا اندازِ رنگ و بُو بولے
وہ دن بھی آئے کہ لکھا ترا امَر ٹھہرے
جو تُو کہے وہی دنیا بھی ہُو بہو بولے
نشانِ حُرمت و تقدیسِ حرف جب تجھ سے
کوئی بھی بولنا چاہے تو با وضو بولے
مرے وطن سرِ مینارِ نُور تا بہ ابد
تُو چاند بن کے اندھیروں کے رُو برو بولے
خموش کیوں ہے یہ مسکن قلندروں کا رشید
کوئی تو وجد میں آئے، کوئی تو ہُو بولے

بچوں کی دنیا

پیارے اللہ کی پیاری باتیں

ترجمہ: اور چاہئے کہ تم میں سے ایک جماعت ہو۔ وہ بھلائی کی طرف بلاتے رہیں اور اچھی باتوں کی تعلیم دیں اور بری باتوں سے روکیں۔

(آلِ عمران: ۱۰۵)

پیارے رسول اللہ ﷺ کی پیاری باتیں

حضرت تمیم داریؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ دین خیر خواہی اور خلوص (کا نام) ہے۔ ہم نے عرض کیا کس کے لئے؟ آپؐ نے فرمایا اللہ کے لئے اور اس کی کتاب کے لئے اور اس کے رسولؐ کے لئے، مسلمانوں کے ائمّہ اور ان کے عوام کے لئے۔ (صحیح مسلم جلد اول)

حضرت مسیح موعودؑ کی پیاری باتیں

ہمیں ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو نہ صرف زبانی بلکہ عملی طور سے کچھ کر کے دکھانے والے ہوں۔ علمیت کا زبانی دعویٰ کسی کام کا نہیں۔ ایسے ہوں کہ نخوت اور تکبر سے بکلی پاک ہوں اور ہماری صحبت میں رہ کر یا کم از کم ہماری کتابوں کا کثرت سے مطالعہ کرنے سے ان کی علمیت کامل درجہ تک پہنچی ہوئی ہو۔

اسوۂ انسانِ کامل ﷺ

ذکرِ الٰہی و دعا

آپؐ ہر کام اللہ کا نام لیکر شروع کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اسکے بغیر کام بے برکت ہوتے ہیں۔ فراغت و مصروفیت ہر حال میں اللہ کو یاد رکھتے تھے۔۔۔

ہر موقع اور محل کے لئے آپؐ سے دعائیں ثابت ہیں۔ صبح اٹھتے ہوئے خیر و برکت کی دعا مانگتے تو شام کو انجام بخیر کی۔ گھر سے جاتے اور آتے ہوئے، مسجد داخل ہوتے اور نکلتے ہوئے، کھانا کھانے سے پہلے اور بعد میں، بیت الخلاء جاتے آتے، بازار جاتے ہوئے سفر پر روانہ ہوتے ہوئے، سوتے اور جاگتے وقت ہر حال میں خدا کی طرف رجوع کرتے اور سہارا بنا کر دعا کرتے۔ مجلس میں بیٹھے ستّر مرتبہ استغفار فرماتے تھے۔ (بخاری)

دعاؤں میں زیادہ الحاح اور تضرع کے وقت یا حی و یا قیوم (یعنی اے زندہ اے قائم رکھنے والے) پڑھ کر دعا کرتے۔ مصیبت کیوقت آسمان کی طرف سر اٹھا کر سبحان اللہ العظیم پڑھتے۔ مجلس میں چھینک آنے پر دھیمی آواز میں الحمد للہ کہتے اور کسی دوسرے کو چھینک آنے پر یرحمک اللہ کی دعا دیتے۔ (بخاری)

صحابہ سے عام ملاقاتیں، وعظ و نصیحت اور سوال و جواب کی مجالس کے پروگرام نمازوں کے اوقات میں ہو جاتے تھے۔ کبھی اپنے اصحاب کے گھروں میں تشریف لے جاتے۔ (احمد) حضرت ابوطلحہ انصاریؓ کے گھر بھی تشریف لے جاتے، کبھی ان کے باغ میں وقت گزارتے۔ (بخاری)

ظہر کے بعد گھر میں حسبِ حالات کچھ قیلولہ فرمالیتے اور فرمایا

کرتے کہ قیلولہ کے ذریعے رات کی عبادت کے لئے مدد حاصل کیا کرو۔نماز عصر کے بعد باری باری سب ازواج مطہرات کے گھر جایا کرتے تھے۔ (احمد) جو ایک حویلی میں مختلف کمروں کی صورت میں پاس پاس ہی تھے۔ مغرب کے بعد سب بیویاں اس گھر میں جمع ہو جاتیں جہاں حضور کی باری ہوتی وہاں ان کے ساتھ مجلس فرماتے۔

عشاء سے قبل سونا آپؐ کو پسند نہ تھا تاکہ نماز عشاء نہ رہ جائے اور عشاء کے بعد بلاوجہ زیادہ دیر تک فضول باتیں اور گپ شپ پسند نہ فرماتے تھے۔البتہ بعض اہم دینی کاموں کے لئے آپؐ نے حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ سے عشاء کے بعد بھی مشورے فرمائے۔(احمد) دن کے کاموں کا اختتام نماز عشاء سے پہلے پہلے کر کے عشاء کے بعد آرام کرنا پسند کرتے تاکہ تہجد کیلئے بروقت بیدار ہوسکیں۔(بخاری)

پھر آدھی رات کے قریب جب آنکھ کھلتی اپنے مولیٰ سے راز و نیاز میں محو ہو جاتے۔آپؐ نے رات کے ہر حصہ میں نماز تہجد ادا کی ہے۔مگر اکثر رات کی آخری تہائی میں عبادت کرتے تھے۔(بخاری)

خوراک وغذا

آپؐ کی خوراک وغذا نہایت سادہ تھی۔ بسا اوقات رات کے کھانے کی بجائے دودھ پر ہی گزارا ہوتا تھا۔(بخاری) جو ملی گندم کے ان چھنے آٹے کی روٹی استعمال کرتے تھے کیونکہ اس زمانہ میں چھلنیاں نہیں ہوتی تھیں۔یوں تو حضورؐ کو دستی کا گوشت پسند تھا مگر جو میسر آتا کھا کر حمد و شکر بجالاتے۔ سبزیوں میں کدو پسند تھا۔سرکہ کے ساتھ بھی روٹی کھائی اور فرمایا "یہ بھی کتنا اچھا سالن ہوتا ہے"۔(بخاری)

عربی کھانا ثرید (جس میں گندم کے ساتھ گوشت ملا ہوتا تھا) مرغوب تھا۔اسی نوع کا ایک اور کھانا ہریسہ بھی استعمال فرمایا ہے۔سنگترہ کھجور کے ساتھ ملا کر کھانے کا لطف بھی اٹھایا۔اللہ کی ہر نعمت کے بعد اس کا شکر ادا کرتے۔(بخاری) میٹھے میں شہد کے علاوہ حلوہ اور کھیر پسند تھی۔(احمد)

طہارت وصفائی

ارشاد ربانی ہے کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی رکھنے والوں کو پسند کرتا ہے۔(سورۃ البقرہ:۲۲۳) یہی وجہ ہے کہ آپؐ نے باطنی طہارت کیلئے ظاہری طہارت کو ضروری قرار دیا اور اس کے تفصیلی آداب سکھائے۔دن میں پانچ مرتبہ ہر نماز سے پہلے وضو کا حکم دیا۔جسم کی صفائی کیلئے ہفتہ میں کم ازکم دو مرتبہ نہانے کی ہدایت فرماتے۔کم ازکم ایک صاع (یعنی قریباً تین لیٹر) پانی سے نہا لیتے تھے۔غسل کی عادت زیادہ تھی۔ (ترمذی) آنکھوں کی حفاظت کیلئے رات کو سرمہ لگاتے تھے۔(ترمذی)

دانتوں کی صفائی پر بہت زور دیتے، فرماتے تھے۔"اگر امت کی تکلیف کا خیال نہ ہوتا تو ہر نماز کے ساتھ (دن میں پانچ مرتبہ) مسواک کا حکم دیتا۔" اپنا یہ حال تھا کہ گھر میں داخل ہوتے تو سب سے پہلے مسواک فرماتے۔مسواک دانتوں کے آڑے رخ یعنی نیچے سے اوپر کرتے تھے۔ تاکہ درزیں خوب صاف ہوں۔(مسلم) بوقت وفات بھی مسواک دیکھ کر اسکی خواہش کی تو حضرت عائشہؓ نے نرم کر کے استعمال کروائی۔(بخاری)

آپؐ عمدہ خوشبو پسند کرتے تھے۔اپنی مخصوص خوشبو سے پہچانے جاتے تھے۔حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ کے پسنے سے جو خوشبو آتی تھی وہ مشک سے بھی بڑھ کر ہوتی تھی۔سر کے بال کانوں کی لو سے بڑھ کر کندھوں پر آجاتے تو کٹوا دیتے۔داڑھی حسبِ ضرورت لمبے اور چوڑے رخ سے ترشواتے تھے۔جو مشت بھر رہتی تھی۔بالوں پر مہندی لگاتے تھے۔(ترمذی)

کرنہ کر

۱۔تُو ایمان لا کہ تیرا خدا کبھی ظلم نہیں کرتا۔
۲۔تُو ایمان لا کہ تیرے خدا کا کوئی کام حکمت اور مصلحت سے خالی نہیں۔
۳۔تُو خدا تعالیٰ سے اپنی تنہائی کے اوقات میں بھی ڈر۔
۴۔تُو دین میں بصیرت حاصل کر اور اندھا دھند تقلید سے پرہیز کر۔
۵۔تُو پچھلی رات تہجد پڑھنے کی عادت ڈال۔
۶۔تُو اپنے ہر کام سے پہلے استخارہ کر۔یعنی خدا سے مدد کی دعا مانگ۔
۷۔تُو تعویذ گنڈے اور جنتر منتر سے پرہیز کر۔

صفاتِ باری تعالیٰ

۱۔اَلْخَبِیْرُ ۔خوب خبر رکھنے والا
۲۔اَلْوَلِیُّ ۔دوست
۳۔اَلشَّھِیْدُ ۔گواہ۔نگران
۴۔اَلنَّصِیْرُ ۔بہت مدد کرنے والا
۵۔اَلْمَلِکُ ۔بادشاہ

گھر کے آداب

۱۔والدین ٹی وی کے پروگرام اپنے بچوں کے ساتھ بیٹھ کر دیکھنے کی کوشش کریں۔اور پروگرام کی اچھائی یا برائی پر تبصرہ کرتے جائیں۔

۲۔اپنے بہن بھائیوں یا ساتھیوں سے ایسا مذاق نہ کریں جو انہیں ناگوار گزرے۔

۳۔ہر وقت تیوری چڑھائے رکھنے سے گریز کریں۔اور بامذاق انسان بننے کی کوشش کریں۔

۴۔گھر کی باتیں دوسروں میں کرنے سے حتی الوسع گریز کریں۔

۵۔اپنے گھر میں شور غل کر کے یا کسی دوسرے ذریعے سے اپنے پڑوسیوں کو تکلیف نہ دیں۔

۶۔اپنے گھر میں ایسا حجرہ یا جگہ مخصوص کرنے کی کوشش کریں جہاں صرف خدا کی عبادت کی جائے۔

۷۔گھر میں داخل ہوتے ہوئے دعا پڑھیں۔

''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَ خَیْرَ الْمَخْرَجِ
بِسْمِ اللہِ وَ لَجْنَا وَعَلَی اللہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا''

اے اللہ میں تجھ سے گھر میں آتے ہوئے اور گھر سے باہر نکلتے ہوئے بھلائی مانگتا ہوں۔اللہ کے نام سے ہم داخل ہوتے ہیں اور اپنے رب پر ہی توکل کرتے ہیں۔

۸۔گھر سے نکلتے ہوئے دعا پڑھیں۔

''بِسْمِ اللہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا
بِاللہِ. اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ
اَظْلَمَ اَوْ اَجْھَلَ اَوْ یُجْھَلَ عَلَیَّ.''

میں اللہ کے نام کے ساتھ گھر سے باہر جاتا ہوں۔اللہ پر بھروسہ کرتا ہوں اور اللہ کی توفیق کے بغیر گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کیا جاؤں یا ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے یا میں جہالت کروں یا کوئی میرے ساتھ جہالت سے پیش آئے۔

حکایاتِ سعدی

سونے کی اینٹ

ایک پارسا کو سونے کی اینٹ کہیں سے مل گئی۔دنیا کی اس دولت نے اس کے بور باطن کی دولت چھین لی اور وہ ساری رات یہی سوچتا رہا کہ اب میں سنگِ مرمر کی ایک عالی شان حویلی بنواؤں گا، بہت سارے نوکر چاکر رکھوں گا، عمدہ عمدہ کھانے کھاؤں گا اور اعلیٰ درجے کی پوشاک سلواؤں گا۔غرض تمول کے خیال نے اسے دیوانہ بنا دیا۔نہ کھانا پینا یاد رہا اور نہ ذکرِ حق۔صبح کو اسی خیال میں مست جنگل میں نکل گیا۔وہاں دیکھا کہ ایک شخص ایک قبر پر مٹی گوندھ رہا ہے تاکہ اس سے اینٹیں بنائے۔یہ نظارہ دیکھ کر پارسا کی آنکھیں کھل گئیں اور اس کو خیال آیا کہ مرنے کے بعد میری قبر کی مٹی سے بھی لوگ اینٹیں بنائیں گے۔عالی شان مکان، اعلیٰ لباس اور عمدہ کھانے سب یہیں دھرے رہ جائیں گے۔اس لئے سونے کی اینٹ سے دل لگانا بے کار ہے۔ہاں دل لگانا ہے تو اپنے خالق سے لگا۔یہ سوچ کر اس نے سونے کی اینٹ کہیں پھینک دی اور پھر پہلے کی طرح زہد و قناعت کی زندگی بسر کرنے لگا۔

آؤ ہم بن جائیں تارے

چراغ حسن حسرت

آؤ ہم بن جائیں تارے
ننھے ننھے پیارے پیارے

دھرتی سے آکاش پہ جائیں
چمکیں دمکیں ناچیں گائیں

بادل آئے دھوم مچاتے
لے کر کالے کالے چھاتے

آؤ ہم بھی دھوم مچائیں
ان کے پردوں میں چھپ جائیں

آؤ جھولیں اور جھلائیں
ان کے رنگ اتار کے لائیں

پھر ان رنگوں سے پچکاری
بھر لیں اپنی باری باری

آؤ کھیلیں ہولی کھیلیں
مل کر سب ہمجولی کھیلیں